ॐ

مارتنڈ



موتی نگر۔ نیو دہلی ۱۵

ست پرشوں کے لکشن

ترشنا کو تیاگ۔ کھشما کو اختیار کر۔ مستی کو چھوڑ۔ گناہوں سے رشتہ توڑ۔ سچ بول۔ سادھو رستے پر چل۔ بزرگوں کے نقش قدم پر چل۔ پنڈتوں کی سیوا کر۔ مانیہ پرشوں کی قدر کر۔ دشمنوں کو بھی خوش رکھ۔ اپنے گنوں (خوبیوں) کو بڑھا۔ اپنی نامودی کو برقرار رکھ۔ اور دین دکھیوں پر دیا کر۔

(بھرتری ہری)

مندرجہ بالا بارہ[12] گن جس میں ہوں۔ وہ مہاپرش ہے۔ سمجھدار آدمی کو یہ گن اپنے میں پیدا کرنے چاہئیں۔

شبد

مرشد میرا محرمی۔ جن مرم بتایا
دل اندر دیدار ہے۔ کھوجا تن پایا
تسبیح (مالا) ایک محبوب ہے۔ جاپیں ہردم دانہ
گنج کنارے بیٹھ کے کھوجا تن جانا
کیا مندر کیا گاؤ ہے۔ کیا اپنا جایا
سب کو لوچو ایک ہے صاحب فرمایا
پیر پیغمبر اولیا سب مرنے آیا
ناحق جیو نہ ماریے پوشن کو کھایا!
جر جر بیٹھے حیران ہے۔ سب کرسے فنائی
داد الہی نانکا! بیٹھے دیوے خدا ئی

مقامِ اشاعت

مارتنڈ بھون۔ بی ۵۹ موتی نگر۔ نیو دہلی ۱۵

سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر پانچ روپے۔ وی پی پانچ روپے ۲۳ نئے پیسے
ممالکِ غیر سے سالانہ چندہ ۱۰ شلنگ۔ نمونہ ۵۰ نئے پیسے
خاص نمبر۔ ایک روپیہ

بھگتی اور گیان کے چودہ ۱۴ رتن

تمام شاستروں، پرانوں اور سنتوں کے ساہتیہ کو متھ کر شری پرماونتی جی نے بھگوت پریمی سجنوں کے سوادھیائے کے لئے یہ چودہ رتن نکالے ہیں جن سے بہت روحانی لابھ ہوتا ہے۔ یہ چودہ رتن مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) میراں بائی کی پریم بانی ۸/ (۲) تلسی داس جی کے دوہے مع ترجمہ ۸/ (۳) سور داس جی کے پریم کے شبد ۸/ (۴) کبیر شبد امرت مع ویاکھیا ۸/ (۵) زیبا بائی اور سہجو بائی کی شبداولی مع ترجمہ ۸/ (۶) روحانی حقائق ۸/ (۷) پرارتھنا کے چمتکار ۸/ (۸) گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی مع گایتری مہاتم دو روپے (۹) پتنی تیرتھ کتھا ۸/ (۱۰) گیتا روحانی رنگ میں گیتا منموں (میں) ۸/ (۱۱) شری رام کرشن پرم ہنس کے اپدیش ۸/ (۱۲) کرشن بھگتی پرکاش (ماتا سندر کے ویسا کرشن نمبر ۱۲) پرانایام کی ودھی ۸/ (۱۴) پتی برتا شکتی کی پتی بھگتی ۸/ ان چودہ گلدستوں کی قیمت نو روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوتا ہے مگر ماتا سندر کے سب خریداروں سے صرف آدھی قیمت ساڑھے چار روپے لی جاویگی۔ اور محصول ڈاک و رجسٹری خرچ سمیت صرف چھ روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے پر یہ چودہ گلدستے بیٹھے بٹھائے آپ کو بذریعہ رجسٹرڈ پارسل ۔۔۔ مل جاویں گے یا آپ سوا چھ روپیہ کا وی پی منگا سکتے ہیں

روحانیت کے نو خزانے

ان نو خزانوں میں آپ کے لئے سکھ اور شانتی کا سندیش ہے۔ منگوا کر اپنے پستکالیہ کی زینت بڑھائیے ان کے نام یہ ہیں (۱) رام نام جپ مالا (روزانہ پاٹھ کے لئے) ۸/ (۲) سکھ اور شانتی کے سادھن مع چھتا ہرن دوہاولی ۸/ (۳) ست کبیر کی ساکھی کبیر جی کے ۷۵ دوہے ۱۲/ (۴) پرارتھنا پشپانجلی منظوم ۸/ (۵) بھرتری جی کا نیتی شتک مع جیون ترنتر ۸/ (۶) نیک سندھیا بالتشریح ۸/ (۷) نرنگ دیو پوریت ماپنی انیشد (بسلنظر) ۸/ (۸) مہا اپنشد (ویدانت سار) ۸/ (۹) المسک جپ ودھی ۸/ ان سب خزانوں کی اصلی قیمت پانچ روپیہ چھ آنہ ہوتی ہے۔ مگر ماتا سندر کے نئے و پرانے خریداروں سے رعایتی قیمت صرف تین روپے لی جاویگی۔ محصول ڈاک ایکسپرس ملا کر چار روپیہ کا منی آرڈر بھیج کر کتابیں گھر بیٹھے آپ کو بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ مل جاویں گی یا سوا چار روپے کا وی پی منگا لیجئے۔

فایل ۱۹۵۶ء رعایتی قیمت پر

(مارچ ۱۹۵۶ء سے فروری ۱۹۵۷ء تک کے مکمل بارہ ۱۲ نمبر قیمت رعایتی چار روپے علاوہ محصول ڈاک)

جو سجن ماتا سندر کے خریدار نہیں ہیں۔ ان کو یہ فایل رعایتی قیمت پر منگا کر ادھیہ اپنے پاس رکھنی چاہیئے اس میں خاص نمبر بھگتی اور گیان کی سندر کتھائیں بھی شامل ہے۔ نیز اس میں مندرجہ ذیل دھارمک کتابیں مکمل شامل ہیں (۱) شیواجی بھجے (شیو برتا اور جپ ودھی) کی منبولتی تصویر) (۲) شری دھا پرم رتن (نہایت دلچسپ اخلاقی کتھائیں) (۳) راجہ جنک کا آتم شودھن (روحانی کتھا) (۴) گیان شیو مہاراج کا چالیسہ یوگ گیان اپدیش (۵) بھج گوبندم مع ترجمہ (۶) کپل دیو دیوہوتی سمواد (سور داس جی کرت) کپل دیو کا اپنی ماتا کو گیان اور بھگتی کا اپدیش (۷) دھیان یوگ پرکاش (۸) لنڈن یاترا (مرتک آتماؤں سے بات چیت) (۹) ایشا اور شری دتس (شی دیو آکی کتھا) (۱۰) بھگوتی شدھ (درگا چالیسہ سمیت) (۱۱) انشا بگر گیتا وغیرہ وغیرہ حجم ۵۰۰ صفحات سال سے بھی زیادہ۔ اس طرح یہ فایل آپ کا سچا رفیق ہی ثابت ہوگا۔ محصول ڈاک سمیت صرف ساڑھے چار روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر منگالیں۔ وی پی چار روپیہ بارہ آنہ کا ہوگا۔ منیجر ماتا سندر موتی نگر نیو دہلی ۱۵

۱ـ شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا

مترجمہ شریمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ اردو میں یہ سب سے بہترین گیتا ہے پہلے سنسکرت شلوک ـ پھر اردو شلوک پھر لفظی ترجمہ اور پھر تشریح اور سرل دوہوں میں ترجمہ ـ سادھارن آدمی بھی اس کی مدد سے گیتا کے اسرار کو سمجھ سکتا ہے ـ اردو داں سجنوں کے لئے یہ سب سے اُتم گیتا ہے ـ حجم ۴۷۶ صفحات نکالا ہے ـ اصلی قیمت مجلد ساڑھے پانچ روپے رعایتی ساڑھے چار روپے محصولڈاک علاوہ

۲ـ شریمد بھاگوت مہاپوران المعروف سرل بھاگوت

مترجمہ شریمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ ـ مکمل بھاگوت بارہ سکندھ کا سنسکرت سے اردو ترجمہ اردو میں یہ سب سے اچھی بھاگوت ہے ـ کیونکہ سرل اصلی اور شلوک وار ہے ـ اس سے اچھا بھاگوت اردو میں آپکو دوسرا نہ ملے گا ـ حجم ۸۷۴ صفحات قیمت رعایتی آٹھ روپے

۳ـ مہاپربھو شری کرشن چیتن بھگت مال

مہاپربھو شری کرشن چیتنیہ اور اُن کے بیسیوں بھگتوں کے پریم اور بھگتی سے بھرپور جیون چرتر یہ پریم کا اُمڈتا ہوا مہا ساگر ہی ہے ـ مہاپربھو اور بھگوان شری کرشن کے بھگتوں کے لئے یہ نہایت بیش قیمت تحفہ ہے ـ اس پریم ساگر کو پاکر آپ سچ مچ پریم ساگر میں لہریں لینے لگیں گے ـ قیمت دو جلدوں میں مجلد پانچ روپے ـ بلا جلد ساڑھے چار روپے ـ محصولڈاک علاوہ

۴ـ شری پریم ساگر

شریمد بھاگوت کا دسواں گیارہواں اور بارہواں سکندھ جس میں شری کرشن کی پریم لیلا ـ پریمے کا بیان اور اپنے بھگت اُدھو کو بھگوان کا آخری اُپدیش (اُدھو گیتا) بھی شامل ہے بھگوان شری کرشن کے پریمیوں کو یہ گرنتھ بہت پیارا ہے ـ حجم ۳۰۰ صفحات ـ قیمت ۳ مجلد ۳ روپے

۵ـ شری یوگ واشِشٹ مہارامائن

شریمان پرمارتھی جی نے مرکھش (اکھلاسی سجنوں) کے لابھ کے لیے یہ پستک تیار کی ہے ـ دو چار صفحات روز پڑھ لینے سے ہی آتم گیان ہو جاتا ہے ـ حجم ۳۰۰ صفحات ـ قیمت تین روپے

۶ـ گایتری جپ مہاتم

پرم پوتر گایتری کے جپ سے آپ کی سب دینی و دنیوی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں ـ اس کتاب کو منگا کر پڑھئے اور جپ کرکے لابھ اٹھائیے قیمت ہر دو حصہ ۲

۷ـ اُپنشد گیان مالا جلد اوّل

اس جلد میں ایش اُپنشد ـ کین اُپنشد اور کٹھ اُپنشد ـ یہ تین اُپنشد شامل ہیں ـ سنسکرت منتر ـ لفظی ترجمہ اور تشریح سمیت اس ڈھنگ سے لکھے گئے ہیں کہ سادھارن آدمی بھی برہم گیان پراپت کر سکتا ہے اردو داں سجنوں کے لئے ان سے بہتر اُپنشدوں کا ترجمہ نہیں مل سکتا ـ قیمت مجلد دو روپیہ دس آنے ـ علاوہ محصولڈاک

۸ـ اُپنشد گیان مالا جلد دوم

اس میں نرسنگھ تاپنی اُپنشد اور مہا اُپنشد ـ یہ دو اُپنشد شامل ہیں ـ ان میں برہم گیان اور مکتی کے سادھنوں کا بیان ہے قیمت مجلد ۲

چہل درویش

گیان دھیان کی چالیس کہانیوں کا مجموعہ از تصنیفات منشی سورج نراین صاحب مہر دہلوی مرحوم۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ اب یہ دفتر ماہنامہ سے مل سکتی ہے ویدانت کے پریمیوں کے لئے اردو میں یہ چوٹی کا گرنتھ ہے۔ اور بے حد مقبول ہے حجم ۶۵۶ صفحات۔ قیمت پانچ روپے۔ مجلد ساڑھے پانچ روپے۔ محصولڈاک خرچ رجسٹری ایک روپیہ چھ آنہ۔ بلا جلد کے لئے چھ روپیہ چھ آنہ اور مجلد کے لئے چھ روپے چودہ آنہ کا منی آرڈر بھیجکر منگوائیے۔ وی پی محصولڈاک سمیت مجلد کتاب کا سات روپیہ کا بھیجا جاویگا۔ ضرورتمند اصحاب جلدی منگالیں

لنڈن یاترا

اور مرنگ آتماؤں کے ساتھ وارتالاپ۔ از پنڈت جمنا داس جی پریمی (انٹرلیف والے) اس میں لنڈن کے دلچسپ حالات کے علاوہ میڈیم کے ذریعے اپنی مرحومہ دھرم پتنی کے ساتھ انہوں نے جو بات چیت کی تھی وہ بھی درج ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلےٰ۔ چھ فوٹو بلاک کی تصاویر۔ قیمت صرف دس آنے۔ محصولڈاک سمیت تیرہ آنہ کا منی آرڈر بھیجکر منگالیں

۱۔ بھگتی کی سادھنا

اگر آپ پرماتما کے سچے بھگت بننا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس کتاب کو پڑھیں۔ اس میں سندر کتھاؤں اور شاستروں کے حوالجات سے بھگتی کی مہما اور سادھنوں کا بیان کیا ہے۔ یہ کتاب بہت ہی دلچسپ ڈھنگ سے بیان کی گئی ہے۔ بھگتوں کے لئے سچا تحفہ ہے۔ قیمت ۱۲ آنہ

۲۔ پریما بھگتی

یہ دوسری کتاب ہے۔ جو اپنے بھگتوں کو ہر وقت جیب میں رکھنی چاہئے۔ اس میں دیورشی نارد جی کے بھگتی سوتروں کی ویاکھیا بہت ہی سندر ڈھنگ سے کی گئی ہے۔ اگر آپ اپنے جیون میں پریم بھگتی کو لانا چاہتے ہیں۔ تو یہ کتاب آپ کو مشعل راہ ہدایت ثابت ہوگی۔ قیمت ایک روپیہ

۳۔ بھگتی کلپدرم

شری گورو تیغ بہادر کے شبد گرنتھ صاحب میں بھگتی اور ویراگیہ کا مجسمہ ہیں۔ وہ سارے شبد ہم نے اس گرنتھ میں ترجمہ اور تشریح سمیت شائع کئے ہیں اور گورو تیغ بہادر کا جیون چرتر بھی دے دیا ہے۔ بھگتی اور ویراگیہ کے مجموعوں کا لاثانی گلدستہ۔ قیمت صرف ۱۲ ؍

۴۔ بھگتی کی سندر کتھائیں

ماہنامہ کے اس خاص نمبر میں بھگتی اور ویراگیہ کی بہت ہی سندر کتھائیں درج ہیں۔ راج رشی جنک اور اشٹاوکر منی کی بہت سندر کتھا۔ سنت گیانیشور جی کا چودہ سو سال کے یوگی سے جا ملنا۔ دیوی گیان ایڈیشن بھگت چندر ہاس کی دلچسپ کتھا وغیرہ بیسیوں گیان اور بھگتی کی کتھائیں درج ہیں۔ قیمت مطابق ہر دو حصہ ڈیڑھ روپیہ

—— رعایت مندرجہ بالا چاروں بھگتی سمبندھی کتابوں کی یکمشت رعایتی قیمت چار روپے معہ محصولڈاک علاوہ ——

ان کا گھر گھر میں پرچار کریں

(۱) پتری کی تیرتھ مہاتم کتھا۔ ماتا پتا کی سیوا کا اُتم پھل ۔۔۔ ۳ ؍
(۲) پنچ تیرتھ کتھا۔ گنگا کے پانچ تیرتھوں کی کتھا ۔۔۔ ۳ ؍
(۳) تیج برت کتھا اور نمسکار مہاتم۔ انمول ایڈیشن ۔۔۔ ۳ ؍
(۴) راماین شد ھار۔ تلسی راماین کے سندر ایڈیشن ۔۔۔ ۴ ؍

(۵) شری ایکناتھ جی ترجمہ سوا ستمبر رکشا ۔۔۔ ۱۲ ؍
مفت تقسیم کرنے کے لئے ۲۵ ٹریکٹ ایک روپیہ آٹھ آنہ میں اور یکصد ٹریکٹ صرف آٹھ روپے میں بھیجے جاوینگے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ست کبیر کی ساکھی ساڑھے سات سو دوہے معہ شبد چھ

منیجر ماہنامہ پستکالیہ بی ۵۹ موتی نگر۔ نیو دہلی ۱۵

مارتنڈ

موتی نگر۔ نیو دہلی ۱۵

شری پراشر گیتا

(پراشر منی کا راجہ جنک کو اپدیش)

(گزشتہ سے پیوستہ)

پرشنوں کا اُتر

جنک۔ مہا منی! اب مجھے ورنوں کے خاص اور عام دہرم بتلایئے۔

پراشر۔ دان لینا۔ یگیہ کرانا اور ودیا پڑھنا۔ یہ براہمن کے خاص دہرم ہیں۔ پرجا کی رکھشا کرنا کھشتریوں کا خاص دہرم ہے۔ کھیتی اور گئو رکھشا ویش کا خاص دہرم ہے اور دِوجاتیوں کی سیوا شودر کا خاص دہرم ہے۔

عام دہرم جو سب کے پالن کرنے یوگیہ ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں:

دیا۔ اہنسا۔ ساودھانی۔ دان۔ شردھا۔ اتتھی ستکار۔ ستیہ۔ غصہ نہ کرنا۔ اپنی ہی پتنی میں خوش رہنا۔ شوچ (پوترتا) کسی کے دوش نہ دیکھنا۔ آتم گیان اور سہن شیلتا۔ یہ دہرم منش ماتر کے لئے پالن کرنے یوگیہ ہیں۔

جنک۔ مہا منی! انسان کرم سے دوش کا بھاگی ہو جاتا ہے یا جاتی سے؟

پراشر۔ اس میں شک نہیں کہ جاتی اور کرم دونوں ہی دوش کار ہوتے ہیں۔ مگر اس میں جو خاص بات ہے وہ سنو۔ جاتی اور کرم میں سے کسی کا بھی آشریہ لے کر بُرے کرموں کا سیون نہیں کرنا چاہیئے۔ ادنے جاتی (چانڈال وغیرہ) ہو کر بھی جو پاپ نہیں کرتا وہ پُرش دوش کا بھاگی نہیں ہوتا۔ مگر اونچی جاتی کا ہو کر بھی جو پاپ کرتا ہے۔ اس کا وہ کرم اسے پاپی بنا دیتا ہے۔ پس نیچ جاتی کی نسبت نیچ کرم ہی بُرا ہے۔

جنک۔ ہے منی! اس دنیا میں کون کون سے ایسے دہرم کے انوکول کرم ہیں۔ جن سے کبھی کسی بھی پرانی کی ہنسا نہیں ہوتی؟

پراشر۔ راجن! جو کرم اہنسا کے مطابق اور سدا منش ماتر کا کلیان کرنے والے ہیں۔ وہ بتلاتا ہوں۔ جو لوگ اگنی ہوتر کو تیاگ کر سنیاس دھارن کر کے اوداسین بھاؤ سے سب کچھ دیکھتے رہتے ہیں۔ وہ سب طرح کی چنتاؤں سے رہت ہو کر کلیان مارگ پر آ جاتے ہیں۔ وہ بھاگیہ وان پُرش کرموں کا تیاگ کر کے جرا مرن سے رہت ہو کر اوناشی پد کو پاتے ہیں۔ مہاراج! سبھی ورنوں کے لوگ اگر ہنسک کرم چھوڑ کر دہرم کا پالن اور ستیہ کی پیروی کرنے لگیں۔ تو بلا شبہ سورگ پراپت کر سکتے ہیں۔

جو پتا۔ بہتر گرو اور دہرم پتنی سے یتھا یوگیہ پریم نہیں کرتے۔ ان گن ہین منشیوں کو ان سے کوئی سکھ نہیں ملتا۔ مگر جو لوگ ماں باپ کے انت بھگت سیوا کرنے والے۔ آگیا کاری ہیں۔ ان کا ضرور کلیان ہوتا ہے۔ پتا سب سے سریشٹ دیوتا ہے گیان

کی پراپتی اسب سے بڑا لابھ ہے ۔ جنہوں نے اندریوں اور اُن کے وشیوں کو جیت لیا ہے ۔ وہی پرماتما کو پراپت کرتے ہیں ۔ کھشتری اگر میدانِ جنگ میں زخمی ہو کر بانوں کی چتا پر بھسم ہوتا ہے تو وہ ایسے سورگ میں جاتا ہے ۔ جو دیوتاؤں کے لئے بھی نایاب ہے ۔ اپنے برابر یا اپنے سے بڑے یودھا کے ہاتھ سے مرنا اچھا مانا گیا ہے ۔ اپنے سے ادنےٰ اور دین دکھی کے ہاتھ سے ہونے والی موت بُری مانی گئی ہے ۔ اور نرک میں گرانے والی ہے ۔ **موت کے مُنہ میں پڑے ہوئے پرانی کو کوئی بھی بچا نہیں سکتا ۔ مگر جس کی عُمر باقی ہے اُسے کوئی مار بھی نہیں سکتا** ۔ مرنے کی خواہش والے گرہستی کے لئے وہی موت اچھی مانی گئی ہے ۔ جو کسی پوتر ندی کے کنارے شبھ کرم (یگیہ وغیرہ) کرتے ہوئے پراپت ہو ۔"

دُنیا میں چر اچر میں چر (چلنے والے) پرانی سریشٹ مانے گئے ہیں ۔ ان میں بھی انسان سریشٹ ہیں اور انسانوں میں دوج سریشٹ ہیں ۔ دوجوں میں بدھیمان اور بُدھیمانوں میں بھی وچار شیل اچھے مانے جاتے ہیں ۔ وچارونوں میں بھی اہنکار سے رہت جو پرش ہے ۔ وہی سب سے اچھا ہے ۔

سورج کے اُتراین ہونے پر اُتم نکشتر اور پوتر مہورت میں جس کی موت ہو ۔ اسے پُنیہ آتما جاننا چاہیئے ۔ زہر خوری سے گلے میں پھندہ لگانے سے آگ میں جلنے سے ۔ ڈاکوؤں کے ہاتھ سے اور درندوں سے جو موت ہوتی ہے ۔ وہ ادنےٰ درجے کی مانی جاتی ہے ۔ پُنیہ کرم کرنے والوں کی ایسی موت نہیں ہوتی ۔ راجن ! پُنیہ کرم کرنے والوں کے پران **برہمہ رندھر** کو بھید کر نکلتے ہیں جن کے پاپ اور پُنیہ برابر ہوتے ہیں اُن کے پران مُنہ ناک وغیرہ درمیانی سوراخوں سے باہر ہوتے ہیں ۔ اور جنہوں نے صرف پاپ کرم ہی کئے ہیں ۔ اُن کے پران ادہو مارگ (گُدا یا شِشن) سے نکلتے ہیں ۔

انسان کا سب سے بڑا دُشمن اگیان

مہاراج ! انسان کا ایک ہی بڑا دُشمن ہے ۔ اور وہ اگیان ہے ۔ اس کے برابر کوئی بڑا دشمن نہیں ہے ۔ اگیان کی وجہ سے ہی انسان سب پاپ کرم کرتا ہے ۔ اس مہان دُشمن کو وہی پچھاڑ سکتا ہے ۔ جو سنت مہاتماؤں کی سیوا کر کے ستھر بُدھی (عقل سلیم) پراپت کر لیتا ہے ۔ دوج کو پہلے برہم چریہ آشرم میں رہ کر وید پڑھنا اور تپ کرنا چاہیئے ۔ پھر گرہست آشرم گرہن کر کے اپنی شکتی کے مطابق پنچ مہا یگیہ کرنے چاہئیں ۔ اس کے بعد اپنے پتر کو گھر بار کی رکھشا سونپ کر کلیان مارگ کو گرہن کر کے بان پرستھ لے لینا چاہیئے ۔

راجن ! منش جونی ہی سب سے سریشٹ ہے ۔ کیونکہ اسی جنم میں شبھ کرم کر کے آتما کا اُدھار کیا جا سکتا ہے ۔ انسان کو منش جنم سے نیچے نہ گرنا پڑے ۔ یہ سوچ کر ہمیشہ دھرم کا آچرن ہی کرنا چاہیئے ۔ بہت ہی دُرلبھ منش شریر کو پا کر بھی جو راگ دویش میں پھنس کر **دھرم کا انادر** کرتا ہے ۔ اور وشے واسنا کے جال میں پھنس جاتا ہے ۔ وہ موکھش کے بڑے بھاری لابھ سے محروم ہو جاتا ہے ۔ جو آدمی سب جانداروں کو یکساں پریم کی نظر سے دیکھتا ہے ۔ اور سب پرانیوں کی یتھا شکتی سیوا کر کے سب سے مدھر بچن بولتا اور سب کے سکھ دکھ میں یکساں طور سے ہاتھ بٹاتا ہے ۔ وہ پرلوک میں اُتم استھان پاتا ہے ۔

راجن ! نیمش آرنیہ ، پُشکر تیرتھ اور بھی جو پرتھوی پر پاون تیرتھ ہیں ۔ اُن میں جا کر دان اور تیاگ کرنے ۔ شانت بھاو سے وہاں رہنے ، تپ اور جل سے شریر کی شُدھی کرنے وغیرہ شبھ کرموں سے انسان اُتم گتی کو پاتا ہے ۔

جنک ۔ مہاتمن ! شریر کا ناش ہو جانے پر ! اُتم گتی کونسی ہے ؟ کونسا کرم نشٹ نہیں ہوتا ۔ اور کہاں پر جانے سے جیو کو پھر سنسار میں لوٹنا نہیں پڑتا ۔

پراشر ۔ مہاراج ! آسکتی یعنی موہ کا ابھاو اور گیان ۔ یہی کلیان کی جڑ ہیں ۔ گیان سے پراپت ہونے والی گتی سب سے اُتم ہے ۔ جو کیا ہوا تپ اور تیاگ نہ کر دیا ہوا دان یہ دونوں بھی نشٹ نہیں ہوتے ۔ جو آدمی دھرم پر چلتا ہے ۔ اور سب پرانیوں کو ابھے دان دیتا ہے ۔ اسے اُتم سدھی ملتی ہے ۔ جو ایک ہزار گائے اور ایک سو گھوڑے دان کرتا ہے ۔ اور جو سب پرانیوں کو ابھے

دان دیتا ہے۔ ان دانوں میں ابھے دان دینے والا ہی سریشٹ مانا گیا ہے۔ عقل سلیم رکھنے والا پرش وشیوں کے بیچ میں رہتا ہوا بھی الگ ہونے کے باعث ان سے بچا رہتا ہے۔ مگر جس کی بدھی ملین ہے۔ وہ وشیوں کے پاس نہ رہنے پر بھی سدا انہیں میں غلطاں رہتا ہے۔ جیسے کمل کے پتے پر پانی نہیں لگتا ویسے ہی ادھرم گیانی پرش کو نہیں چھو سکتا۔ مگر اگیانی پرش کو خاص طور سے باندھ لیتا ہے۔ ادھرم فرنٹ پھل دینے کے موقعہ کا منتظر رہتا ہے۔ وہ ادھرم کرنے والے کو چھوڑتا نہیں۔ ادھرم کرنے والے کو وقت آنے پر اس کا پھل ضرور بھوگنا پڑتا ہے۔ جو ہٹ دھرمی یا غفلت سے گیان اندریوں اور کرم اندریوں کے ذریعے ہونے والے پاپوں کا وچار نہیں کرتا۔ اسے بہت کشٹ بھوگنا پڑتا ہے۔ مگر جو راگ رہت ہو کر غصہ کو جیت لیتا ہے اور سداچار کا پالن کرتا ہے۔ وہ وشیوں میں رہ کر بھی پاپ کرم نہیں کرتا۔

جیسے بہاؤ کے آگے مضبوط بند باندھ دینے پر پانی بڑھ جاتا ہے۔ ایسے ہی جو دھرم کا بند باندھ کر مریادا کے اندر رہتا ہے۔ اس کی شکتی کا بھنڈار بھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اور اسے کبھی کوئی کشٹ نہیں ہوتا۔ جس طرح شدھ سوریہ کانت منی سورج کے تیج کو گرہن کر لیتی ہے۔ اسی طرح سادھک بھی سادھنا کے ذریعے برہم کے سوروپ کو گرہن کر لیتا ہے۔ جس طرح تل کا تیل جدا جدا خوشبودار پھولوں سے مل کر منوہر سگندھ والا بن جاتا ہے۔ ویسے ہی شدھ چت پرش ستوگن ستوگنی پرشوں کے سنگ سے بڑھ جاتا ہے۔ مگر جس کی بدھی وشیوں میں پھنس جاتی ہے۔ اسے کسی طرح بھی اپنے کلیان یا اپنی بھلائی کا وچار نہیں آتا۔ جیسے مچھلی کانٹے میں لگے ہوئے مانس پر موہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ واسناؤں سے مغلوب ہو کر وشیوں پر موہت ہو جاتا ہے۔ اور مچھلی کی طرح موہ جال میں پھنس کر دکھ پاتا ہے۔

انسان کے لئے دھرم کرنے کا کوئی خاص وقت نہیں ہے کیونکہ موت کسی کی راہ نہیں دیکھتی۔ جب انسان ہمیشہ موت کے منہ میں ہی ہے۔ تو سدا

دھرم آچرن کرتے رہنا ہی اس کے لئے شوبھا کی بات ہے جیسے اندھا آدمی ہر روز کے ابھیاس سے سہارا دھالی کے ساتھ باہر سے اپنے گھر میں آ جاتا ہے اسی طرح گیانی آدمی یوگ یکت چت کے ذریعے پرم گتی کو پا لیتا ہے۔ مہاراج!

جنم میں موت اور موت میں جنم

مخفی ہے۔ جو موکھش دھرم کو نہیں جانتا۔ وہ اگیانی پرش سنسار بندھن میں بندھ کر جنم مرن کے چکر میں گھومتا رہتا ہے۔ گیان مارگ پر چلنے والے کو اس لوک میں بھی سکھ ملتا ہے اور پرلوک میں بھی۔ وستار (اگنی ہوتر یگیہ وغیرہ کرم) کلیش سادھیہ ہے اور اختصار (تیاگ وغیرہ سادھن) سکھ پوروک ہونے والے ہیں۔ ان میں سے کرم (وستار) تو انا تم سورگ وغیرہ لوکوں کو پراپت کرانے والے ہیں۔ اور تیاگ (اختصار) آتما کا کلیان کرنے والا مانا گیا ہے۔

موکھش مارگ

جیسے پانی سے نکالتے وقت کمل کی نال میں لگی ہوئی کیچڑ فوراً دھل جاتی ہے۔ اسی طرح تیاگی پرش کا آتما من کے بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔ من آتما کو یوگ کی طرف لگاتا ہے اور یوگی اس من کو آتما میں لگا دیتا ہے۔ لین کر دیتا ہے اس طرح جب وہ یوگ سدھی پراپت کر لیتا ہے۔ تو اسے پرماتما کا ساکھشاتکار ہونے لگتا ہے۔ جو بیر دلی اندریوں کی سیری کے لئے وشے بھوگوں میں پھنس کر اسے ہی جیون کا مقصد بنا لیتا ہے۔ وہ اپنے حقیقی مقصد سے گر جاتا ہے۔ جو وشے بھوگ میں پھنستا ہے۔ وہ کبھی مکت نہیں ہو سکتا۔ مگر جو بھوگوں کو تیاگ دیتا ہے۔ وہ موکھش کے مارگ پر چل پڑتا ہے۔ جیسے جنم کا اندھا راستے کو نہیں دیکھتا۔ ویسے ہی ترشنا اور دیا پن اکام ہوا انسان کا کیڑا اور پیٹ کا غلام) اگیانی جیو مایا روپی اندھیرے کی وجہ سے موکھش مارگ کو نہیں سمجھ سکتا۔ جس طرح تاجر سمندری راستے سے بیوپار کرنے جا کر اپنے سرمایہ کے مطابق دھن کما کر لاتا ہے۔ اسی طرح سنسار ساگر میں بیوپار کرنے والا جیو روپی

تا جرا پنے کرم اور گیان کے مطابق اُتم گتی پاتا ہے۔ دن اور رات رُوپی جگت میں بڑھاپے کا رُوپ دھارن کر کے گھومتی ہوئی موت سب پرانیوں کو اسی طرح کھاتی ہے۔ جیسے سانپ ہوا پیا کرتا ہے۔ جیو سنسار میں جنم لے کر اپنے پہلے کرموں کا ہی پھل بھوگتا ہے۔ پہلے جنم میں کچھ کئے بنا یہاں کسی دُکھ یا سکھ کی پراپتی نہیں ہوتی۔ انسان سوتا ہو جاگتا ہو۔ بیٹھا ہو۔ چلتا ہو۔ یا دنے بھوگ میں لگا ہو۔ اس کے شبھ اشبھ کرم ہر وقت اُس کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ سمندر کے درمیان سے کنارے پر پہنچکر پھر کوئی اس میں تیرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ اسی طرح سنسار ساگر سے پار ہونے جیو کا پھر اس میں پھنسنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سمندر میں بہت سی ندیاں آکر ملتی ہیں۔ اسی طرح من یوگ کے پرچار سے مُول پرکرتی میں لین ہو جاتا ہے۔

جن کا من بہت طرح کے شبھ اشبھ وشیوں میں جکڑا ہوا ہے وہ اگیان سے جکڑے ہوئے جیو بادل کے مکان کی طرح بہت جلد گزر نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جو یہ دھاری اس شریر کو ہی گھر اور باہر اندر کی پوترتا کو ہی تیرتھ سمجھ کر گیان مارگ سے چلتا ہے۔ اسے اس لوک و پرلوک میں بھی سکھ ملتا ہے۔ کوئی نہ کوئی سوارتھ لے کر ہی لوگ متر بنتے ہیں۔ رشتہ دار لوگ بھی کسی غرض سے ہی ناطہ جوڑتے ہیں۔ اور تو کیا استری پُتر اور سیوک بھی اپنے مطلب کے ہی بھوکے ہوتے ہیں۔ ماتا پتا بھی کسی کو کچھ نہیں دیتے۔ اپنا کیا ہوا دان ہی پرلوک کے مارگ میں زادِ راہ کا کام دیتا ہے۔ ہر ایک جیو اپنے کرم کا ہی پھل بھوگتا ہے۔ پہلے جنموں کے کئے ہوئے بھلے بُرے کرم جیو کے ساتھ ہی رہتے ہیں کرم پھل کے بھوگنے کا جب وقت آتا ہے۔ تب انتر آتما بدھی کو اسی کے مطابق پریرنا کرتا ہے۔ اور بدھی ویسا ہی کرم کرا کر یا کرم کا پھل دے کر اُسے سکھ دُکھ کا بھوگ کراتی ہے

گیانی مہاتما پراشر منی کے مکھ سے اس بیتھار کھا اپدیش کو سن کر مہاتماؤں میں سر شریشٹ راجہ جنک بہت خوش ہوئے

(سمپورن)

دُلہن سسرال چلی

(بہاگ)

بہت رہی بابل گھر دُلہن۔ چل تورے پی نے بُلائی (رے)
بہت کھیل کھیلے سکھیوں سے۔ انت کری لرکائی۔ (رے)
نہائے دھوئے کے بستر پہرے۔ سب ہی سنگار بنائی (ہوے) ۱۰
وداع کرنے کو کٹنب سب آئے سگرے لوگ دُگائی (رے)
چار کہار مل ڈولی اُٹھاویں۔ سنگ پروہت اور چلے نائی (رے)
اب تو چلے ہی بنے گی۔ ہوت کہا اب بھین نیر بہائی (رے)
انت وداع ہو چلی ہے دُلہن۔ کاہو کی کچھو نہ بسائی (رے) ۳
(خسرو کوی) موکن نہیں ایک اوگن بہتیرے۔ کیسے دُلہا رجھائی (رے)
خسرو چلے سسُورای سجنی۔ سنگ نہیں کوئی جائی (رے)

وَیراگ کا بھجن ہے۔ پرلوک کو سسرال۔ پران کو ڈولی اور اس دنیا (میکے) سے وداع ہونے والے جیو کو دُلہن کہا ہے۔ بیاہ ہو چکا۔ اب دلہن کو سسرال جانا ہی ہوگا۔ کسی کا روناد ہونا کام نہ دیگا۔ آپ بھی دنیا کی ناپائیداری پر غور فرمایئے

اَدْوَیت امرت

(من سمجھوتی)

اَے من! تو اہم مم (میں میرا) رُوپ سے عبث ہی دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔ اگرچہ لوگ تجھے سنساری بھوگوں اور مُکتی کا کارن مانتے ہیں۔ مگر مجھے ان سنساری بھوگوں اور مُکتی دونوں کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے تو کسی بھی چیز کی خواہش نہیں ہے۔ اس لئے اَے من! تیرا شانت ہو جانا ہی اچھا ہے۔

(۲) میں پُورن آنند سوروپ پرماتما سے جُدا نہیں ہوں۔ اور سدا ہی رچا ہوا ہوں۔ اس لئے مجھے کسی بھی چیز کی حاجت نہیں ہے۔ میں سدا ہی پُورن ہوں۔ اور اپنے لئے کسی بھی بات کی کامنا نہیں کرتا۔ اس لئے ہے میرے من! تو شانت ہونے کی کوشش کر۔ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔

(۳) جو بھوک۔ پیاس۔ شوک۔ موہ۔ بڑھاپا اور موت ان چھ وِکاروں سے قطعی بالاتر ہے۔ وہی یہ میرا اور سارے جگت کا آتما ہے۔ اسے شرتی اور سمرتی کے پرمان سے میں پُورے طور سے جانتا ہوں۔ اس لئے اے من! تیری دوڑ دھوپ عبث ہی ہے۔

(۴) اے من! تیرے شانت ہو جانے پر بھید بُدھی نہیں رہتی۔ جس کی وجہ سے یہ سنسار مایا بس ہو کر موہ میں پھنس رہا ہے۔ کیونکہ بھید بُدھی (دوئیت) ہی مایا کی پیدائش کا کارن ہے۔ اس کے مٹتے ہی مایا بھی نشٹ ہو جاتی ہے۔

(۵) اے من! تو کتنی ہی دوڑ دھوپ کر مگر تیری ان حرکتوں سے مجھے موہ نہیں ہو سکتا۔ میں گیان سوروپ بندھن رہت اور نِروِکار آتما ہوں۔ اور میری نگاہ میں تو گیان ہونے کے پہلے اور پیچھے کی حالت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے تیری سب کوشش عبث ہے۔

(۶) میں نِتیہ (اوناشی) ہوں اس لئے میرا ناش یا عدم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو بنتا ہے۔ اُسی کا ناش ہوتا ہے۔ میں سدا آکاش سوروپ۔ واحد لاشریک اور کال کا بھی کال ہوں۔ جو کچھ درشیہ ہے وہی ناشوان ہے۔

(۷) اے من! تو ہی مِتھیا رُوپ ہے۔ وچار کرنے پر تیری ہستی ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ست وستو کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اور اَست کی کبھی ہستی نہیں ہوتی جس کی پیدائش ہوتی ہے اس کا ناش بھی لازمی ہے۔ چونکہ تم میں پیدائش اور فنا دونوں ہیں۔ اس لئے تیری پرمارتھ ستا نہیں ہو سکتی۔

(۸) اے من! درشٹا۔ درشیہ اور درشن کا جو کرم ہے۔ یہ سب تیرا ہی متھیا گھڑا ہوا ہے۔ کیونکہ درشٹا سے الگ درشن نہیں ہوتا۔ مطلب یہ کہ جس طرح خواب میں درشیہ الگ معلوم ہونے پر بھی درشٹا سے الگ نہیں ہے اسی طرح جاگرت اوستھا میں بھی ان میں کچھ بھید نہیں ہوتا۔ اس لئے تینوں صورتوں میں ایک آتما ہی جلوہ گر ہے۔

(۹) کوئی بھی پدارتھ میرا نہیں ہے اور نہ میں ہی کسی کا ہوں۔ کیونکہ میں اَدوئیت واحد لاشریک ہوں۔ اور یہ سنسار محض خیالی ہے۔ خیالی (کلپت) پدارتھ کی ہستی نہیں ہوتی۔ میں تو وِکلپ سے رہت۔ آزادی ستدھ ہونے کے باعث سدا ہی موجود ہوں۔ تجھ کلپت وستو کے ہونے یا نہ ہونے سے میرا کیا بگڑ سکتا ہے

(۱۰) جس کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی۔ اُس نِتیہ آتما میں ست اور اَست کی کلپنا بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا کسی کال میں ابھاؤ بھی نہیں ہوتا۔ اے من! جس سے تمہاری کلپنا کا عمل چلا ہے وہ آتما تو تم سے پہلے ثابت ہونے سے کلپنا رہت ہی ہے وہی سب کا آدی کارن آتما میں ہوں

(۱۱) اے من! تیرے ذریعے جو کچھ بھی دیکھا جاتا ہے وہ اَدوئیت رُوپ آتما ہی ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی سے اس کا عدم ثابت نہیں ہو سکتا۔ جس سے ست اور اَست کی

کلپنا چلی ہے۔ دری (کلپنا کا آدھار) ہی تو ادویت سوروپ آتما ہے۔ مطلب یہ کہ آتما اگرچہ مادّی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا۔ مگر ست است کا وچار کرنے سے اس کی ہستی ثابت ہے۔

(۱۲) تم کہتے ہو۔ کوئی ست وستو نہیں ہے۔ مگر اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے تمہیں وچار کرنا ہوتا ہے۔ یا نہیں؟ اگر تم اس کے لئے وچار کو ضروری جانتے ہو۔ تو تم ست وستو کی ہستی کو سویکار کر ہی لیتے ہو۔ کیونکہ وچار کی سدّھی کے لئے کسی ایک وستو کی ستا (سمجھ) اور چار کوں نے سویکار کی ہے۔ اگر اسکی ہستی سویکار نہ کی جاوے۔ تو وچار کون کرے گا؟ پس وچار کرنے ... کارن کوئی ست وستو ضرور سویکار کرنی ہے جو کہ آتما ہے۔

(۱۳) اے حق! وچار کے کارن ثابت اس آتما سے ہی مایا وش دویت کا ونتار ہوا ہے۔ شرتی سمرتی اور دلیل سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔

(۱۴) اس سمتو روپ نربیہ پرکاش میں۔ ست است وکلپ سے رہت۔ ادویت سوروپ آتم تتو کا شرتی اور دلیل سے ساکھشات کر کے بدھیمان پُرش دیپک کے زندان کی مانند تمام بندھنوں سے مکت ہو جاتا ہے

(۱۵) اس آتم تتو کے سوا کسی دوسرے کارن سے منتھیا گیان کا ناش نہیں ہو سکتا۔ منتھیا گیان ہی موہ بدّھی کا کارن ہے۔ جس طرح ایندھن رہت اگنی شانت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اپنے کارن سے رہت منتھیا گیان بھی پورے طور پر نشٹ ہو جاتا ہے یہ یقینی ہے۔

مل جل کر رہنے کا مشورہ

جب میں پہلی دوسری جماعت میں پڑھا کرتا تھا تو میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ کہ ایک جنگل میں دو بیل مل جل کر رہتے تھے۔ جب شیر دوسرے جنگل سے ان پر حملہ کرنے کے لئے آتا۔ یہ دونو اپنے سینگ جوڑ لیتے۔ اور ایک دوسرے کی مدد کرتے۔ تب شیر ان کی طاقت سے خوف کھا کر بھاگ جاتا۔ کچھ مدت کے بعد شیر نے سوچا۔ کہ اس طرح سے تو میرا کام نہ بنے گا۔ تب اس نے دونو بیلوں میں نفاق پیدا کرنے کے لئے ایک لومڑی کو دوست بنایا اور کہا۔ دوست! تو دونو بیلوں میں دشمنی پیدا کر دے۔ تب لومڑی نے اپنی ہوشیاری سے ان دونو میں نفاق پیدا کر دیا۔ جس سے بیل ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگ گئے۔ تب شیر آیا۔ اور ان دونو پر الگ الگ حملہ کر کے دونو کو مار ڈالا۔ اور اس جنگل پر قابض ہو گیا۔ اگر بیل مل کر رہتے۔ تو ایسا کبھی نہ ہوتا۔ اس سے ہمیں مل جل کر رہنے کی شکشا ملتی ہے۔

(۲) میں نے یہ بھی پڑھا تھا کہ دو بلیاں بڑے پیار سے ایک جگہ رہتی تھیں۔ ان کو ایک روٹی مل گئی۔ تب وہ آپس میں جھگڑا کرنے لگیں۔ ایک بلی کہتی۔ یہ روٹی تو میں کھاؤں گی۔ اور دوسری کہتی کہ میں کھاؤں گی۔ تھوڑے فاصلے پر ایک بندر ان کی اس حالت کو دیکھ رہا تھا۔ کہ کب ان میں جھگڑا ہو اور میرا کام بنے۔ موقعہ دیکھ کر وہ فوراً ان کے پاس آ گیا اور ایک ترازو ہاتھ میں لے کر کہا۔ کہ میں تمہارا فیصلہ کر دیتا ہوں۔ روٹی کے دو نابرابر ٹکڑے کر کے اس نے ترازو کے دو پلڑوں میں رکھ دیے۔ جو پلڑا بھاری ہوتا۔ اس میں سے برابر کرنے کے لئے کاٹ کر کھا جاتا تب دوسرا بھاری ہو جاتا۔ تو اس میں سے کاٹ کر کھا جاتا آخر میں جو چھوٹا سا ٹکڑا بچ رہا۔ اسے وہ اپنا محنتانہ کہہ کر چٹ کر گیا۔ تب دونو بلیاں منہ دیکھتی رہ گئیں۔ اگر آپس میں باہم خود ہی فیصلہ کر لیتیں۔ تو اس طرح ذلیل نہ ہوتیں۔

عاقلاں را اشارہ کافیست

رام ناتھ اگروال۔ کھنہ

مارتنڈ کی اشاعت بڑھا کر دھرم کے کام میں ہماری سہایتا کیجئے

ادّھیاتم رامائن مسلسل

دسواں سرگ

شبری سے بھینٹ

عہا ویرج پرسے

ہے پاربتی! بھگوان رام سے وِدا پاکر اُن کے پرم دھام کو جاتے ہوئے اس گِدھ راج نے کہا "ہے رگھو نندن! سامنے والے آشرم میں شبری رہتی ہے۔ وہ آپ کے چرنوں میں بہت پریتی رکھنے کے باعث بھگتی مارگ میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ آپ وہاں پدھاریے۔ وہ آپ کو سیتا جی کے بارے میں سب پتہ بتائے گی۔" ایسا کہہ کر وہ ایک سورج کی مانند تیجسوی بِمان پر چڑھ کر وشنو لوک چلا گیا۔ سچ ہے۔ رام نام سمرن کا پھل ایسا ہی ہے۔ اس کے بعد شیر اور بھیڑیوں وغیرہ سے بھرے اس گھور بن کو پار کر کے رام چندر جی آہستہ آہستہ شبری کے آشرم میں پہنچے۔ لکشمن سمیت رام جی کو آتے دیکھ کر شبری بہت خوش ہوکر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں آنند کے آنسو بھر آئے۔ وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور سواگت کر کے سندر آسن پر بٹھایا پھر بڑی بھگتی بھاؤ سے اس نے رام لکشمن جی کے چرن دھوئے۔ اور اس چرنامرت کو اپنے انگوں پر چھڑک کر ارگھیہ وغیرہ سے بھگوان کی سَتکار کیا۔ پھر دیدی پور رکھ چھوڑے بیر جو امرت کی مانند شیریں مدھر تھے۔ اس نے اکٹھے کر رکھے تھے۔ وہ بہت ہی خوشی سے لاکر انہیں دیئے۔

اس طرح اتنی سَتکار ہو چکنے پر جب رام چندر جی لکشمن سمیت سُکھ سے بیٹھے۔ تب شبری بھگتی پوروک دست بستہ بولی "ہے ناتھ! اس آشرم میں پہلے میرے گورو مہرشی متنگ رہا کرتے تھے۔ میں اُن کی سیوا کرتی ہوئی ہزاروں برسوں سے رہتی ہوں۔ اب وہ مہرشی برہم لوک کو چلے گئے ہیں۔ جاتے وقت اُنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تو شانت چت ہو کر رہ۔ ستیُگ پرماتما نے راکشسوں کو مارنے اور رشیوں کی رکھشا کے لئے راجہ دشرتھ کے بیٹے رام کے روپ میں اوتار لیا ہے۔ وہ بہت جلدی یہاں آوینگے۔ تو ایکاگر چت سے اُن کا دھیان کرتی ہوئی یہاں رہ۔ آج کل بھگوان چترکوٹ میں براجمان ہیں۔ وہاں کے آنے تک تو اپنے شریر کا پالن کر۔ رگھوناتھ جی کے آنے پر اُن کا درشن کر کے اس شریر کو جلا کر تو اُن کے پرم دھام کو چلی جائے گی۔ ہے رام! گورو جی کی آگیا کے مطابق میں تبھی سے آپ کا دھیان کرتی ہوئی آپ کے آنے کی راہ دیکھ رہی تھی۔ آج میرا جنم سپھل ہو گیا۔ ہے رام! آپ کا درشن تو میرے گورو دیو کو بھی نہیں ہوا۔ پھر میں تو نیچ جاتی کی ایک گنوار ناری ہوں۔ میری تو بات ہی کیا ہے جو آپ کے داسوں کے داس ہیں وہاں کے بھی آگے جو داس اور داسیاں ہیں۔ میں تو اُن کی داسی ہونے کی بھی قابلیت نہیں رکھتی۔ تب صاف ظاہر ہے آپ کی داسی کہلانے کا تو میرا منہ ہی کہاں ہے! ہے رام! آپ تو من اور بانی کے رستے نہیں ہیں۔ پھر نہ جانے آج مجھے آپ کے درشن کیسے ہو گئے؟ ہے رگھوشیشٹھ! میں آپ کی استتی کرنا نہیں جانتی۔ اب میں کیا کروں؟ پربھو! آپ خود ہی اپنی دیالتا سے مجھ پر پرسن ہو جیئے۔

شری رام جی بولے ہے دیوی! استری پرش کا بھید اور نیچ اونچ جاتی کا بھید اور آشرم۔ یہ کوئی بھی میرے بھجن میں کارن نہیں ہے۔ اس کا کارن تو ایک ماتر میری بھگتی ہی ہے۔ جو میری بھگتی سے بیمکھ ہیں وہ یگیہ دان تپ اور وید پاٹھ وغیرہ کسی بھی اُپائے سے مجھے نہیں پا سکتے۔ ہے بھامنی! میں اختصار سے اپنی بھگتی کے سادھنوں کا بیان کرتا ہوں۔ ان میں سے

نودھا بھگتی	پہلا سادھن ست سنگ ہے۔ دوسرا سادھن میرے اور دیو جنم کرموں کی کتھا کا کیرتن ہے۔ میرے گنوں کا چرچا کرنا تیسرا سادھن ہے۔ اور گیتا اپنشد وغیرہ میں میرے

بھجنوں کی دیا کھیان کرنا چوتھا سادھن ہے۔ گورو دیو کی بھگونت بدھی سے سیوا کرنا پانچواں سادھن ہے۔ پوتر سوبھاؤ، یم نیم کا پالن اور میری پوجا میں پریم ہونا چھٹا۔ اور میرے منتر کی سانگ اُپاسنا کرنا ساتواں سادھن ہے۔ میرے بھگتوں کی مجھ سے بھی زیادہ پوجا کرنا اور سب پرانیوں میں میری بھاونا کرنا۔ ست وچار اور تتوں میں آسکت نہ ہونا اور شم دم وغیرہ آٹھواں سادھن ہے۔ اور تتو وچار کرنا نواں سادھن ہے۔

ہے بھامنی! اس طرح یہ میری نو پرکار کی بھگتی ہے جس کسی میں یہ نو سادھن ہوتے ہیں۔ وہ استری پُرش یا اونچ نیچ کوئی بھی ہو، اس میں یہ پریما بھگتی کا سنچار ہو جاتا ہے۔ بھگتی درڑھ ہوتے ہی اسے سوروپ کا انوبھو ہو جاتا ہے اور جسے میرا انوبھو ہو جاتا ہے، اس کی اسی جنم میں بلا شبہ مکتی ہو جاتی ہے۔ پس موکھش کا سادھن بلا شبہ بھگتی ہی ہے جس میں پہلا سادھن ہے اس میں بتدریج سبھی سادھن آ جاتے ہیں۔ پھر اسے بھگتی اور مکتی کا پراپت ہونا یقینی ہے تو میری بھگتی کرتی ہے اسی لئے میں تیرے پاس آیا ہوں۔ اب میرا درشن ہونے سے تیری مکتی ہو جاویگی۔ اگر تجھے پتہ ہو تو بتا کہ اس وقت کمل نینی سیتا کہاں ہے۔ میری پیاری کو کون لے گیا ہے؟

شبری بولی۔ دیو! آپ سرو گیہ ہیں سبھی کچھ جانتے ہیں پھر بھی لوکاچار کی ریتی سے آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو میں بتلاتی ہوں۔ سیتا جی کو راون ہر لے گیا ہے۔ اور اس وقت وہ لنکا میں ہے۔ یہاں سے پاس ہی پمپا نامی ایک سرووَر ہے اس کے پاس رشیہ مُک نامی ایک بڑا پہاڑ ہے۔ وہاں پر کپی راج سگریو اپنے بھائی بالی کے ڈر سے چار منتریوں کے ساتھ رہتا ہے۔ رشی کے شراپ کے خوف سے بالی اس جگہ پر نہیں جا سکتا۔ ہے پربھو! آپ وہاں چلئے اور سگریو سے متر تا کیجئے۔ وہ آپ کا سب کام پورا کرے گا۔

ہے رام! اب میں آپ کے سامنے اگنی میں پرویش کروں گی جب تک میں اپنے شریر کو جلا کر آپ وشنو بھگوان کے پرم دھام کو جاؤں تب تک آپ ایک مہورت اور یہاں ٹھہرئیے۔

شری رام چندر جی سے اس طرح نویدن کر کے شبری اگنی میں بیٹھ گئی۔ اور ایک لمحہ میں ہی سب بندھنوں سے آزاد ہو کر موکھش کو پراپت ہو گئی۔ بھگت وتسل جگن ناتھ شری رام کے پرسن ہونے پر سنسار میں کیا دُرلبھ ہے؟ دیکھو ان کی کرپا سے نیچ جاتی میں پیدا ہوئی شبری بھی مکتی کو پا گئی۔ پھر ان کا دھیان کرنے والے پوتر آتما براہمن وغیرہ کی اگر مکتی ہو جائے تو اس میں کیا تعجب؟ بلا شبہ بھگوان وشنو کی بھگتی ہی مکتی ہے۔ اے لوگو! شری رام چندر جی کی بھگتی ہی مکتی دینے والی ہے۔ اس لئے تمام دنیوی روپ الاپ سے دور ان کی پوجا شردھا سے سیوا کرو۔ اے بدھیمان لوگو! ان بھاونت بھگت کے گیان اور بڑے بڑے منتروں کو الگ رکھ کر تو تاپی شنکر کے ہردے مندر میں شوبھا پانے والے شیام سندر بھگوان رام کا بھجن کرو۔

ادھیائے دشم

(ارنیہ کانڈ سماپت)

اپنا کرتویہ پورا کیجئے

مارتنڈ کے پڑھنے والے پیارے سجنو! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم اس بڑھاپے میں بھی کس قدر تندہی سے آپ کی روحانی سیوا کر رہے ہیں۔ مارتنڈ مجموعی طور پر سادھ پریمیوں کی روحانی سیوا کرتا ہے۔ کسی خاص سوسائٹی کی امداد اسے حاصل نہیں ہے۔ مارتنڈ کے پریمیوں کے چندوں پر مارتنڈ چل رہا ہے جو سجن مارتنڈ کو پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مارتنڈ بدستور سابق اُن کی سیوا کرتا رہے ان سب سجنوں کا دھرم کرتویہ ہے کہ وہ ہیتکاری شکتی مارتنڈ کے خریدار بنا کر یا ویسے ہی دھن سے امداد کریں۔ دھرم کے پرچار یا برھم ودیا کی اشاعت میں لگایا ہوا دھن سپھل ہوگا جن سجنوں کے دل میں ہماری سیواؤں کی قدر ہے صرف انہیں سے ہمارا نویدن ہے

ایڈیٹر

کشکندھا کانڈ

پہلا سرگ .... سگریو سے بھینٹ

ہنومان جی بولے — ہے پاربتی! اس کے بعد شری رام چندر جی لکشمن سمیت آہستہ آہستہ پمپا سر کے کنارے پر آ پہنچے۔ اس سرور کو دیکھ کر ان کو بڑا تعجب ہوا۔ وہ ایک کوس لمبا چوڑا تھا اور اس میں بے حد نرمل اگادھ جل بھرا تھا۔ سب طرف شگفتہ کمل وغیرہ خوشبودار پھول کھلے تھے۔ اس سرور میں ہنس وغیرہ پرندے بہار کر رہے تھے۔ چکرواک خوب بہار دے رہے تھے۔ وہ عجیب و غریب پھولوں اور بیلوں سے بھرپور اور طرح طرح کے پھلدار درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کا کمل کیسر سے سگندھت جل سجنوں کے چت کی طرح نرمل تھا۔ وہاں پہنچ کر لکشمن سمیت شری رام نے آچمن کر کے اس سرور کا ٹھنڈا جل پیا۔ پھر اس کے کنارے کنارے درختوں کے سایہ میں چلنے لگے۔ اس طرح دونوں بھائی پہاڑ کی شوبھا دیکھتے ہوئے رشی مکھ پربت کی طرف چلے جا رہے تھے۔ اس وقت اپنے چار منتریوں کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے سگریو نے انہیں دیکھا۔ وہ سب سے اونچی چوٹی پر چڑھ گیا۔ پھر خوفزدہ ہو کر ہنومان سے بولا۔ منترا دیکھو! یہ دونوں دھنش دھاری کون ہیں؟ تمہارا کلیان ہو۔ تم برہمن برہمچاری کے بھیس میں ان کے پاس جا کر یہ معلوم کرو۔ تم ان سے بات چیت کر کے ان کے آنے کا کارن معلوم کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ بالی کے بھیجے ہوئے مجھے مارنے کے لئے آ رہے ہوں۔ اگر تمہیں ان کی نیت خراب معلوم ہو تو اپنی انگلی سے مجھے اشارہ کر دینا۔ دیکھو بڑے ہی حلیم ہو کر یہ سب بھید معلوم کرنا۔

تب ہنومان جی جو گیانی تھے برہمچاری کا بھیس بنا کر رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور بڑے ادب سے نمسکار کر کے بولے۔ ہے شیر نر! آپ دونوں کون ہیں؟ آپ نوجوان اور بہادر معلوم ہوتے ہیں۔ واہ! اپنے شریر کی کانتی سے آپ نے سب اطراف کو سورج کی طرح پرکاشمان کر رکھا ہے۔ میرا من تو یہ کہتا ہے کہ آپ دونوں ترلوکی کے رچنے والے مہاتما کے کارن بھوت پرش اور پردھان ہی ہیں جو پرتھوی کا بھار اتارنے اور بھکتوں کی رکھشا کرنے کے لئے لیلا سے اپنی مایا سے منش روپ دھارن کر کے وچر رہے ہیں!! آپ رگھوونش پرماتما ہی کشتری کماروں کے روپ میں اوتار لے کر پرتھوی پر گھوم رہے ہیں۔ آپ تو لیلا سے ہی دنیا کی اتپتی ستھتی اور سنگھار کا ناش کرنے والے ہیں۔ میری بدھی میں تو یہی آتا ہے کہ آپ سب کے ہردیوں میں براجمان، سب کے پریرک اور پرم ستنتر بھگوان نر نارائن ہی اس لوک میں وچر رہے ہیں۔"

ہنومان جی کی یہ باتیں سن کر شری رام جی لکشمن جی سے بولے۔ بھائی! اس برہمچاری کو ذرا غور سے دیکھو۔ اس نے مکمل ویاکرن کئی بار پڑھا ہے۔ اس نے اتنی لمبی تقریر کی۔ مگر اس میں کہیں ایک بھی اشدھی نہیں ہوئی۔" اس کے بعد رگھوناتھ جی ہنومان جی سے بولے — ہے برہمچاری! میں دشرتھ کا بیٹا رام ہوں۔ اور یہ میرا چھوٹا بھائی لکشمن ہے۔ میں پتا کی آگیا مان کر اپنی استری سیتا کے ساتھ بن میں آیا تھا۔ اور دنڈک آرنیہ میں رہتا تھا۔ وہاں کسی راکشس نے میری پتنی سیتا کو ہر لیا ہے۔ ڈھونڈھتے ہوئے ہم یہاں آئے ہیں۔ اب بتائیے کہ آپ کون ہیں؟ اور کس کے بھیجے ہوئے ہیں؟

برہمچاری بولے۔ مہا بلوان سگریو بانروں کے راجہ ہیں۔ وہ اپنے چار منتریوں سمیت اس پہاڑ پر رہتے ہیں۔ وہ دشٹ بالی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اس پاپی نے ان کی استری چھین کر انہیں گھر سے نکال دیا ہے۔ اس کے ڈر سے وہ اس پہاڑ پر ہی

رہتے ہیں۔ میں انہیں سگریو کا منتری اور وایو کا پتر ہوں۔ میرا جنم انجنی کے گربھ سے ہوا ہے۔ اور میرا نام ہنومان ہے۔ ہے رگھو سرشیٹ! آپ کو مہاراج سگریو سے مترتا کرنی چاہیئے۔ وہ آپ کی بھاریا چرانے والے کو مارنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ آپ اگر آپ کی مرضی ہو تو ابھی ان کے پاس آپ کو لے چلوں۔"

رام جی بولے۔ ہے کپی ناتھ! میں بھی ان سے مترتا کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا جو کام ہوگا۔ وہ بھی میں بلا شبہ پورا کروں گا۔

یہ سن کر ہنومان جی اپنا اصلی روپ دھارن کر کے رام جی سے بولے۔ آئیے آپ دونو میرے کندھے پر چڑھ جائیے۔ اب ہم پہاڑ کے اوپر چلتے ہیں۔ جہاں سگریو اپنے منتریوں سمیت بالی کے ڈر سے رہتے ہیں۔" تب رام اور لکشمن "بہت اچھا" کہہ کر ان کے کندھوں پر چڑھ گئے۔ بانر راج ہنومان ایک لمحہ میں پہاڑ کی چوٹی پر جا کر چڑھ گئے۔ وہاں رام اور لکشمن ایک درخت کے سایہ میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہنومان جی نے سگریو کے پاس جا کر دست بستہ کہا۔ راجن! آپ اپنی شنکا دور کیجئے۔ آپ کے پاس شری رام اور لکشمن پدھارے ہیں۔ جلدی اٹھئے۔ ہم نے رام کے ساتھ آپ کی مترتا ہونے کا پربندھ کر دیا ہے۔ اگنی کو ساکشی کر کے آپ ان سے مترتا کیجئے۔

تب سگریو بہت ہی خوش ہو کر رگھو ناتھ جی کے پاس آئے۔ اور خوشی اپنے ہاتھ سے ایک درخت کی شاخ توڑ کر انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ اسی طرح ہنومان جی نے لکشمن جی کو اور لکشمن جی نے سگریو کو آسن دیا۔ سب لوگ بہت خوش خوش اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھ گئے۔ پھر لکشمن جی نے شروع سے لے کر اپنے بن میں آنے اور سیتا جی کے ہرے جانے کا سارا حال سنا دیا۔ لکشمن جی کے بچن سن کر سگریو رام چندر جی سے بولے۔ ہے راج راجیشور! میں سیتا جی کی کھوج کروں گا اور دشمن کے مارنے میں آپ کی مدد کروں گا۔ ہے رام! اس بارے میں میں نے جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ عرض کرتا ہوں۔ ایک دن اپنے منتریوں کے ساتھ میں پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا۔ اس وقت ہم نے دیکھا۔ کوئی راکھشس کسی استری کو آکاش مارگ سے لئے جا رہا ہے۔ وہ استری رام رام کہہ کر ولاپ کر رہی تھی۔ ہمیں پہاڑ پر بیٹھے دیکھ اس نے فوراً ہی اپنے زیور اتار کر ایک کپڑے میں باندھے اور ہماری طرف دیکھ کر پھینک دیئے۔ ہے پربھو! اس طرح ولاپ کرتی ہوئی اس ابلا کو وہ راکھشس لے گیا ہے۔ میں نے فوراً ہی ان زیوروں کو اٹھا کر گپھا میں رکھ لیا۔ آپ انہیں ابھی دیکھئے۔ اور پہچانئے کہ وہ آپ ہی کے ہیں؟

ایسا کہہ کر سگریو نے وہ زیورات لا کر رام جی کو دکھا دئے۔ رام چندر جی نے انہیں کھول کر دیکھا۔ تب انہیں پہچان کر چھاتی سے لگا لیا۔ اور سادھارن آدمی کی طرح بار بار ہا سیتے! ہا سیتے! کہہ کر رونے لگے۔ تب لکشمن جی نے انہیں ڈھارس بندھا کر کہا۔ مہاراج! بانر راج سگریو کی مدد سے یدھ میں راون کو مار کر آپ بہت جلدی جنک نندنی کو پراپت کریں گے۔ سگریو نے بھی تسلی دی۔ ہے رام! میں آپ سے پرتگیا کر کے کہتا ہوں۔ کہ راون کو یدھ میں مار کر سیتا کو دلا دوں گا۔

تب ہنومان جی نے ان دونو کے پاس اگنی جلائی۔ شری رام اور سگریو دونو نے اگنی کو ساکشی کر کے باہم ایک دوسرے سے بھجا پھیلا کر بھینٹ کی۔ پھر سگریو رام چندر جی کے پاس بیٹھ گئے اور بڑے پریم سے انہیں اپنا حال سنانے لگے۔ ہے رام! اب ہماری کہانی سنئے۔ بالی نے اس سے پہلے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ وہ کہتا ہوں۔ ایک بار بہت ہی مدمست ہو کر میدے دانو کے بیٹے مایاوی نے کشکندھا پوری میں آکر بالی کو یدھ کے لئے للکارا۔ وہ بیتہ بڑے زور سے نعرے لگانے لگا۔ بالی اس کو یہ گھمنڈ نہ سہہ سکا۔ اس کی آنکھیں غصہ سے لال ہو گئیں۔ اور اس نے باہر آکر اسے بڑے زور سے گھونسہ مارا۔ اس کی چوٹ سے بیاکل ہو کر مایاوی اپنی گپھا کی طرف بھاگا۔ تب بالی اور میں نے اس کا تعاقب کیا۔ مایاوی کو گپھا میں گھسا دیکھ کر بالی کو بہت کرودھ چڑھ آیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ تم یہیں رہو۔ میں گپھا میں جاتا ہوں۔" ایسا کہہ کر وہ گپھا میں گیا۔ اور ایک ماہ تک اس میں سے نہ نکلا۔ تب میں سمجھ کر کہ بالی مارا گیا۔ بڑا دکھی ہوا اور اس ڈر سے کہ مایاوی دیتیہ باہر نکل کر مجھے بھی نہ مار ڈالے۔ اس گپھا کے دروازے پر ایک

رشلا دکھ کر میں گھر لوٹ آیا۔ اور سب سے کہہ دیا۔ کہ بالی گفا میں راکھشش کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ سُن کر سب کو بڑا افسوس ہوا۔ اور میری مرضی نہ ہونے پر بھی سب نے مجھے راجیہ سنگھاسن پر بٹھا دیا۔ ابھی میں نے کچھ ہی دن راجیہ کیا ہو گا۔ کہ بالی آ گیا۔ اور غصہ سے مجھے دھتکارنے لگا۔ اور گھونسوں سے مارنے لگا۔ تب میں خوفزدہ ہو کر شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ہے رام! میں نے سب لوگوں میں گھوم کر آخر کار اس رشی مکھ پربت کی شرن لی ہے۔ کیونکہ رشی کے سراپ کے ڈر سے وہ اس پربت پر نہیں آتا۔ تب سے میری بھاریا کو وہ کم عقل بھوگ رہا ہے۔ اور میں استری اور گھر کے چھن جانے سے من ہی من کڑھتا ہوا یہاں پر رہتا ہوں۔ آج آپ کے چرن کملوں کے چھونے سے مجھے کچھ چین ملا ہے۔"

سب حال سن کر رام چندر جی نے اپنے متر سگریو کے دکھ سے دکھی ہو کر پرتگیا کی۔ کہ میں بہت جلدی بالی کو مار دوں گا۔ سگریو نے کہا۔ مہاراج! بالی سب دیوتاؤں کا سرتاج ہے۔ اس کو دیوتا بھی ہرا نہیں سکتے۔ میں آپ کو اس کے بل کا حال سناتا ہوں۔ ایک بار دُندبھی نامی ایک بلوان دیت کشکندھا پوری میں بھینسے کا روپ بنا کر آیا۔ اور اس بہت خوفناک اسر نے رات کے وقت بالی کو یدھ کے لئے للکارا۔ بالی اس کی گرج سہہ نہ سکا۔ اور بڑے غصے سے بھینسے کے سینگ پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دیا۔ اور اپنے ایک پاؤں سے اس کے جسم کو دبا کر اس کے بڑے سر کو اپنے ہاتھوں سے مروڑ کر توڑ ڈالا اور اسے اچھال کر دور پھینک دیا۔ وہ سر وہاں سے ایک یوجن دور متنگ رشی کے آشرم کے پاس جا کر گرا۔ اس سے جہاں تہاں بہت خون برسا۔ اسے دیکھ کر منی متنگ نے غصہ کر کے بالی سے کہا۔ کہ اگر آج سے تم کبھی اس پہاڑ پر آؤ گے۔ تو بلاشبہ تمہارا سر پھٹ جاوے گا۔ اور تم مر جاؤ گے۔ منی کے اس طرح سراپ دینے سے وہ اس رشی مکھ پہاڑ پر نہیں آتا۔ ایسا جان کر ہی میں یہاں نڈر ہو کر رہتا ہوں۔ ہے رام جی! آپ ذرا اس دُندبھی دیت کے پہاڑ جیسے سر کو دیکھئے۔ اگر آپ اس سر کو اٹھا کر پھینک سکیں گے۔ تو ضرور بالی کو بھی مار سکیں گے۔

اب کہہ کر سگریو نے وہ پہاڑ جیسا سر رام جی کو دکھایا۔ اسے دیکھ کر رام چندر جی نے مسکراتے ہوئے اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے اسے دس یوجن دور پھینک دیا۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہوئی۔ سگریو اپنے وزیروں سمیت واہ واہ کرنے لگے۔ پھر وہ بھگتوں کے ایک ماتر آشرے رام جی سے بولے۔ ہے رگھو ناتھ! دیکھئے تال کے یہ سات درخت کیسے مضبوط ہیں۔ مگر بالی ان میں سے ہر ایک کو ہلا ہلا کر ان کے سب پتے تباہ کر دیا کرتا ہے۔ اگر آپ ایک ہی بان سے ان سب کو بیندھ کر ان میں سوراخ کر دیں گے تو مجھے یقین ہو جاوے گا۔ کہ آپ ضرور ہی بالی کو مار ڈالیں گے۔

اس پر بہت اچھا کہہ کر مہابلی رام نے اپنا دھنش لے کر اس پر بان چڑھایا۔ اور ان ساتوں تال کے درختوں کو بیندھ دیا۔ پھر وہ بان پہاڑ بیندھ کر دھرتی کو بیندھ کر واپس رام جی کے ترکش میں آ گیا۔ تب سگریو بہت ہی متعجب ہو کر خوشی سے رام جی سے بولا۔ ہے دیو! آپ سارے جگت کے سوامی ہیں۔ [illegible] پرماتما ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ میرے پچھلے جنم کے پنیوں کے پربھاؤ سے ہی آج آپ سے میرا ملاپ ہوا ہے۔ [illegible] چھوٹنے کے لئے آپ کا بھجن کرتے ہیں۔ تب آپ مکتی داتا پربھو کو پا کر میں سنسار کی [illegible] کیسے کروں۔ ہے پربھو! یہ استری، پتر، دھن، راج وغیرہ سب آپ کی مایا کے کھیل ہیں۔ [illegible] مجھے اور کسی بھی چیز کی خواہش نہیں ہے۔ آپ مجھ پر کرپا کیجئے۔ ہے رام! آپ آنند سوروپ ہیں۔ جیسے کھیلتے ہوئے کسی کو خزانہ ہاتھ لگ جاوے۔ اسی طرح آج خوش قسمتی سے مجھے آپ کے درشن ہوئے ہیں۔ آج میرا انادی اودیا کا بندھن کٹ گیا ہے۔ پربھو! یہ سنسار بندھن بھی۔ دان، تپ اور اشنان، برت وغیرہ کرموں سے کبھی نہیں ٹوٹتا۔ بلکہ اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہی یہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جس کا چت آپ کے سوروپ میں آدھے چھن کے لئے بھی نہچل ہو کر لگ جاتا ہے۔ اس کا سب انتر کھول

کا موں کا رن اگیان فوراً نشٹ ہوجاتا ہے۔ پس ہے رام! میرا من سدا آپ میں ہی لگا رہے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر اور کہیں بھی نہ جاوے۔ جس کی بانی ایک لمحہ بھی رام رام "ایسا سمرن کرتی ہے۔ وہ یمدوت کا تی نشرا تی بھی کبھی نہ ہو۔ سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ ہے رام! اب مجھے بالی کو جیتنے اور استری وغیرہ کا سکھ پراپت کرنے کی خواہش نہیں ہے۔ اب تو میں سنسار بندھن کو کاٹنے والی آپ کی بھگتی ہی چاہتا ہوں۔ ہے رگھو سر لشٹ! یہ سنسار آپ کی مایا کا ولاس ہے۔ اور میں بھی آپ کا ہی انش ہوں۔ اس لئے اپنے چرن کملوں کی بھگتی دے کر مجھے اس گھور سنسار سنکٹ سے بچا لیجئے۔ پہلے جب میرا چت آپ کی مایا سے مغلوب تھا تب مجھے اپنے دوست، دشمن اور اُداسین دکھائی دیتے تھے۔ مگر ہے رام! اب آپ کے چرن کملوں کا درشن پاتے ہی مجھے سب کچھ برہم رُوپ ہی دکھائی دیتا ہے۔ ہے پربھو! سنسار میں کون میرا متر ہے اور کون میرا دشمن! جب تک جیو آپ کی مایا سے بندھا رہتا ہے۔ تبھی تک اس پر متر وغیرہ گنوں کا اثر پڑتا ہے۔ جب تک مایا کا پرکھاو رہتا ہے۔ تبھی تک دوست دشمن کا بھید رہتا ہے۔ مایا کے دُور ہوتے ہی سب بھید رکھاو مٹ جاتا ہے۔ اور جب تک یہ اگیان سے پیدا ہوا بھید رکھاو رہتا ہے۔ تبھی تک موت کا جھٹکا ہے۔ اسی لئے جو آدمی اور ودیا کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ گھور اندھکار میں پڑتا ہے۔ یہ استری پتر وغیرہ سب دھن مایا مئے ہی ہیں۔ راس لئے ہے رگھو سر لشٹ! اپنی وا سچ رُوپ اس مایا کو مجھ سے دُور کیجئے۔ پربھو! میرا چت سدا آپ کے چرن کملوں میں لگا رہے۔ میری بانی آپ کے نام کیرتن اور کتھا بارتا میں لگی رہے۔ میرے ہاتھ آپ کے بھگتوں کی سیوا میں لگے رہیں۔ اور میرا شریر آپ کے چرن سپرش وغیرہ کے بہانے سدا آپ کا انگ سنگ کرتا رہے۔ میری آنکھیں ہمیشہ آپ کے بھگتوں۔ اپنے گورو اور آپ کی مورتی کا درشن کرتی رہیں۔ کان ہمیشہ آپ کے اوتاروں کی لیلا کا سیون کرتے رہیں۔ اور میرے پاؤں ہمیشہ آپ کے مندروں کی یاترا کرتے رہیں۔ ہے گرودھوج! میرا جسم آپ کی چرن رج سے یکت تیرتھ اور دک کو دھارن کرے۔ اور میرا سر ہمیشہ آپ کے اُن چرنوں میں جھکا رہے۔ جن کی شو اور برہما وغیرہ دیوتا بھی ہمیشہ سیوا کرتے ہیں۔ (ادم شتم)

دُوسرا ۔۔۔۔۔۔۔۔ سرگ

بالی کا بدھ اور بھگوان کے ساتھ اُس کی بات چیت

مہادیو جی بولے۔ ہے پاربتی! اس طرح اپنی سُتی سے جس کے سب پاپ دُور ہو گئے ہیں۔ رام سگریو کی طرف دیکھتے ہوئے شری رام جی اس پر اپنی موہنی مایا پھیلاتے ہوئے مسکرا کر بولے ہے متر! تم نے مجھ سے جو کچھ کہا ہے۔ وہ بلاشبہ ٹھیک ہے۔ تو بھی اگر تم راجیہ کا کاج چھوڑ دو گے تو لوگ یہی کہیں گے کہ رام نے سگریو سے اگنی کی ساکھشی کر کے متر تا کی مگر انہوں نے اس کا کوئی کام نہ کیا؟ اس طرح لوگوں میں میری نندا ہو گی۔ تمہارا کلیان ہو۔ تم ابھی جا کر بالی کو یدھ کے لئے للکارو۔ میں اُسے ایک ہی بان سے مار کر تمہیں راج سنگھاسن پر بٹھا دوں گا۔

تب سگریو "بہت اچھا" کہہ کر فوراً کشکندھا پوری میں آیا۔ اور بڑے زور سے گرج کر بالی کو یدھ کے لئے للکارا۔ بھائی کی گرج سنتے ہی بالی کی آنکھیں غصہ سے لال ہو گئیں۔ اور وہ فوراً اپنے گھر سے نکل کر سگریو کے پاس آیا۔ اس کے آتے ہی سگریو نے فوراً اس کی چھاتی میں چوٹ کی۔ اس پر بالی نے بھی غصے میں بھر کر سگریو پر اپنے دونوں گھونسوں سے وار کیا۔ اس طرح وہ دونو ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ ان دونو کا رُوپ ایک جیسا تھا۔ اس لئے رام جی یہ نہ پہچان سکے۔ کہ ان میں سے کون بالی ہے۔ اور کون سگریو۔ اس خیال سے کہ ان کے بان سے کہیں سگریو نہ مارا جائے۔ انہوں نے بان نہیں چلایا۔

آخر سگریو خونزدہ ہو کر خون کی قے کرتا ہوا بھاگا۔ اور بالی اپنے گھر آیا۔ تب سگریو رام جی سے بولے۔ ہے رام! کیا آپ اس بھائی روپی دشمن سے مجھے مروانا چاہتے ہیں؟ ہے پربھو! اگر آپ کی اچھیا مجھے مروانے کی ہے۔ تو آپ خود ہی مار ڈالئے۔ مجھے اس طرح وشواس دلا کر اب آپ مجھ سے ایسی لاپرواہی کیوں کرتے ہیں؟

سگریو کے یہ بچن سن کر رام چندر جی نے اُسے ہردے سے لگا لیا اور آنکھوں میں جل بھر کر بولے۔ بھیا۔ ڈرو مت۔ تم دونوں کی صورت ملتی دیکھ کر میں نے اس خیال سے کہ کہیں ہتیا نہ ہو جائے۔ بان نہیں چلایا۔ اب اس بھرم کو مٹانے کے لئے میں تمہارے جسم میں کوئی نشان کر دوں گا۔ ایک بار تم پھر جا کر اپنے دشمن کو للکارو۔ اب کی بار تم بالی کو ضرور مرا ہوا دیکھو گے۔ بھائی! میں رام تمہاری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس بار میں ضرور ایک لمحہ میں ہی تمہارے دشمن کو مار دوں گا۔"

سگریو کو اس طرح ڈھارس بندھا کر رام جی نے لکشمن جی سے کہا۔ لکشمن! سگریو کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دو۔ اور اسے بالی سے لڑنے کے لئے بھیج دو۔ لکشمن نے ایسا ہی کر کے اُسے زور سے کہا بھائی! جاؤ۔ جاؤ۔ سگریو نے بھی وہاں پہنچ کر پہلے کی طرح ہی بالی کو للکارا۔

سگریو کی آواز سن کر بالی کو بڑا تعجب ہوا۔ اُسے کرودھ بھی آیا۔ وہ کمر کس کر چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ جاتے وقت اس کی استری نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ اور کہا۔ دیو! اس وقت آپ نہ جائیے۔ میرے ہردے میں بڑی شنکا ہو رہی ہے۔ یہ ابھی ابھی آپ سے مار کھا کر بھاگا تھا۔ پھر بھی تو راہی لوٹ آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرور ہی اسے کوئی زبردست مددگار مل گیا ہے۔

بالی نے کہا۔ سندری! تم ڈرو مت۔ ہے پیاری! میرا ہاتھ چھوڑ کر تم گھر لوٹ جاؤ۔ میں ابھی جا کر اس دشٹ کو مار کر واپس آتا ہوں۔ اس ابھاگے کی بھلا کون مدد کرے گا؟ اور اگر کوئی ہوگا۔ تو میں اسے بھی سگریو کے ساتھ ہی مار ڈالوں گا۔ ہے سندری! تم کسی طرح کی چنتا نہ کرو۔ دشمن کے للکارنے پر کوئی شوربیر اپنے گھر میں کیسے بیٹھا رہ سکتا ہے؟ میں ابھی اسے مار کر لوٹ آتا ہوں۔

تارا بولی۔ راجن! آپ مجھ سے کچھ اندھال ہیں۔ سنئے! مجھے آپ کے بیٹے انگد نے شکاریوں سے سُن کر یہ بات کہی تھی کہ ایودھیا کے دشرتھ نندن بھگوان رام اپنے بھائی لکشمن اور استری سیتا سمیت ونڈک آرنیہ میں آئے تھے۔ ان کی پیاری استری کو راون ہرلے گیا۔ اب وہ اپنے بھائی سمیت جانکی جی کو ڈھونڈتے ہوئے رشی مُکھ پربت پر آ کر سگریو سے ملے ہیں۔ وہاں سگریو نے ان سے اگنی کی ساکشی میں متّرتا کی ہے۔ رام جی نے لکشمن سمیت سگریو سے یہ پرتگیا کی ہے۔ کہ یُدھ میں بالی کو مار کر تمہیں راجہ بنا دوں گا۔ پربھو! میری یہ بات سچ مانئے۔ نہیں تو ابھی ابھی مار کھا کر بھاگا ہوا وہ کیسے لوٹ آتا؟ اس لئے اب آپ سگریو سے بالکل دشمنی نہ کر کے اسے ساتھ رکھ لیجئے۔ اور اس کا ابھیشیک کر کے رام جی کی شرن میں جائیے۔ اس طرح سے پربھو! آپ میری۔ انگد کی تمام راجیہ اور کُل کی رکشا کیجئے۔

ایسا کہہ کر تارا بالی کے چرنوں پر گر پڑی۔ وہ خوف سے ادھیر ہو کر اس کے دونوں پاؤں پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ تب بالی نے اسے پریم سے چھاتی سے لگا کر کہا۔ پریے! تم اپنے استری سوبھاؤ سے جھٹ ڈرتی ہو۔ مجھے تو کوئی ڈر کا کارن معلوم نہیں ہوتا۔ اگر لکشمن سمیت پربھو رام یہاں آئے ہیں۔ تو اس میں شک نہیں کہ ان سے میرا پریم ہو جائیگا۔ ہے نشپاپ! رام جی تو ساکھشات سرویشور شری نارائن ہیں۔ انہوں نے پرتھوی کا بھار اتارنے کے لئے ہی اوتار لیا ہے۔ یہ بات میں نے پہلے سے ہی سن رکھی ہے۔ رام تو پرکرتی سے پرے سب کے آتما ہیں۔ ان کا کوئی اپنا یا پرایا نہیں ہے۔ ہے سادھوی! میں ان کے چرن کملوں میں پرنام کر کے انہیں اپنے گھر لے آؤں گا۔ وہ دیو دیویشور بھگتی سے پراپت ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی ان کا بھجن کرتا ہے۔ اسی کے ہو جاتے ہیں۔ اور اگر سگریو ہی آیا ہے تو اسے میں ایک لمحہ میں مار ڈالوں گا۔ سندری! تم چنتا مت کرو۔

اس طرح شوک سے آنسو بہاتی ہوئی تارا کو دھیرج بندھا کر بالی سگریو کو مارنے کے لئے چلا۔ بالی کو آتا دیکھ کر سگریو گلے میں

پُشپ مالا پہنے مست ہاتھی کی طرح کُودنے لگا۔ تب سگریو نے اپنے گھونسوں سے بالی اور بالی نے سگریو پر وار کیا۔ اس طرح کچھ دیر تک دونوں میں یُدھ ہوا۔ تب رام نے ترکش سے ایک بان نکال کر اِیندر دھنش پر چڑھایا اور ایک درخت کی آڑ میں چھپ کر دھنش کو کان تک تان کر بالی کو دیکھ کر اس کے ہردے میں نشانہ باندھ کر وہ بجر کی طرح کٹھور اور تیز رفتار بان چلا دیا۔ اس بان نے بالی کی چھاتی کو بیندھ ڈالا۔ بان لگتے ہی بالی گھور شبد کرتا ہوا اچھل کر زمین پر گر پڑا۔ اس کے گرتے وقت زمین کانپ اٹھی۔ ایک لمحہ کے لئے وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب اُسے ہوش آیا تو اپنے سامنے کمل نین رام کو کھڑے دیکھا۔ وہ بائیں ہاتھ سے دھنش کا سہارا لے کر داہنے میں بان لئے کھڑے تھے۔ جسم پر مرگ چرم اور سر پر جٹاؤں کا مکٹ دھارن کئے تھے۔ ان کی چوڑی چھاتی منوہر بن مالا سے سجی ہوئی تھی۔ بھجائیں موٹی سندر اور لمبی تھیں۔ اور جسم کی کانتی منوہر شیام برن تھی۔ ان کے دونوں طرف سگریو اور لکشمن کھڑے تھے۔

رام چندر جی کو دیکھ کر بالی نے کچھ نفرت کا اظہار کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ ہے رام! میں نے آپ کا کیا بگاڑا تھا۔ جو آپ نے مجھے مارا۔ راج نیتی کو نہ جاننے کی وجہ سے آپ نے ایسا برا کام کیا۔ اس طرح درخت کی آڑ میں چھپ کر مجھ پر بان چلاتے ہوئے چور کی طرح یُدھ کرنے سے آپ کو کیا یش ملیگا؟ اگر آپ کھشتری کمار ہیں اور آپ کا جنم منو جی کے پوتر کل میں ہوا ہے تو میرے سامنے آکر یُدھ کیا ہوتا۔ تب آپ کو اس کا کوئی پھل بھی ملتا۔ ہے رام! سگریو نے آپ کے ساتھ ایسا کونسا اپکار کیا تھا۔ اور میں نے کیا نہیں کیا؟ میں نے یہی سنا ہے کہ دنڈک آرنیہ میں راون آپ کی استری کو ہر لے گیا تھا۔ اسے پانے کے لئے ہی آپ نے سگریو کی شرن لی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ نے میرا اتالی بل نہیں سنا۔ ہے رام! اگر میں چاہوں تو آدھے مہورت میں ہی راون کو کل سمیت باندھ کر سیتا اور لنکا سمیت لے آؤں۔ ہے رگھو سریشٹ! آپ تو سنسار میں بڑے دھرماتما کہلاتے ہیں۔ پھر بتائیے۔ ایک بانر کو شکاری کی طرح مار کر آپ کو کیا پھل ملیگا؟ بانر کا ماس تو ابھکشیہ ہے۔ تب آپ کو کیا لابھ ہوا؟

بالی کے اس طرح کہنے پر رام جی بولے۔ "میں دھرم کی رکھشا کے لئے سنسار میں دھنش دھارن کرکے گھومتا ہوں۔ اور ادھرم کرنے والوں کو مار کر سد دھرم کا پالن کرتا ہوں۔ ریتی۔ بہن، چھوٹے بھائی کی استری اور پُتر بدھو۔ یہ چاروں برابر ہیں۔ جو موڑھ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی رمن کرتا ہے۔ اسے مہاپاپی جاننا چاہیئے۔ راجہ کو چاہیئے کہ اسے ضرور مار ڈالے۔ ارے بانر! تو زبردستی اپنے چھوٹے بھائی کی استری کے ساتھ رمن کرتا تھا۔ اس لئے مجھ دھرم گیانی نے تجھے مارا ہے۔ تو بانر ہی تو ہے جب تجھے اس بات کا پتہ نہیں کہ مہارشی ہمیشہ اپنے آچرنوں سے لوگوں کو پوتر کرتے ہوئے وچرا کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے اس طرح بڑھ چڑھ کر باتیں نہ کرنی چاہیئیں۔"

بھگوان کی یہ باتیں سن کر بالی انہیں ساکشات لکشمی پتی شری نارائن جان کر خوفزدہ ہو گیا۔ اور جلدی سے پرنام کر کے بولا۔ ہے رام! ہے مہا بھاگ! میں جان گیا۔ آپ ساکشات پرمیشور ہیں۔ اگیان کی وجہ سے میں نے جو کچھ کہہ گیا اسے آپ کشما کریں۔ پربھو! آپ کے درشن تو بڑے بڑے یوگیوں کو ہونے بھی دُرلبھ ہیں۔ بڑے بھاگیہ کی بات ہے۔ کہ میں آپ کے ہی بان سے زخمی ہو کر آپ کے ہی سامنے پران چھوڑ رہا ہوں۔ مرتے وقت مجبوری سے بھی جن کا نام لینے سے پُرش پرم پد کو پراپت کر لیتا ہے۔ وہی آپ آج اس انتم سمیہ میں میرے سامنے موجود ہیں۔ سبحان اللہ! میں یہ جانتا ہوں کہ آپ ساکشات پرم پُرش نارائن ہیں۔ اور جانکی جی لکشمی ہیں۔ برہما جی کی پرارتھنا سے راون کو مارنے کے لئے ہی آپ نے اوتار لیا ہے۔ ہے رام! اب میں آپ کے پرم سریشٹھ پرم دھام کو جا رہا ہوں۔ مجھے آگیا دیجئے۔ میرا بالک انگد میرے مانند ہی بلوان ہے۔ اس پر آپ دیا درشٹی رکھیں۔ ہے رام! میرے ہردے کو اپنے پوتر ہاتھوں سے چھو کر اس بان کو نکال دیجئے۔

تب رام چندر جی نے "اچھا" کہہ کر اسے چھو کر وہ بان نکال دیا۔ اس کے نکلتے ہی بالی شریر تیاگ کر اندر روپ ہو گیا۔ ہے پاربتی! بالی رام جی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ اور اسے پھر ان کے سندر ہاتھوں کا سپرش بھی ملا۔ اس سے وہ اپنا بانر دیہہ چھوڑ

کر ایسی پدوی کو پراپت ہوا، جو کسی پرم ہنس کو بھی ملنا بہت مشکل ہے۔ (اختتام)

تیسرا ـــــــ سرگ

تارا کا وِلاپ۔ رام جی کا اُسے سمجھانا اور سُگریو کا راج پانا

مہادیو جی بولے۔ پاربتی! پرماتما رام جی کے ہاتھوں بالی کے مارے جانے پر سب بانر ڈر سے گھبرا کر کشکندھا پوری میں بھاگ گئے۔ اور تارا سے بولے۔ دیوی! بانر راج بالی یدھ میں مارے گئے۔ آپ راجکمار انگد کی رکھشا کیجئے اور منتریوں کو حکم کر دیجئے رہے دیوی! ہم چاروں دواروں کو بند کر کے شہر کی رکھشا کرتے ہیں۔ آپ انگد کو بانروں کا راجہ بنا دیجئے

بالی کی موت کی خبر سن کر تارا شوک سے بے سُدھ ہو گئی۔ اور اپنے سر اور چھاتی کو زور سے ہاتھوں سے پیٹنے لگی۔ وہ بولی مجھے انگد، راجیہ، شہر اور دھن وغیرہ سے کیا کام ہے؟ میں تو ابھی اپنے پتی دیو کے ساتھ ستی ہو نگی" ایسا کہہ کر وہ روتی ہوئی وہاں گئی۔ جہاں اُس کے پتی کا جسم پڑا تھا۔ اس وقت وہ شوک سے بیتاب تھی۔ اُس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ بالی کو خون اور دھول سے لت پت دیکھ کر وہ ہا ناتھ! ہا ناتھ! کہتی ہوئی اُس کے پیروں میں گر پڑی۔ اس طرح دردناک آہ وزاری کرتے ہوئے اس کی نگاہ رگھوناتھ جی پر پڑی۔ انہیں دیکھ کر وہ بولی:۔

ہے رام! آپ نے جس بان سے بالی کو مارا ہے اُسی سے مجھے بھی مار ڈالئے تاکہ میں فوراً ہی پتی لوک کو چلی جاؤں۔ وہ میری راہ دیکھ رہے ہوں گے کیونکہ میرے بنا انہیں سورگ میں بھی چین نہ ملیگا۔ ہے رام! پتنی کے وِیوگ کا دکھ آپ نے خود بھی کیا ہی ہے۔ اس لئے مجھے جلدی بالی کے پاس پہنچا دیجئے۔ اس سے آپ کو استری دان کا پھل ملے گا۔ ہے سُگریو! تمہیں بالی کو مارنے والے رام نے راجیہ دلا ہی دیا ہے۔ اس راج کو اب تم اُوما کے ساتھ سُکھ پُورک بھوگو۔

اس طرح وِلاپ کرتی ہوئی اس تارا کو پرماتما رام نے دِیا پورک تتو گیان کا اُپدیش دے کر کرتارتھ کیا۔ وہ بولے۔ دیوی! تیرا پتی شوک کرنے یوگیہ نہیں ہے تو اس کے لئے بحث کیوں شوک کرتی ہے۔ تو اچھی طرح وچار کر کے بتلا کہ اصل میں تیرا پتی یہ جسم ہے یا اس میں رہنے والا جیو؟ اگر یہ جسم ہے تو یہ جڑ پنچ بھوت مئی نیز کھال، ماس، لہو اور ہڈیوں سے بنا ہوا ہے۔ نیز کال کرم اور گنوں سے پیدا ہوا ہے۔ اور وہ تو اب بھی تیرے سامنے پڑا ہے۔ پھر اس کے لئے شوک کیا؟ اگر تو جیو کو اپنا پتی مانتی ہے تو بھی تجھے شوک نہ کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نرودکار ہے۔ نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے۔ وہ سروویاپی اور اوناشی ہے وہ مذکر، مؤنث یا نپنسک کچھ بھی نہیں ہے بلکہ ایک اودتیہ آکاش کی مانند نرلیپ نتیہ۔ گیان سوروپ اور شدھ ہے۔ تب وہ شوک کرنے یوگیہ کیسے ہو سکتا ہے۔

تارا بولی۔ ہے رام! دیہہ تو لکڑی کی طرح جڑ ہے اور جیو نتیہ چیتن سوروپ ہے اس کا ناش نہیں ہو سکتا۔ پھر سکھ دکھ کا سمبندھ کس سے ہوتا ہے۔ یہ مجھے بتلائیے۔

رام جی بولے۔ جب تک دیہہ اندریوں کے ساتھ "میں" "میرا پن" وغیرہ کا سمبندھ رہتا ہے۔ تب تک آتما اور اناتما کے وویک سے رہت جیو کا سکھ دکھ وغیرہ کے بھوگ روپ سنسار سے سمبندھ رہتا ہے۔ **یہ سنسار آتما میں متھیا ہی آروپت ہے** تو بھی گیان اُودے کے بنا یہ اپنے آپ نورت نہیں ہوتا جس طرح وشیوں کا سدا دھیان کرنے والے پرش کو خواب میں بہت سے پدارتھ دکھائی دیتے ہیں۔ مگر وہ ہوتے متھیا ہی ہیں۔ انادی اودیا اور اس کے کاریہ اہنکار کے سمبندھ سے متعلق ہوا یہ سنسار بہت (متھیا) ہوتے ہوئے بھی راگ دویش وغیرہ سے پُورن ہے۔ ہے شُبھے! **من ہی سنسار اور من ہی بندھن ہے** اس

آتما دیتیہ کے ساتھ ایک ہو جانے سے ہی یہ آتما دکھ وغیرہ کے بندھن میں پڑتا ہے۔ جیسے بلّور یعنی بھاوسے ہی سفید رنگ ہونے پر بھی لاکھ وغیرہ کے پاس ہونے پر اسی کے رنگ کا معلوم ہونے لگتی ہے، مگر حقیقت میں اس میں وہ رنگ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی بدھی اور اندریوں وغیرہ کے سمبندھ سے آتما کو سنسار کی پرتیتی ہوتی ہے۔ آتما اپنے لنگ (یعنی تن کے سادھن) من کو سویکار کر کے اس سے پراپت ہونے والے وشیوں کو بھوگتا ہوا اُن کے راگ دویش وغیرہ گُنوں کو سویکار کر کے بے بس ہو اُسنسار چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ پہلے وہ راگ دویش وغیرہ من کے گُنوں کی رچنا کرتا ہے۔ اور پھر ان کے سمبندھ سے کئی طرح کے کرم کرتا ہے۔ وہ کرم شکل (جپ دھیان وغیرہ) رکت (نِشکامی یگیہ دان وغیرہ) اور کرشن (شراب خوری یا پاپ کرم وغیرہ) تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کرموں کے مطابق ہی اس کو گتی ملتی ہے۔ اس طرح یہ جیو کرموں کے بس میں ہو کر پرلے تک آواگون کے چکر میں پڑا رہتا ہے۔ پرلے کال میں سب جیوتوں کا لے ہو جانے پر بھی اپنے کرتا بھوگتا پن کے سمبندھ سے یہ اپنی واسناؤں اور کرموں کے ساتھ انادی اودیا سے ڈھکا رہتا ہے۔ جب نئی دنیا کا آغاز ہوتا ہے۔ تو یہ بے بس ہو کر اپنی پہلی واسناؤں والے من سمیت پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ جس وقت کسی جنم میں پنیہ کے پرگٹ ہونے سے اسے میرے بھگتوں اور شانت مہاتماؤں کا ست سنگ ملتا ہے۔ اس وقت اس کا چت میری طرف لگتا ہے۔ اس سے میری کتھا سننے میں اس کی شردھا ہوتی ہے۔ جو بہت ہی دُرلبھ ہے۔ میری کتھا سننے سے اس کو میرے سروپ کا گیان ہو جاتا ہے۔ اس وقت گورو کرپا سے "تت تو مسی" آدی مہاواکیوں کے ارتھ گیان سے اور خود اپنے انوبھو سے بھی یہ اپنے ست چدانند سروپ لاثانی آتما کو دیہہ، اندریوں، من، پران اور اہنکار وغیرہ سے الگ جان کر ایک لمحہ میں ہی مکت ہو جاتا ہے۔"

"ہے تارے! یہ میں نے ستیہ بات تم سے کہی ہے۔ میرے بتلائے اس پرمارتھ گیان کا جو دن رات منن کرتا ہے۔ اسے یہ سنساری دکھ کبھی سپرش نہیں کرتا۔ تو بھی شدھ چت ہو کر میرے اس اپدیش کا منن کر۔ ایسا کرنے سے سنساری دکھ تجھے چھو بھی نہ سکیں گے۔ اور تو کرم بندھن سے مکت ہو جاوے گی۔ ہے دیوی! اپنے پہلے جنم میں تو نے میری بھگتی کی تھی اس لئے تجھے مکت کرنے کے لئے ہی میں نے درشن دیا ہے۔ تو رات دن میرے سروپ کا دھیان کرتی ہوئی میرے اُپدیش کا منن کر۔ ایسا کرنے سے پراربدھ سے پراپت ہوئے کرموں کو کرتی ہوئی بھی تو اُن میں لپت نہ ہو گی۔

بھگوان رام کا یہ اُپدیش سن کر تارا کو بڑا تعجب ہوا اس نے دیہہ ابھیمان سے پیدا ہوا اشوک چھوڑ کر شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔ اور آتم انوبھو سے کرتارتھ ہو کر جیون مکت ہو گئی۔ پرماتما رام کے لمحہ بھر کے ست سنگ سے وہ انادی دنیا کے بندھن کو کاٹ کر نشپاپ اور مکت ہو گئی۔

بھگوان کے مکھ سے اُپدیش سن کر سگریو کا بھی سب اگیان جاتا رہا۔ وہ بھی شانت ہو گیا۔ اس کے بعد بھگوان سگریو سے بولے۔ "سگریو! تم میری آگیا سے انگد کے ذریعے اپنے بڑے بھائی کا شاستر ودھی سے داہ سنسکار کرو۔" تب "جو آگیا" کہہ کر سگریو نے بڑے بڑے بلوان بانروں کے ساتھ بالی کی لاش کو پھولوں کے ومان پر رکھ کر شاہی ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ اس کا انتم سنسکار کیا۔ اور پھر وہ رام چندر جی کے چرنوں میں پرنام کر کے بولا۔ "مہاراج! بانروں کے اس مہان راجیہ کو آپ بھوگئے۔ میں تو آپ کا داس ہوں۔ لکشمن کی طرح میں بھی ہمیشہ آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتا رہوں گا۔

یہ سن کر رام چندر جی مسکراتے ہوئے بولے "سگریو! **میں اور تو ایک ہی ہیں۔** اس میں کوئی شک نہیں۔ میری آگیا سے تم فوراً جا کر کشکندھا کی راج گدی پر بیٹھو۔ بہتر ہے میں چودہ سال تک کسی بھی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میرا بھائی لکشمن شہر میں جا کر تمہارا راج تلک کرے گا۔ انگد کو تم آدر کے ساتھ اپنا یُوراج بنانا۔ اب میں برسات کے دنوں میں بھائی سمیت لکشمن کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر رہوں گا۔ تم کچھ دن شہر میں رہ کر پھر سیتا جی کی کھوج کرانا۔

سگریو بھگوان رام کے چرنوں میں گر کر بولا۔ پربھو! آپ کی جیسی آگیا ہو گی۔ میں ویسی ہی کروں گا۔ پھر آگیا لے کر وہ لکشمن کے ساتھ کشکندھا پوری میں گئے۔ اور رام جی کی آگیا کے مطابق سب کام کئے۔ اس کے بعد لکشمن جی رگھو ناتھ کے پاس لوٹ آئے۔ تب لکشمن سمیت شری رام پربھو پرورشن پربت کے اوپر سب سے بلند چوٹی پر گئے۔ وہاں پر انہوں نے شدھ بلور کی ایک پرکاشمان گفا دیکھی جس میں ہوا، بارش اور دھوپ سے بچنے کا آرام تھا۔ اسے دیکھ کر رام لکشمن نے وہیں رہنا پسند کیا۔ تب رگھو کل تلک رام چندر جی وہیں مول پھل کھاتے ہوئے اس پہاڑ پر رہنے لگے۔

چوتھا سرگ

بھگوان رام کا لکشمن کو کریا یوگ کا اپدیش کرنا

مہادیو جی بولے۔ ہے پاربتی! وہاں پر رام جی لکشمن سمیت برسات کے دنوں میں آنند پوروک رہے۔ ہوا سے چلائے گئے پانی والے میگھوں کو دیکھ کر جو اپنے اندر گرجتی ہوئی بجلی کی وجہ سے سنہری جھولوں والے ہاتھیوں کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ انہیں بڑا تعجب ہوا کرتا تھا۔ نئی گھاس کے چرنے سے ہرشٹ پشٹ ہوئے ہرن اور پرندے جب کبھی ادھر ادھر سے دوڑتے ہوئے رام جی کو دیکھ لیتے تھے۔ تو ان کی طرف ٹکٹکی لگائے رہ جاتے۔ اور سمادھی لگائے منیوں کی طرح جہاں کے تہاں کھڑے رہ جاتے تھے۔ اس وقت پرماتما رام کو منش روپ سے پہاڑ اور بنوں میں گھومتے دیکھ کر بہت سے سدھ لوگ پرتھوی پر ہرن اور پرندوں کے روپ میں ہمیشہ ان کی سیوا میں لگے رہتے تھے۔

ایک دن ایکانت میں دھیان کرتے ہوئے بھگوان رام سے ان کی سمادھی کھلنے پر لکشمن جی نے بڑے پریم سے نمرتا پوروک پوچھا بھگوان! آپ نے مجھے جو اپدیش دیا تھا۔ اس سے میرے ہردے کا (انادی) اودیا سے پیدا ہوا اگیان دور ہو گیا ہے۔ مگر ہے رگھونندن! یوگ کریا یوگ سے جس طرح آپ کی آرادھنا کیا کرتے ہیں۔ اسے میں سننا چاہتا ہوں۔ سب یوگی جن۔ دیو رشی نارد۔ مہرشی ویاس اور برہما جی بھی اسی کو مکتی کا سادھن بتلاتے ہیں۔ مہاراج! براہمن کشتری وغیرہ ورنوں اور برہم چریہ گرہست وغیرہ آشرموں کو موکش دینے والا یہی سادھن ہے۔ نیز استری اور شودروں کی اس سے بآسانی مکتی ہو سکتی ہے۔ میں آپ کا بھگت اور بھائی ہوں۔ اس لئے مجھ سے اس لوک اپکاری سادھن کا بیان کیجئے۔

رام جی بولے۔ ہے لکشمن! میری پوجا ودھی کا کوئی انت نہیں ہے۔ تو بھی اختصار سے بیان کرتا ہوں۔ میری بھگتی والا آدمی اپنین وغیرہ سنسکار کرا کے شردھا پوروک شری گورو کے پاس جاوے اور ان سے منتر گرہن کرے۔ پھر گورو کی بتلائی ودھی سے ہردے میں اگنی میں، مورتی آدی میں اور سورج میں میری اپاسنا کرے۔ یا سادھان ہو کر سالگرام شلا میں ہی میری سیوا پوجا کرے۔ بدھیمان اپاسک سب سے پہلے دیہہ شدھی کے لئے پراتہ کال ہی ویدک اور تانترک منتروں کو پڑھ کر شریر میں ودھی انوسار مرتکا وغیرہ لگا کر اشنان کرے پھر نیم انوسار سندھیا بندن کرے۔ میری پوجا کرنے والا پرش کرموں کی سدھی کے لئے پہلے سنکلپ کرے۔ اور گورو میں میری بھاونا رکھ کر ان کی پوجا کرے۔ میری مورتی اگر شلا مئے ہو تو اسے اشنان کراوے۔ اور اگر مٹی کی شکل میں ہو تو صرف مارجن ہی کراوے۔ پھر گندھ پشپ وغیرہ سے پوجا کرے۔ اس طرح کی ہوئی میری پوجا جلدی پھل دینے والی ہوتی ہے۔ اس طرح وشواس پوروک گورو کی بتلائی ودھی سے نیم انوسار میری پوجا کرنی چاہئے۔ ہے لکشمن! پرتما وغیرہ کا شرنگار کرنا مجھے بہت پسند ہے۔ اگنی میں پوجا کرنی ہو تو آہوتی سے کرے سورج میں کرنی ہو تو ویدی میں سورج کی مورتی بنا کر کرے۔ شردھا پوروک بھگت کا نویدن کیا ہوا جل بھی میری پرسنتا کا کارن ہے۔ تب پھر اچھے پدارتھوں کے بھینٹ کرنے کی تو بات ہی کیا ہے؟ پس پہلے پوجا کی سب سامگری اکٹھی کر کے پھر میری پوجا شروع کرے۔

اب پوجا کی ودھی سنو۔ پہلے بترتیب کش مرگ چرم اور کپڑا بچھا کر آسن بنائے۔ اور پرشدھ چت سے اشٹ دیو کے سامنے بیٹھ کے

بعد انگ نیاس کرے۔ نیز کیشو نارائن وغیرہ چوبیس ناموں کا نیاس کر کے تتو نیاس کرے۔ اس کے بعد میری مورتی میں پنجر نیاس اور منتر نیاس کرے۔ میری پرتما وغیرہ میں بھی اسی طرح نیاس کرنا چاہیئے۔ اپنے بائیں طرف کلش اور دائیں طرف پھول سامگری وغیرہ رکھے۔ اسی طرح ارگھیہ، پاد، مدھو پرک اور آچمن کے لئے چار برتن رکھے۔ اس کے بعد اپنے سورج کی مانند تیجوی ہردے میں جیو نامی میری کلا کا دھیان کرے۔ اپنے سارے شریر کو اس سے ویاپت دیکھے اور پرتما وغیرہ کی پوجا کرتے ہوئے ان میں بھی اس جیو کلا کا ہی آواہن کرے۔ پادیہ، ارگھیہ، آچمن، اسنان، وستر، آبھوشن وغیرہ سے یا جو کچھ مل سکے۔ اس سے نشکپٹ ہو کر میری پوجا کرے۔ اگر دھنوان ہو تو روزانہ کپور، کیسر، اگر، چندن اور خوشبودار پھولوں سے منتر اچارن کرتے ہوئے میری پوجا کرے۔ نیز پانچ بتیوں والی آرتی، دھوپ، دیپ اور طرح طرح کے نیویدیہ سے ویدک ودھی انوسار میری پوجا کرے۔

ہر روز پورن شردھا کے ساتھ مدھ پدارتھ نویدن کرے۔ کیونکہ میں پرماتما شردھا کا ہی بھوکا ہوں۔ پوجا کے بعد ودھی پوروک ہون کرنا چاہیئے۔ شاستر ودھی کے جاننے والا ودھی مان مہاپرش اگنیہ منی کی بتلائی ودھی سے کنڈ بنا کر اس میں گرو کے دیئے ہوئے منتر سے یا پرش سوکت کے منتروں سے آہوتی دیوے۔ یا اگنی ہوتر کی اگنی میں ہی چرو اور ہوی کا ہون کرے۔ ہون کرتے وقت بدھیمان یا جک ہوم اگنی میں نیلے سونے کی سی کانتی والے سرب النکار وبھوشت بھگوان یگیہ پرش کے روپ میں پرماتما کا سدا دھیان کرے۔ اور پھر میرے پارشدوں کے لئے بلی دے کر ہون سماپت کرے۔

اس کے بعد مون ہو کر میرا دھیان اور سمرن کرتا ہوا اجپا جپ کرے۔ پھر پریتی پوروک تامبول وغیرہ دے کر میرے لئے گان اور استتی پاٹھ وغیرہ کرے اور ہردے میں میری منوہر مورتی کو دھارن کر زمین پر لوٹ کر ساشٹانگ پرنام کرے۔ میرے دیئے ہوئے پھولوں کو "یہ پرساد ہے" بھگوت پرساد ہے" ایسی بھاونا سے سر پر رکھے۔ اور بھگتی بھاو سے شرابور ہو کر میرے چرنوں کو اپنے مستک پر رکھ کر کہے "پربھو اب مجھے اس بھیانک سنسار سے بچاؤ" ایسا کہہ کر مجھے پرنام کرے۔ اس کے بعد بدھیمان اپاسک پرتما میں کی ہوئی جیو کلا مجھ میں پرولین کر گئی ہے ایسی بھاونا کر کے وسرجن کرے۔

جو آدمی مندرجہ بالا طریقے سے ودھی پوروک میری اپاسنا کرتا ہے وہ میری کرپا سے لوک پرلوک دونوں جگہوں میں سدھی پراپت کرتا ہے۔ جو میرا بھگت روزانہ اس طرح میری پوجا کرتا ہے وہ میرا روپ پراپت کر لیتا ہے۔ یہ پوجا بہت ہی گیہ پرم پوتر اور سناتن ہے۔ ماسے ساکشات برہما ہی مشری مکھ سے کہا ہے۔ جو آدمی اسے روزانہ پڑھتا یا سنتا ہے۔ اسے بلا شبہ ساری پوجا کا پھل ملتا ہے۔" اپنے پرم بھگت لکشمن جی سے رام جی نے اس اتم کریا یوگ کا اپدیش کیا۔

پھر رامچندر جی اپنی مایا کو گرہن کر کے معمولی آدمیوں کی طرح دکھی ہو کر ہا سیتے کہتے ہوئے ساری رات گذار دیتے انہیں کسی طرح نیند نہ آتی۔ اسی وقت کشکندھا پوری میں مہا بدھیمان ہنومان جی نے سگریو سے ایکانت میں کہا۔ مہاراج! سنیئے۔ میں آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔ دیکھئے، شری رام جی نے آپ کا کتنا بڑا اپکار کیا ہے۔ مگر مجھے معلوم ہوتا ہے آپ ناشکروں کی طرح اسے بھول گئے ہیں۔ انہوں آپ ہی کے لئے انہوں نے لاثانی یودھا بالی کو مارا۔ اور آپ کو راج گدی پر بٹھایا۔ جن کی کرپا سے آپ کو پرم درلبھ تارا ملی۔ وہی بدھیمان بھگوان رام اپنے بھائی کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر رہ کر اپنے کام کے لئے آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ مگر آپ استری کے موہ میں پھنس کر سب کچھ بھول گئے۔ آپ نے سیتا جی کی کھوج کرنے کی پرتگیا کر کے بھی ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ آپ بہت ناشکرے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ بالی کی طرح آپ بھی کال کا گراس بن جائیں گے۔

ہنومان جی کے ان بچنوں کو سن کر سگریو بہت ڈرے اور بولے۔ ہنومان! تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب تم میری آگیا سے بہت جلدی دسوں اطراف میں تیز رفتار دس ہزار بانروں کو بھیجو۔ وہ ساتوں دیپوں میں بسنے والے سب بانروں کو یہاں لے آویں۔ سب بڑے بڑے بانر پندرہ دن کے اندر اندر یہاں پہنچ جاویں۔ جو نہ آوے گا اسے بلا شبہ میں مار ڈالوں گا۔ ہنومان جی کو اس طرح آگیا

دے کر اپنے گھر چلے گئے۔ سگریو کی آ گیا پاکر پرم بدھیمان منتری درشری ہنومان جی نے خود آہستے سے بانروں اطراف میں بھیجے جو بے شمار گن اور پراکرم والے تھے۔ تیز ہوا کی مانند تیز رفتار اور پہاڑ کی طرح جسیم تھے۔ (ادم شم)

نوبل پرسکار پانیوالے جرمنی کے پرسدھ مصنف شری ہرمن ہیسے کرت

روحانی اپنیاس سدھارتھ کا اُردو ترجمہ

دوسرا ادھیائے — شمنوں کے ساتھ

شام کے وقت دونوں دوست شمنوں کے پاس پہنچ گئے۔ اور اُن سے پرارتھنا کی۔ دونوں ہی شمنوں کے فرقہ میں شامل کر لئے گئے۔

سدھارتھ نے اپنے کپڑے ایک راہ گیر نادار براہمن کو دے دیئے۔ وہ دن بھر میں صرف ایک ہی بار کھاتا تھا۔ اور کبھی اپنا کھانا نہیں پکاتا تھا۔ اس نے پہلے چودہ دن کا فاقہ کیا۔ پھر اٹھائیس دن کا۔ اس کی ٹانگوں اور چہرے سے ماس غائب ہو گیا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں عجیب و غریب سپنے جھلکنے لگے۔ اس کی لمبی اور پتلی انگلیوں میں ناخن بڑھ گئے اور چہرہ سوکھی اور چبھتی ہوئی داڑھی سے بھر گیا۔ جب کبھی عورتوں سے مٹھ بھیڑ ہو جاتی تو اس کی نگاہ روکھی ہو جاتی تھی۔ اگر وہ کسی ایسے شہر میں سے گذرتا۔ جہاں استریاں اور مرد زیوروں اور قیمتی کپڑوں سے لدے رہتے۔ تو اس کے ہونٹ نفرت سے سکڑ جاتے تھے۔ اس نے تاجروں کو تجارت کرتے دیکھا۔ امیروں کو شکار کرتے اور غمزدوں کو مرے ہوئے رشتہ داروں کے لئے روتے چلاتے دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کس طرح زنانِ بازاری چاندی سونے کے ٹکڑوں پر اپنے کو بیچ دیتی ہیں۔ اور کس طرح ویدو دگیوں کی سیوا کرتے ہیں اس نے پنڈتوں کو بیج بونے کا مہورت بتاتے اور پریمیوں کو پریم کرتے دیکھا۔ ماتاؤں کے ذریعے بچوں کا تھپتھپانا اور سہلانا بھی دیکھا۔ مگر ان میں سے ایک بھی منظر اسے دیکھنے کے لائق نہیں لگا۔ ہر چیز اسے مٹھیا معلوم ہوئی۔ جھوٹ کی بدبو سبھی میں سے نکلی پڑتی تھی۔ وہ سبھی اندریوں کے سکھ اور خوبصورتی کے وہم تھے۔ سبھی چیزیں ناپائیدار اور فانی تھیں۔ دُنیا کڑوی لگ رہی تھی اور زندگی دُکھ سے بھری تھی۔

سدھارتھ کا ایک ہی مطلب تھا۔ وہ کسی طرح خالی ہو جائے۔ ترشنا۔ کامنا۔ سکھ دکھ سبھی سے خالی ہو کر اس کا اہم (خودی یا اہنکار) مٹ جائے۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس میں تھوڑا سا بھی اہنکار باقی رہ جاوے۔ وہ سونے دل کی شانتی محسوس کرنا چاہتا تھا۔ پوتر اور شدھ وچاروں کا انوبھو کرنا ہی اس کا مقصد تھا۔ اس کا یقین تھا کہ پورے طور پر اہنکار یا خودی کے مٹ جانے پر ساری واسنائیں اور خواہشات بھی مٹ جاوینگی۔ اور تبھی وہ آخری چیز جاگ اُٹھیگی۔ جو کہ انترتم (سب سے مخفی) آتما (ہستی) ہے۔ جو اہنکار نہیں ہے۔ وہی پرم رہسیہ ہے۔

* * * * * *

سدھارتھ سورج کی کڑکتی دھوپ میں چپ چاپ کھڑا رہتا۔ تکلیف ہوتی اور پیاس سے گلا سوکھنے لگتا۔ بے چینی بڑھ جاتی۔ مگر وہ تب تک نہ ہٹتا۔ جب تک کہ ان کا احساس ہی نشٹ نہ ہو جاتا۔ وہ برسات میں کھڑا ہو جاتا۔ برسات کا پانی اس کے ٹھٹھرتے ہوئے کندھوں پر گرتا اور پھر ٹھٹھرتے ہوئے ٹانگوں پر پڑتا رہتا تھا۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ آخرکار ان انگوں کا ٹس بڑھنا بھی اسے محسوس نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ کانٹوں میں پھیلتا

اور رینگتا۔ سوکھی ہوئی کھال سے خون جھرنے لگتا۔ زخم ہو جاتے اور آخر میں خون بہنا بھی بند ہو جاتا۔ اور کانٹوں کا چبھنا بھی معلوم نہیں ہوتا تھا۔

سدھارتھ نے سیدھا بیٹھنا اور پرانایام کرنا سیکھا۔ بہت تھوڑی سی سانس سے کام چلانا اور سانس لینا دینا بند کرنا سیکھا۔ دل کی حرکت کو کم کرنا اور آخر میں اُسے بند کرنا بھی سیکھ لیا۔

سب سے بڑے شمن نے اسے خودی کو مٹانا اور دھیان کرنا سکھا دیا۔ اور سدھارتھ نے شمنوں کی طرح دھیان کرنے کی عادت بھی ڈال لی۔ ایک بگلا بانس بن میں اڑ کر چلا آیا۔ اس نے اسے اپنی آتما میں لے لیا۔ اور وہ جنگلوں اور بیابانوں میں گھومتا پھرا۔ بگلوں کی زبان بولی۔ مچھلیاں نگلیں۔ بگلے کی بھوک بھی برداشت کی اور آخر میں اسکی موت بھی بھگتی۔ ایک مُردہ گیدڑ بالو پر پڑا تھا۔ سدھارتھ نے اپنی آتما اس کی لاش میں ڈال دی۔ وہ مُردہ گیدڑ بن گیا۔ وہیں کنارے پہ بالو میں پڑا پڑا سڑتا رہا۔ پھول گیا۔ گل گیا۔ گدھوں نے کھا ڈالا اُسے اور آخر میں اس مُردہ گیدڑ کا صرف پنجر رہ گیا۔ اس طرح سدھارتھ نے کئی بار موت اور زندگی کے دکھ بھوگے اور آتما کے آواگون کا صاف انوبھو کیا۔ جس طرح شکاری نئی پیاس کے ساتھ وقت کے دوسرے چھور پر انتظار کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی اس زندگی کے چکر کے اس سرے پر کھڑا ہوا انتظار کرتا رہا۔ جہاں کہ کاریہ کارن (علت معلول) کی کڑی نشٹ ہو جاتی ہے۔ اور دُکھ وہت ابدیت (ابدی سکھ کی حد) شروع ہوتی ہے۔ اس نے اپنی اندریوں کو مار ڈالا۔ اپنی یادداشت کو مٹا دیا۔ سینکڑوں شکلوں میں وہ اپنے "اہم" سے بچ کر نکل بھاگا۔ وہ جانور۔ لاش۔ پتھر لکڑی پانی وغیرہ سب کچھ بنا۔ مگر اس کا "اہم" نہ مٹا۔ وہ پھر بھی مٹ مٹ کر مر مر کر اٹھتا رہا۔ سورج اور چاند چمکتے رہے اور وہ بھی بار بار "اہم" کو پاتا رہا۔ بار بار جیون کے چکر میں جھولتا رہا۔ اسے پیاس لگی اس نے یہ پیاس جیت لی۔ مگر پھر اسے نئی پیاس لگی۔

سدھارتھ نے شمنوں سے بہت سی باتیں سیکھیں۔ اس نے "اہم" (خودی) کو مٹانے کے ہزاروں طریقے سیکھے۔ وہ مکتی کے لئے کبھی دکھ بھرے راستے پر چلتا رہا۔ تکالیف برداشت کیں بھوک پیاس اور مشقت کے کشٹ بار بار سہے۔ دھیان جمایا چیت ورتی کا نرودھ یعنی من کی واسناؤں کو پوری طرح شانت کرنے کے ساتھ اس نے مکتی کا راستہ طے کر ڈالا۔ اور بھی انیک راستے طے کئے۔ ہزاروں بار اپنے آپ کو مٹا ڈالا۔ اور آخر میں کتنے ہی دن بے خود بنا رہا۔ یہ سبھی راستے اسے اپنے آپ سے دور لے گئے۔ مگر آخر کار وہیں لوٹا لائے۔ اگرچہ سدھارتھ آپے (خودی) یا اہنکار سے ہزاروں بار بچ کر نکلا۔ پشو پتھر میں رہا۔ اپنی ہستی تک کو اس نے مٹا ڈالا۔ پھر بھی اسے وہیں لوٹنا پڑتا اور وقت آ ہی جاتا تھا۔ جب کہ چاندنی میں یا دھوپ میں۔ سایہ میں یا برسات میں اس اپنے آپ کو پا جاتا۔ اور پھر وہی "میں" اور سدھارتھ آ جاتے۔ اور پھر اسے بھاری زندگی کی چکی میں پسنا پڑتا۔

× × × × × ×

اس کے ساتھ تھا گوبند۔ اس کا سایہ۔ وہ بھی اسی مارگ پر چلا۔ اس نے بھی یہی سادھن کئے۔ پھر بھی ضرورت کے سوائے ان دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔ کبھی کبھی وہ اپنے اور شمنوں کے لئے بھکشا کرنے ساتھ ساتھ گاؤں میں جایا کرتے تھے۔

ایک دن ایسے ہی کسی موقعہ پر سدھارتھ نے گوبند سے پوچھا۔ گوبند! تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا سچ مچ ہم لوگوں نے کچھ ترقی کی ہے؟ کیا ہم زندگی کے ماحصل کو پا گئے ہیں؟

گوبند نے جواب دیا۔ ہم لوگوں نے کچھ سیکھ لیا اور ابھی سیکھ رہے ہیں۔ تم کبھی نہ کبھی مہان شمن جیسے ہی ہو جاؤ گے تم نے ہر چیز بڑی جلدی سیکھی ہے۔ بوڑھے شمن تمہاری تعریف کیا کرتے ہیں۔ تم ایک دن مہاتما ہو جاؤ گے سدھارتھ!

سدھارتھ نے کہا۔ مجھے تو ایسا نہیں لگتا دوست! میں نے یہاں جو کچھ سیکھا ہے۔ وہ اس سے بھی کم وقت میں کسی سرائے یا رنڈی خانہ میں۔ جواریوں میں رہ کر بھی سیکھا جا سکتا تھا۔

گوبند بولا۔ سدھارتھ! کیوں مذاق کرتے ہو؟ بھلا ان

نیچوں سے تم دھیان، پرانایام اور سمادھی وغیرہ سیکھتے ۔

سدھارتھ نے بڑی نرمی سے کہا ۔ گویا وہ اپنے آپ سے ہی کہہ رہا ہو ۔ " دھیان کیا ہے؟ شریر کو چھوڑنا کیا ہے؟ بھوکے رہنا کیا ہے؟ پرانایام کیا ہے؟ یہ سب اپنے آپ سے چھوٹنا ہے ۔ تھوڑی دیر کے لئے دور بھاگنا ہے ۔ ان سے زندگی کی تکالیف اور بھول کم ہوتی ہیں ۔ مگر تھوڑی دیر کے لئے ہی ۔ بیل گاڑی والا بھی جب کسی سرائے میں شراب یا اور کسی نشے کا استعمال کرتا ہے ۔ تو اسی طرح اپنے آپ سے گذر جاتا ہے ۔ وہ اہم یا جو کو بھول کر کچھ دیر کے لئے اپنی زندگی کی تکالیف کو بھول جاتا ہے ۔ اپنے آپ سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے ۔ نشے میں جھوم کر سو جانے پر بھی اسے تری ملتا ہے ۔ جو سدھارتھ اور گوبند کو ان دکھدائی سادھنوں کے ذریعے خود کو بھلا دینے سے ملتا ہے ۔

گوبند بولا ۔ تم یہ کہتے ضرور ہو ۔ لیکن یہ بھی جانتے ہو کہ تو سدھارتھ بیل گاڑی ہانکتا ہے اور دشمن ہی نشہ باندھے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ نشہ باز کو کچھ وقت کے لئے اپنی دکھ بھری زندگی سے نجات مل جاتی ہے ۔ دن بھر کے لئے وہ سکھی سنتوشی اور شانت ہو جاتا ہے ۔ لیکن نشہ اترنے پر اسے پھر وہی پہلے جیسی زندگی ہی بھوگنی پڑتی ہے ۔ اس کی سمجھ نہیں بڑھتی ۔ اسے گیان نہیں ہوتا ۔ وہ تھوڑی بھی اونچائی پر نہیں پہنچتا ۔

سدھارتھ نے مسکرا کر کہا ۔ یہ میں نہیں جانتا ۔ میں نے کبھی شراب نہیں چھوئی ۔ مگر مجھے ان دھیان دھارناؤں کی کٹھن ریاضت سے اب تھوڑی بھی شانتی نہیں ملتی ۔ آج بھی گیان اور موکش (مکتی) سے میں اتنا ہی دور ہوں ۔ جتنا کہ ایک گربھ کا بچہ ہوتا ہے ۔ گوبند! یہ میں اچھی طرح جان چکا ہوں ۔

پھر ایک دن جب سدھارتھ اور گوبند دوبارہ اپنے اور گورو کے لئے بھکشا لینے کے لئے نکلے ۔ تو سدھارتھ نے ہی بات چیت شروع کی ۔ اس نے کہا ۔ اچھا گوبند! کیا ہم ٹھیک راستے پر چل رہے ہیں؟ کیا ہم مکتی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ ہم ابھی تک سنسار چکر میں تو نہیں گھوم رہے؟ ہمیں تو اس سنسار چکر سے نکلنا ہے نا؟

گوبند نے کہا ۔ ہم بہت کچھ سیکھ چکے ہیں سدھارتھ! ابھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے ۔ ہم کسی چکر میں نہیں پڑے ہیں ۔ ہم آگے بڑھ رہے ہیں ۔ یہ راستہ ہی چکر دار ہے ۔ ہم بہت سی سیڑھیاں چڑھ چکے ہیں ۔

سدھارتھ نے پھر پوچھا ۔ اچھا ۔ بتاؤ ۔ کہ تمہارے خیال میں ہمارے پوجیہ شرمن یوگیہ سنگھ کتنی عمر کے ہوں گے؟

گوبند نے بتایا کہ میرے خیال میں پوجیہ شرمن قریب ساٹھ سال کے ہوں گے ۔

سدھارتھ نے کہنا شروع کیا ۔ یہ ساٹھ سال کے ہیں اور ابھی تک نروان نہیں پا سکے ۔ وہ جب ستر یا اسی برس کے ہوں گے اور ہم قریباً ان کی آج کل کی عمر تک پہنچیں گے ۔ تب بھی ہم اور وہ یہی برت اور دھیان کرتے ہوں گے ۔ لیکن نروان پھر بھی ہم سے دور ہو گا ۔ ہمیں تسلی ہوتی ہے کہ ہم ان طریقوں کو سیکھ لیتے ہیں جن سے ہم اپنے آپ کو دھوکہ دے سکتے ہیں ۔ لیکن ضروری چیز وہ صحیح راستہ ہم نہیں پا رہے ہیں ۔

گوبند نے کہا ۔ ایسی باتیں مت کرو سدھارتھ! یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کہ ان سب ودوانوں، براہمنوں، تپسویوں اور یوگیہ شرمنوں نیز اتنے روحانی جیون میں لگے ہوئے جگیاسوؤں میں سے کسی ایک کو بھی ٹھیک راستہ نہیں ملا اور نہ ملے گا ہی؟

× × × × × ×

سدھارتھ نے کچھ دکھ بھری ۔ کچھ ملائم اور کچھ مذاقیہ آواز میں، ایسے لہجے میں جس میں دکھ اور مذاق برابر ملے تھے ۔ کہنا شروع کیا ۔ گوبند! تمہارا دوست جلد ہی اس شرمن مارگ کو چھوڑ دے گا ۔ اسے بہت زیادہ پیاس لگی ہے اور اس لمبے راستے پر اس کی پیاس بڑھتی ہی جا رہی ہے ۔ وہ سدا گیان کھوجتا رہا ہے اور کتنے ہی سوال اسے ہمیشہ پریشان کرتے رہتے ہیں ۔ وہ ودوانوں سے برسوں پوچھتا رہا ۔ الہامی ویدوں سے وہ سوال جانتا رہا ۔ مگر سب عبث! گیانیوں اور مہاتماؤں سے پوچھنے پر بھی اتنا ہی جان سکتا ۔ جتنا کہ وہ اب جانتا ہے ۔ اور اتنا ہی دھارمک اور چتر ہوتا ۔ جتنا کہ اب ہے ۔

گوبند! میں نے بہت کافی وقت صرف یہی جاننے میں نکال

دیا۔ کہ کوئی شخص کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ میرا یہ پختہ یقین ہے۔ کہ ہر چیز کے پیچھے ایک ایسی چیز ہے۔ جسے ہم وِدّیا (علمیت) نہیں کہہ سکتے۔ "دنیا میں صرف ایک ہی **گیان** ہے۔ صرف ایک ہی **پرماتما** ہے۔ اور وہ سب جگہ موجود ہے۔ وہ ہے **آتما**۔ وہ مجھ میں تم میں اور ہر ایک پرانی میں ہے۔ مجھے یہ وشواس ہوتا جا رہا ہے کہ اس گیان کے سب سے بڑے دشمن ہیں ودوان اور ان کی ودیا ارتھات اور ان کی علمیت

اتنا سن کر گوبند وہیں راستے میں ہی کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ سدھارتھ! اپنے دوست کو ایسی باتیں کہہ کر پریشان مت کرو۔ سچ مچ میں تمہاری یہ باتیں سن کر پریشان ہو رہا ہوں۔ سوچو تو اگر ودیا (علمیت) کوئی چیز نہیں۔ تو ہماری پوتر وچاردھارائیں۔ براہمنوں کی فضیلت اور شمنوں کے دھرم بھاو کی قیمت ہی کیا رہ جاوے گی؟ دنیا میں پھر کیا چیز اُتم۔ پوتر۔ بیش قیمت اور قابل قدر رہ جاویگی؟

گوبند نے بڑی ہی دھیمی آواز سے ایک شلوک پڑھا گویا وہ اپنے کو ہی سنا رہا ہو۔ اس اُپنشد کے منتر کا یہ ارتھ ہوتا ہے جس کی وچار میں شدھ چیتنا آتما میں ڈوب جاتی ہے۔ اسے وہ آنند ملتا ہے۔ جسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔"

سدھارتھ چپ چاپ بہت دیر تک گوبند کے کہے ہوئے اس شلوک پر وچار کرتا رہا۔

ہاں۔ سر نیچا کئے ہوئے کھڑے کھڑے ہی وہ سوچتا گیا۔ آخر ان سب چیزوں میں جو ہمیں پوتر اور اچھی جان پڑتی ہیں۔ کیا بچتا ہے؟ کیا رہ جاتا ہے؟ کس کی رکھشا کی جاتی ہے؟ اس نے اپنا سر ہلا کر "نہ" کی۔

اس طرح یہ دونوں دوست شمنوں کے ساتھ تین سال تک رہے اور شمنوں کے ابھیاس بھی کرتے رہے۔ انہیں ایک افواہ سنائی پڑی۔ بھارت میں پھر اوتار ہوا ہے۔ ان کا نام گوتم بدھ ہے۔ یہ خود تو سنساری دکھوں کو جیت ہی چکے ہیں۔ اور آواگون کے چکر سے بھی مکت ہو گئے ہیں۔ مگر اب وہ سارے دیش میں بھکشوؤں کے ساتھ پیلی پوشاک پہنے گھوم رہے ہیں۔ نہ ان کا کوئی گھر ہے نہ گھر والی۔ تپسویوں کی طرح سب جگہ گھوم گھوم کر اپدیش دیتے پھرتے ہیں۔ اُن کی کشادہ پیشانی ہے وہ مہاتما ہیں۔ بڑے بڑے براہمن اور راجہ لوگ انہیں جھک کر پرنام کرتے ہیں۔ اور آخر میں انہیں کے شِشیہ ہو جاتے ہیں۔

یہ افواہ پہلے تو ادھر اُدھر ہی اُڑی تھی۔ مگر اب کہانی کے روپ میں چاروں اطراف پھیل چکی تھی۔ براہمن شہروں میں اور شمن جنگلوں میں اسی کا ذکر کرتے تھے۔ ان دونوں کے کانوں تک بدھ کا نام اسی طرح پہنچتا رہا۔ کبھی بدھ کی تعریف سنی جاتی کبھی بدھ کے لئے پوجیہ بھاو سنا جاتا اور کہیں کہیں اُن کی نندا بھی سنی جاتی۔

جیسے کبھی پلیگ یا کوئی مہاماری پھیلنے کے ساتھ ہی یہ افواہ بھی پھیل جائے کہ فلاں مہاتما کی پھونک اور منتر سے یہ بیماری فوراً دور ہو جاتی ہے تو لوگ اسی مہاتما کی چرچا کرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ وشواس اور کچھ شک کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اسی وقت اُن مہاتما کی کھوج میں نکل پڑتے ہیں۔ ویسے ہی یہ افواہ بدھ کے اوتار کی یہ خوش خبری۔ شاکیہ منی کا یہ سماچار چاروں اطراف دیش بھر میں پھیل گیا۔ ان کے بھگت کہتے۔ اگادھ پنڈت ہیں۔ انہیں اپنے پہلے جنموں کی یاد ہے۔ وہ نروان پراپت کر چکے ہیں۔ وہ آواگون سے مکت ہو چکے ہیں۔ وہ اب نام روپ کی دکھ مئی دھارا میں نہیں ڈوبتے ہیں۔ ان میں بہت سے چمتکار بتلائے جاتے ہیں۔ جیسے وہ مار (نفس امارہ) کو جیت چکے ہیں۔ دیوتاؤں سے بات چیت کر چکے ہیں۔ ان کے دشمن کہتے تھے۔ کہ گوتم بدھ ایک عبث کا پاکھنڈ ہے یہ مزے سے دن کاٹ رہا ہے۔ یگیوں کی نندا کرتا ہے۔ لیکن نہ وہ ودوان ہے نہ سدھارک۔ وہ نیم نہیں جانتا اور اس نے کچھ تپسیا ہی کی ہے۔

بدھ کے یہ سماچار بڑے پُرکشش لگنے لگے۔ ان سماچاروں میں ایک جادو تھا۔ اُس وقت کی دنیا بیمار تھی اور زندگی دکھ سے بھری۔ بدھ کے اپدیشوں نے اس دنیا کو نئی امید اور نیا بھروسہ دیا۔ یہ سرل۔ پُرکشش۔ اور شانتی سے بھرپور تھے۔ چاروں اطراف بدھ کی چرچا ہونے لگی۔ سارے دیش کے نوجوانوں میں ایک نئی لہر۔ نئی امنگ اور نئی بھاؤنا جاگ اٹھی۔ ہر شہر اور

گاؤں میں بے شمار برہمن کسان تھے، جنہیں امداد گیر یا اتنی کا سوالگت کرتے۔ خاطر تواضع کرتے۔ جو انہیں کچھ نہ کچھ بھگوان گوتم بدھ کے بارے میں سناتا۔"

گوبند نے ایک بار اپنے دوست سے کہا۔ سدھارتھ! میں آج گاؤں گیا تھا۔ ایک برہمن مجھے اپنے گھر لے گیا۔ وہاں پر ایک ماگدھی (بہاری) برہمن سے ملاقات ہوئی۔ وہ بدھ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے۔ اور ان کے اپدیش بھی سن چکا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ ہے بھگوان! ہم تب تک ضرور زندہ رہیں جب تک کہ بھگوان بدھ کے ہی شری مکھ سے ان کے اپدیش نہ سن لیں۔ سدھارتھ! ہم کیا وہاں جا کر ان کے اپدیش نہ سنیں گے؟

سدھارتھ نے جواب دیا۔ میں ہمیشہ یہی سوچا کرتا تھا۔ کہ گوبند شمنوں کے ساتھ ہی رہے گا۔ میرا یہ خیال تھا کہ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ وہ ساٹھ ستر کا بڈھا بن کر شمنوں کے اپدیش پر چلتا رہیگا۔ لیکن میں کتنا کم سمجھتا تھا اپنے دوست کے بارے میں۔ میں اس کے دل کی بات بالکل نہیں تاڑ سکا۔ میرے دوست! اب تو تم ایک نئے راستے پر قدم بڑھا رہے ہو! اور بھگوان بدھ کے پاس جا کر ان کے اپدیش بھی سننا چاہتے ہو!

سدھارتھ کچھ ہنسا اس کی آواز میں دکھ اور تمسخر تھا اس نے پھر کہا۔ گوبند! تم نے ٹھیک کہا اور تمہیں یاد بھی ہے لیکن تمہیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے اپدیشوں کے شبدوں میں ذرا بھی وشواس نہیں ہے پھر بھی میں ان کے اپدیشوں کو سننے کے لئے تیار رہوں۔ اگرچہ میں من ہی من یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہم ان اپدیشوں کے سب سے اچھے پھل کو پہلے ہی چکھ چکے ہیں۔

گوبند نے کہا مجھے خوشی ہے کہ تم تیار ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ بدھ کے اپدیشوں کو سنانے سے ہی ہم پہلے سے ہی ان کا سب سے اچھا پھل کیسے چکھ چکے ہیں؟

سدھارتھ بولا۔ پہلے ہمیں ایک پھل کا رس لینا ہے اور دوسرے کا ابھی انتظار کرنا ہے۔ گوبند! وہ پھل جس کے لئے ہم گوتم کے اچھے احسانمند ہیں یہ ہے کہ بدھ نے ہمیں شمنوں کی طرف سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اب کون کون سے بڑھیا پھل اور باقی ہیں۔ اس کا صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے۔

اسی دن سدھارتھ نے پرم بردھ شمن کو اپنے جانے کا ارادہ سنا دیا۔ اس نے پرم بردھ شمن کے ساتھ بڑی نرمی اور تہذیب کے ساتھ باتیں کیں۔ لیکن وہ پھر بھی ناراض ہو گئے یہ سن کر کہ دو نوجوان انہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ان کی آواز تیز ہو گئی۔ اور دونوں کو خوب ڈانٹنے پھٹکارنے لگے۔

گوبند تو گھبرا گیا۔ مگر سدھارتھ نے گوبند کے کانوں میں اپنے ہونٹوں سے کچھ پھونک دیا۔ اب ان بڈھے کو ہم ذرا یہ بتانا ہے کہ میں نے ان سے کتنا سیکھا ہے۔

وہ پرم بردھ شمن کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس کا من شانت اور اندر کی طرف لگا تھا۔ اس نے ان بڈھے شمن کی آنکھوں کی طرف دیکھا۔ اور انہیں اپنی نظروں سے باندھ لیا۔ بے بس کر دیا۔ اس کی بولی بند کر دی۔ اور اس کے من کو اپنے تابع کر کے چپ چاپ اپنی من مانی کرنے لگا۔ اور اسے اپنے من کے مطابق کام کرنے کو مجبور کرنے لگا۔ پرم بردھ شمن چپ تھے۔ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وچار شکتی نشٹ ہو گئی۔ ان کی باہیں گر گئیں۔ وہ سدھارتھ کے جادو کے سامنے بالکل ناکارہ ہو گئے۔ سدھارتھ نے ان کے وچاروں کو اپنے وچاروں لیا۔ انہیں وہی کرنا پڑا جو سدھارتھ نے چاہا۔ وہ کئی بار جھکے اور ان دونوں کو آشیرواد دیا۔ "تمہارا راستہ منگل مئے ہو" کو کئی بار ہکلا کر کہہ گئے۔ سدھارتھ نے اس شمن کا منا کر کے انہیں دھنیواد دیا۔ اور پرنام کے بدلے میں پرنام کیا۔ دونوں نے پھر وداع لی ان سے۔

راستے میں گوبند نے کہا۔ سدھارتھ: تم تو ان شمنوں کے بھی گرو بن گئے۔ یہ مجھے پتہ نہ تھا۔ ایک بڈھے شمن کو اس طرح سموہت کرنا (بس میں کرنا) واقعی بہت مشکل ہے۔ سچ سچ تم یہاں کچھ دن اور رہتے۔ تو جلد ہی پانی پر چلنے لگتے۔

سدھارتھ نے جواب دیا۔ مجھے پانی پر چلنے کی تھوڑی سی بھی خواہش نہیں ہے۔ ان بڈھے شمنوں کو ہی تم ان معجزوں (عبث کی کلابازیوں) میں خوش رہنے دو۔

(باقی آئندہ)

مارننگ کے خریدار بن کر اور اس کے اودیش کا پرچار کر کے اپنے پریم کا ثبوت دیجئے

دھمپد ارتھات دھرم کی باتیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

تیرہویں بات

(۱۶۷) برائی کو چھوڑدو۔ دھیان میں مگن رہو اور دُنیا سے محبت نہ کرو۔

(۱۶۸) اپنے آپ کو جگاؤ، سستی سے کام نہ لو، نیکی کا راستہ پکڑو، کیونکہ نیک آدمیوں کو دونو جہان میں آرام ہے۔

(۱۶۹) بھلے کرم کرو۔ پاپوں سے بچو

(۱۷۰) دنیا کو پانی کے بلبلے کی طرح جانو۔ اسے محض دھوکہ ہی مانو۔ جو دُنیا سے الگ رہتا ہے۔ موت اس سے دُور رہتی ہے۔

(۱۷۱) ذرا اس سنسار کو دیکھو۔ دیکھنے میں یہ کیسا اچھا لگتا ہے مگر اُسارہے مُورکھ اس میں پھنس جاتے ہیں۔ نہ چار دانا اس سے جس کی ، تے ہیں۔

(۱۷۲) جو پہلے غافل تھا اب جاگ گیا ہے۔ جس کو حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔ وہ جہان کو اس طرح روشن کر دیتا ہے جیسے بادلوں سے نکلا ہوا چاند

(۱۷۳) جو برے کاموں کو چھوڑ کر شبھ کاموں میں لگ جاتا ہے۔ وہ سنسار کو اس طرح نورانی کر دیتا ہے۔ جس طرح کہ بادلوں سے نکلا ہوا چاند

(۱۷۴) دُنیا ایک اندھیری جگہ ہے۔ بہت تھوڑے ہیں جن کو یہاں دکھائی دیتا ہے۔ اس سنسار رُوپی جال سے تھوڑے ہی آدمی بچتے ہیں۔

(۱۷۵) ہنس آکاش کی طرف اڑتا ہے۔ اور بے تکان اونچا اڑتا چلا جاتا ہے۔ گیانی بھی اسی طرح مایا اور اس کے ساتھیوں کو جیت کر دُنیا کو چھوڑ جاتا ہے۔

(۱۷۶) جو آدمی سچے دھرم کے خلاف چلتا ہے۔ آخرت اور آنیوالے وقت کی بات پر ہنستا ہے۔ ایسا کونسا بُرا کام ہے جو وہ نہیں کرتا۔

(۱۷۷) اچھا اور کم ہمت دیوتاؤں کے لوک میں نہیں جاتا۔ نادان آزادی کی قدر نہیں کرتا۔ سمجھدار نجات کی راحت کو جانتا ہے۔ اور اس کے ذریعے دونو جہاں کا آنند لیو گتا ہے۔

(۱۷۸) ساری دُنیا کا راجہ بن جانے اور سورگ مل جانے سے بھی سداچاری بننا اور سداچار کی طرف پہلا قدم اٹھانا کئی گنا اچھا ہے۔

چودہویں بات

(۱۷۹) جس کی جیت کو کوئی جیت نہیں سکتا۔ جس کی جے میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ اس بُدھ (جاگے ہوئے گیانی) کو کوئی کیا مارگ بتا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو سمرگیہ ہے۔

(۱۸۰) خواہش، مایا کا دھوکا۔ لالچ اور زہر بھی جسے راہِ راست سے گرا نہیں سکتے۔ ایسے جاگے ہوئے گیانی کو کوئی کس طرح للچائے اور کیونکر راہِ راست سے ہٹائے۔

(۱۸۱) جو سدا دھیان میں رہتے ہوئے آتما سے کبھی غافل نہیں رہتے۔ ایسے گیانی بُزرگوں کی گنتی کو دیوتا بھی ترستے ہیں۔

(۱۸۲) منش کا جنم ملنا مشکل ہے۔ ست سنگ اور دھرم کا مارگ ملنا اور بھی مشکل ہے۔ بدھ تو کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۸۳) سب مہاپرشوں نے یہی کہا ہے۔ کہ پاپوں سے بچو۔ برائیوں کو چھوڑ دو۔ نیک بنو۔ من کو شُدھ کرو اور اپنے دل کو پوتر بناؤ۔

(۱۸۴) بدھ بھگوان نے صبر کو سب سے بڑی تپسیا۔ دکھ سہنے کی عادت کو نروان یا نجات مانا ہے۔ جو دوسروں کو دکھ دیتا ہے وہ کیسا جتی؟ دوسروں کی بے عزتی کرنیوالا سادھو نہیں ہو سکتا

(۱۸۵) کسی کو عیب نہ لگاؤ۔ کسی کو نہ ستاؤ۔ نیم کے اندر

دیو، ترکتھوڑا کھاؤ۔ تنہائی کی جھونپڑی میں رہو۔ ہمیشہ اچھی باتوں میں وقت گذارو۔ مہاتماؤں کا یہی اپدیش ہے۔

(۱۸۶) خواہ سونا بھی آسمان سے برسے۔ ہوس کسی کی پوری نہیں ہوتی۔ جس نے یہ جان لیا کہ خواہش ایک جھوٹا مزا اور اخت میں دکھ دینے والی ہے۔ وہی بُدھیمان ہے۔

(۱۸۷) سورگ کے بھوگوں میں جسے آنند نہیں۔ ایسا جاگا ہوا تیاگی پرش تو خواہشات کے مٹانے سے ہی خوش ہوتا ہے۔

(۱۸۸-۱۸۹) دکھ کے ڈر سے لوگ بہت طرح سے پناہ مانگتے ہیں۔ پہاڑوں کی گپھاؤں میں سوتے۔ جنگلوں میں رہتے اور درختوں کے جھنڈوں میں بسیرا کرتے ہیں۔ لیکن یہاں امن کہاں؟ یہاں انسان کو دکھوں سے نجات نہیں مل سکتی۔

(۱۹۰) جاگتے کی شرن لے۔ دہرم کا سہارا پکڑ۔ سنتوں کے چرنوں میں بیٹھ۔ اور ان چار باتوں کو یاد رکھ۔ (۱) دکھ ہے (۲) دکھ کا کارن اگیان ہے (۳) دکھ گیان سے دور ہو جاتا ہے (۴) گیان آٹھ سادھنوں سے پراپت ہوتا ہے۔

(۱۹۱) امن کا یہی مارگ ہے۔ سکھ کا یہی راستہ ہے۔ مالیسی سمجھ کا بھروسہ کرنے والے سب دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔

(۱۹۲ و ۱۹۳) گیانی آسانی سے نہیں ملتے۔ سادھو ہر وقت پیدا نہیں ہوتے۔ جب یہ کہیں پیدا ہوتے ہیں تو بیڑا پار کر دیتے ہیں۔

(۱۹۴) بھلے آدمیوں کا پیدا ہونا اور بھلے وچاروں کا پھیلنا اچھا ہے۔ بھلے آدمیوں کا پیار سے رہنا بھی برکت ہے۔ جن کا من شانت اور قابو میں ہے۔ ان کی سیوا کرنی اچھی ہے۔

(۱۹۵ و ۱۹۶) اچھا ہے وہ آدمی جو قابل عزت لوگوں کی عزت کرتا ہے۔ اور عزت کے لائق وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اندریوں اور من پر قابو پا کر پاپوں کو جیت لیا ہے۔ اور برائی پر غلبہ پا لیا ہے۔ اور جو اس طرح دکھ ساگر سے پار ہو گئے ہیں۔

(۱۹۷) مغرور مت۔ یا دکھ سے غافل نہ ہو۔ وقت نہ کھو۔ بھلے کے مارگ پر چل اور کرنے کے کام میں لگ (باقی پھر) (لازم شرم)

سوندر نند مہاکاویہ

گوتم بدھ کا اپنے سوتیلے بھائی کو دھرم اپدیش

پہلے

بھگوان بُدھ کے نند نامی ایک سوتیلے بھائی بھی تھے۔ وہ گرہست اور شے واسنا میں پھنسے ہوئے تھے۔ تتھاگت کو ان پر دیا آئی۔ اور [illegible] اپدیش امرت سے وہ انکو بھو ساگر سے پار کرنے میں سپھل ہوئے۔ اس کا [illegible] تب نہی کتھا درج ہے۔ اس سے پہلے ماتنڈ میں اس کے آٹھ ادھیائے چھپ چکے ہیں۔ ساتویں ادھیائے میں بچار یا ولاپ اور آٹھویں سرگ میں استری کی دوشن دیئے گئے ہیں۔ اب آگے نواں سرگ پڑھئے۔

نواں سرگ

ابھیمان کی نندا

اس بھکشو کے ذریعے اس طرح سمجھائے جانے پر بھی اپنی بیماری کے بارے میں اسے (نند) کو شانتی نہیں ملی۔ اس وقت وہ اپنی بیماری کی ہی چنتا کرتا رہا۔ اور بے سمجھ آدمی کی طرح اس کا بچپن نہیں مٹا۔ جس طرح مرنے کو تیار ہوا مریض اپنے خیر خواہ وید کی بات نہیں سنتا ہے۔ اسی طرح بل، روپ اور جوانی سے مدہوش ہونے کے باعث اس نے اس کے ہتکاری بچنوں کو گرہن نہیں کیا۔ مگر اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ اگیانی کا من موہ میں جکڑا ہوتا ہے۔ آدمی کا یہ دوش اس وقت چھوٹتا ہے جب اس کا اگیان کا پردہ کھٹ جاتا ہے۔

اس وقت اسے بل روپ اور جوانی سے مدہوش نیز گھر جانے کے لئے تیار دیکھ کر اس بھکشو نے اس کی شانتی کے لئے کہا:-

"بل روپ اور نو جوانی کو جس طرح تم سمجھ رہے ہو۔ وہ میں جانتا ہوں۔ مگر میں تمہاری ان تینوں کو جس طرح ناپائیدار سمجھ

رہا ہو، اور ایسا تم نہیں سمجھ رہے ہو۔ یہ شریر روگوں کا گھر، جرا (کمزوری) اور بڑھاپے سے مغلوب۔ دریا کے کنارے کے درخت کی طرح ہر وقت موت کے منہ میں اور پانی کے بلبلے کی طرح اسار ہے۔ یہ تم نہیں جانتے ہو، اسی وجہ سے اپنے بل کو دیرپا مان رہے ہو۔ اپنے کو بلوان سمجھ رہے ہو۔ جب کہ کھانے پینے، بیٹھنے چلنے وغیرہ کو چھوڑ دینے سے یا ان کے کثرت استعمال سے شریر روگی یا دکھی ہوتا دیکھا جاتا ہے، تب تم اپنے بل کا ابھیمان کیوں کرتے ہو؟ جب سردی گرمی، بیماری، بڑھاپا اور کمزوری وغیرہ سے یہ جگت فکر میں مبتلا رہتا ہے، دکھ سہتا ہے، تب جیٹھ کے مہینے میں سورج کی کرنوں سے پانی کی طرح گھٹتے ہوئے اے اپنے بل کا گھمنڈ رکھنے والے! تم کیا سوچ رہے ہو؟

جب تمہارے ہڈی، مانس اور خون کا بنا ہوا جسم خوراک کا محتاج اور سدا بھوگ، روگ وغیرہ کا سامنا کرتا رہتا ہے، تب "میں بلوان ہوں" ایسا خیال تم کیوں کر رہے ہو؟ جب مٹی کے کچے گھڑے کا سہارا لے کر انسان طوفان والے مہاساگر کو پار کرنا چاہے، تب اسی طرح اس ناپائیدار شریر سے وشے بھوگ کے لئے مست آدمی اپنے کو بلوان سمجھے۔ مطلب یہ کہ انسان اگر کچے گھڑے کی مانند شریر سے وشے بھوگ کرتا ہوا اپنے کو بلوان مان کر بھوساگر پار کرنا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔

یہ شریر تو مٹی کے کچے گھڑے سے بھی زیادہ ناپائیدار ہے ایسا میں سمجھتا ہوں، کیونکہ حفاظت سے رکھا جانے پر گھڑا مدت تک رہتا ہے، مگر یہ شریر اچھی طرح رکھے جانے پر بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ جب سمے، پانی، آگ، ہوا، شریر میں آشرے پاکر باہم سانپوں کی طرح ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں، اور روگ پیدا کر کے بستر پر لٹا دیتے ہیں، تب روگوں کے گھر اس شریر کو تم بلوان کیسے سمجھ رہے ہو؟ منتروں سے سانپوں کو بس میں کر سکتے ہیں، مگر شریر کے ان دھاتوؤں کو بس میں نہیں کر سکتے۔ سانپ تو کبھی کبھی کسی کسی کو ہی کاٹتے ہیں، مگر شریر کے دھاتو سدا سب کو دکھی کرتے ہیں۔ سوتا، بیٹھنا، کھانا پینا وغیرہ سے ہمیشہ بے قرار رہتے ہیں۔ ایک بھی گر بڑھتی کو برداشت نہیں کرتا، اور پانی میں ڈنڈے سے لگے سانپ کی طرح بپھر جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ذرا سی بد پرہیزی سے بگڑ جاتا ہے۔

جب کہ سردی سے دکھی آدمی آگ سینکتا ہے اور گرمی سے دکھی آدمی ٹھنڈک کی خواہش کرتا ہے، بھوکا بھوجن چاہتا ہے اور پیاسا پانی! تب بل کہاں ہے؟ کیا ہے؟ کیسے ہے اور کس کا ہے؟ اس لئے شریر کو ناپائیدار اور محتاج جان کر "میں بلوان ہوں" ایسا تمہیں نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ سنسار ناپائیدار، غیر یقینی اور انجام میں دکھدائی ہے۔ اس فانی سنسار میں بھلا بل کہاں ہے؟

بل کا ابھیمان کرنے والے ہزار بھجاؤں والے کارت ویریہ ارجن کا وہ بل کہاں ہے؟ پرشورام نے یدھ میں اس کی باہوں کو اسی طرح کاٹ ڈالا جیسے بجر پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیوں کو کاٹتا ہے۔ کنگال کی نیا کرنے والے اور کیلاش کو پھاڑنے والے کرشن کا وہ بل کہاں ہے؟ جرا نامی ویادھ نے ایک ہی بان سے اسے مار ڈالا۔ دیوتاؤں کو ہرا دینے والے جنگ جو نموچی دیت کا وہ بل کہاں ہے؟ یدھ بھومی میں فرشتہ موت کی طرح کھڑا تھا، اور اندر نے پانی کی جھاگ سے اسے مار ڈالا۔ کوروؤں کا وہ بل اس وقت کہاں چلا گیا، جب وہ میدان جنگ میں پراکرم دکھا کر یگیہ میں لکڑیوں سے جلتی ہوئی آگ کی طرح بجھ کر بھسم ہو گئے۔

پس بل اور ویریہ کا ابھیمان کرنے والے بلوانوں کے بل کو چھن بھنگر جان کر اور جگت کو بڑھاپے اور موت سے مغلوب سمجھ کر تمہیں بل کا ابھیمان نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر تم اپنے آپ کو سچا بلوان مانتے ہو، تو اپنی اندریوں سے یدھ کرو۔ اگر تم اپنی اندریوں کو جیت کر جتیندریہ ہو جاؤ، تو بلاشبہ تم بلوان ہو۔ اگر تم اندریوں کو نہ جیت سکو، تو تمہارا بل بے سبب ہے، کیونکہ وہ لوگ جو گھوڑوں، رتھوں اور ہاتھیوں کے سمیت دشمنوں پر وجے (فتح) حاصل کرتے ہیں، اتنے بلوان نہیں سمجھے جاتے، جتنے بلوان وہ بدھیمان سمجھے جاتے ہیں، جو اپنے من سمیت چھ چنچل اندریوں کو جیت لیتے ہیں، کہا بھی ہے۔

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا؟

صورت کا ابھیمان

"میں خوبصورت ہوں" تمہارا یہ سمجھنا بھی ٹھیک نہیں۔ یہ تم مان

وہ گدرا ہوا صاحب اور سارا ان تازہ روپ اور یوون شریر کہاں گیا؟
جس طرح مندر بنا کسی بناوٹ کے سوبھاؤ سے ہی خوبصورت ہے اسی طرح جسم کو سجائے بنا اگر تم سوبھاوک روپ دھارن کرتے ہو تو تم خوبصورت ہو۔ اگر تم اپنے گھر تنت سموھانوں کو کپڑے سے نہ ڈھکو اگر شوچ کے ذات جل کا پیرش نہ کرو۔ یا اگر صفائی سجاوٹ نہ کرو۔ تو بھی سندر! کہو تم کیسے سندر لگو گے؟

اپنی نئی کایا کو دیکھ کر تمہارا من وشے بھوگوں کی پراپتی کے لئے گھر کی طرف لگا ہوا ہے۔ تو پہاڑی دریا کی مانند تیز رفتار اس من کو روکو۔ کیونکہ کبھی نہ لوٹنے والی جوانی تیزی سے جا رہی ہے۔ گذرا ہوا موسم پلٹتا ہے۔ گھٹتا ہوا چاند بھی پھر بڑھتا ہے مگر دریاؤں کا پانی اور انسانوں کی جوانی جا کر پھر واپس نہیں لوٹتی۔ جب تم دیکھو گے کہ تمہارے چہرے پر کی مونچھ داڑھی سفید ہو گئی ہے۔ منہ پر جھریاں پڑ گئی ہیں۔ دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ بھویں ڈھیلی ہو گئی ہیں۔ چہرے اور شریر کی رونق مٹ گئی ہے۔ تب بڑھاپے سے مغلوب ہو کر تمہارا جوانی کا نشہ ہرن ہو جائیگا

انسان شراب پی کر مدمست ہو جاتا ہے۔ مگر رات گذرنے پر اس کا وہ نشہ مٹ جاتا ہے۔ مگر جب کہ بل روپ اور جوانی کا نشہ چڑھتا ہے۔ ایسا کوئی بھی آدمی بڑھاپے سے مغلوب ہوئے بغیر اس نشے سے چھوٹ نہیں سکتا۔ جس طرح سارا رس نچوڑ لئے جانے پر گنا زمین پر پھینک دیا جاتا ہے۔ اور جلانے کے یوگیہ رہتا ہے۔ اسی طرح بڑھاپے روپی مشین میں دب کر جسم اسار ہو جاتا ہے۔ اور موت کے انتظار میں رہتا ہے۔ جس طرح دو آدمیوں کے ذریعے چلایا ہوا آرہ اونچے درخت کو بھی کھوکھلا کر کے کاٹ دیتا ہے۔ اسی طرح دن اور رات کے ذریعے قریب لایا گیا بڑھاپا اس مدمست اجیمانی پرش کے ابھیمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

یہ بڑھاپا حافظ کو نشٹ کرنے والا۔ روپ کو بگاڑنے والا سکھ کی جڑ کاٹنے والا۔ آنکھ کان اور وانی کی شکتی کو مٹانے والا۔ تھکاوٹ پیدا کرنے والا اور بل ویریہ کا ناش کرنے والا ہے۔ شریر دھاریوں کے لئے بڑھاپے سے بڑا کوئی دشمن نہیں ہے۔ اس بڑھاپے نامی مہان دشمن کو موت کا پیغامبر جان کر ہی خوبصورت

بلوان اور جوان ہوں" اس اہنکار یہ ابھیمان کے بس میں تمہیں نہ ہونا چاہیئے۔ موہ کے باعث ہی شریر کو میں اور میرا ہی سمجھنا یہ جو تمہارا گندہ وچار ہے اسے چھوڑو۔ ایسا کرنے پر ہی شانتی ملیگی کیونکہ "میں اور میرا" کا بھاؤ بھے پیدا کرنے والا ہے۔

بہت طرح کے دکھوں اور مصائب میں مبتلا رہنے والے جسم پر جب کسی کا بس چلتا ہی نہیں۔ تب جسم نامی دکھوں کے گھر کو میں یا میرا سمجھنا کیسے مناسب ہو سکتا ہے؟ جس طرح برا راجہ پرجا سے خراج نکھاری لیوے مگر پرجا کی رکھشا نہ کرے۔ اسی طرح شریر کپڑے اور کھانے پینے اور زیبائش وغیرہ بہت سی چیزیں لیتا ہے۔ مگر پھر بھی سکھ نہیں دیتا۔

جس طرح زمین پر گھاس وغیرہ خود رو ہوتے ہیں اور چاول وغیرہ اناج کوشش کرنے پر پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح دکھ بنا کوشش کے ہی پیدا ہو جاتے ہیں اور سکھ کوشش کرنے پر ہوتے ہیں یا نہیں بھی ہوتے۔ دکھی اور ناپائیدار شریر کو گھسیٹنے میں در اصل کچھ بھی سکھ نہیں ہے۔ دکھ کو نظر انداز کرکے کبھی دکھ کو ہی سکھ سمجھ لیا جاتا ہے۔ جس طرح حسب خواہش سکھ نہ ملنے پر تھوڑا سا دکھ بھی بہت معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح آتے ہوئے دکھ کو نظر انداز کر کے کسی کو کوئی سکھ نہیں ہو سکتا یہ شریر دکھ پورن اور ناپائیدار ہے۔ اگر پھل کی خواہش کے باعث اسے نہیں سمجھ رہے ہو۔ تو بھی زہریلے پھلوں کی طرف سے اپنے من کو دھیرج روپی زنجیر سے روکو۔ جیسے کہ فصل چرنے والی گائے کو روکتے ہیں۔ کام بھوگوں سے سیری نہیں ہوتی جیسے کہ جلتی آگ کو آہوتیوں سے سیری نہیں ہوتی۔ جیسے جیسے وشے بھوگوں میں رغبت ہوتی جاتی ہے۔ ویسے ویسے وشیوں کی خواہش بڑھتی جاتی ہے۔

جس طرح کوڑھ کا مریض اپنے شریر کو کھجا کر شانتی نہیں پاتا ہے۔ اسی طرح اندریوں کا غلام وشیوں میں رمن کر کے وشیوں کے بھوگنے سے شانتی نہیں پاتا۔ جس طرح مریض سکھ کی خواہش سے میٹھی دوائی ہی لیوے اور کڑوی کو تیاگ دے اسی طرح وشئی آدمی وشیوں کی ہی خواہش کرتا ہے۔ نرہ شم دم وغیرہ کارآمد کڑوی دوائی کو نہیں چاہتا۔

جو آدمی کسی دوسرے کے انرتھ کی کامنا کرتا ہے، وہ اپنے اس کرم کے باعث اس کا دشمن ہے۔ دِشے صرف انرتھ کی ہی جڑ ہیں کھود دشمنوں کی طرح ان کو تیاگ دینا چاہیئے۔ اس سنسار میں جو دشمن بن کر قتل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ وقت پر انسان کے متر بن جاتے ہیں۔ مگر کامنائیں (دِشے) اس لوک پرلوک میں دکھ کے ہی دینے والے ہیں۔ یہ کبھی متر نہیں ہو سکتے۔ ان سے کسی کا بھی کلیان نہیں ہوتا ہے۔ جس طرح سندر رس والے، اچھے رنگ والے اور اچھی خوشبو والے زہریلے پھل کے استعمال سے موت ہو جاتی ہے، اس سے طاقت نہیں ملتی۔ اسی طرح دِشیوں کا سیون کرنے سے چنچل چت والے آدمی کا ناش ہو جاتا ہے۔ ان سے اس کا کچھ بھی بھلا نہیں ہوتا۔

اس لئے اے نند! تم پاپ رہت چت سے اپنے ہت کو پہچانو۔ اور میری مشفقانہ ہدایت پر چلو

اس مہا بدھیمان بھکشو نے نند سے اس طرح بہت سے ہت کے بچن کہے۔ مگر ان سے نند کو نہ تو دھیرج ملا اور نہ شانتی کیونکہ مست ہاتھی کی طرح اس کا چت درمست تھا۔ تب نند کے چت کی چنچل، گھر کے سکھوں کی طرف بھاگنے والے اور دھرم سے بیمکھ جان کر اس بھکشو نے پرانیوں کے پرم ہتکاری اور راز حقیقت کے جاننے والے گوتم بدھ کے پاس جا کر اسکی حالت بیان کی۔ (۸) سوندرونند مہاکاویہ میں اکھیان نند نامی نواں سرگ سماپت ہوا۔ (باقی آیندہ)

جس نے کام کو جیتا اس نے جگت کو جیتا

گزشتہ سے پیوستہ

اننگ رشی کے چار شِشیوں کی یہ منوہر کتھا ماہ ستمبر سے ہی شروع کی گئی ہے۔ تین شِشیوں ابھے ہر، موہ ہر اور منیو ہر کی کتھا اند کار گذاری ستمبر کے مارتنڈ میں ناظرین پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں سے چوتھے شِشیہ کندرپ ہر کی سندر کتھا شروع کی جاتی ہے۔ جو کہ بہت ہی شکشا دایک ہے۔

چوتھے شِشیہ کی کتھا

پنگلا کے محل میں

چوتھا شِشیہ کندرپ ہر گرو کی آگیا سے شاہی ویشیا پنگلا کے محل کی طرف گیا۔ وہ ویشیا بہت مالدار اور سب طرح سے خوشحال تھی۔ راج پرشوں میں اس کا سنمان تھا۔ شان و شوکت کی کچھ کمی نہ تھی۔ اس کے دروازے پر ہاتھی جھوم رہے تھے۔ ہزاروں داس داسیاں اس کے آگے پیچھے پھرا کرتی تھیں

اس کے دھن کا بھنڈار ایسا بھرپور تھا کہ مٹھی بھر بھر کر دن بھر دان کرے تو بھی ختم نہ ہو۔ اس کی سکھی سہیلیاں بھی بے حد سندر تھیں۔ معمولی آدمیوں کی تو بات ہی کیا۔ بڑے بڑے سیٹھ ساہوکاروں کا بھی اس کے محل میں داخل ہونا مشکل تھا۔ ایسی جگہ میں کندرپ ہر کا دخل بھلا کہاں ہو سکتا تھا۔ وہ خود سادھو تھا مگر گرودیو کے چرنوں کا دھیان کر کے نیچی نگاہ کئے ہوئے وہ ویشیا کے بھون کی طرف چلا۔ اور دروازے پر جا کر "نارائن ہرے" کہہ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بڑا تیجسوی تھا۔ اس کا شریر بھی ہرشٹ پشٹ تھا۔ چہرہ ایسا دمکتا تھا۔ کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے تھے۔ وہ نوجوان تو تھا ہی۔ اس سادھو کو دیکھتے ہی پنگلا کی ڈیوڑھی پر بیٹھے ہوئے چوبدار متعجب ہو کر پرنام کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور ہاتھ جوڑ کر نمسکار کرنے لگے۔ ویشیا کے محل کے دوسرے سیوک اور سیوکائیں بھی اس دیویہ پرش کے درشن کے لئے دوڑی آئیں۔ سب باہم سرگوشیاں کرنے لگے۔ کہ ایسی سندر اور منوہر مورتی ہم نے عمر بھر میں نہیں دیکھی۔ دلدار سے کی ڈیوڑھی

کے پاس جاکر چوکی پہ پدم آسن لگاکر کندرپ ہر بیٹھ گیا۔ اور اپنے سُریلے گلے سے پربھو کی استتی کا گاین کرنے لگا۔

گان

دلدار یار پیارے! گلیوں میں میری آجا
آنکھیں ترس رہی صورت ذرا دکھا جا!
جیبھی ہوئیں تیری پیارے! اتنا تو مت ستا رے!
لاکھوں ہی دکھ سہے ہیں اب تو درس دکھا جا
تیرے لئے ہی موہن! حیرانی ہے بنا کے بن کی
دکھ جھیلے ہیں نے ان گِن۔ اب تو گلے لگا جا
من کو رہوں ہیں مارے کب تک بتا دے پیارے!
سوکھے پڑے ہیں تارے۔ پانی انہیں پلا جا!
سب لوک لاج کھوئی آ در میں بیٹھ رو دی
جس کا کہیں نہ کوئی۔ اس کو تو ہی بچا جا!
مجھ کو نہ یوں بھلا اے پران پیارے موہن!
کندرپ ہر ہے تیرا۔ آکر اسے اٹھا جا!

آج آشاڑھ کی دوادشی تھی۔ گنگا پنگلا اگرچہ ویشیا تھی تو بھی کسی جنم کے شبھ کرموں کے یوگ سے اس کے دل کے کسی گوشے میں ایشور پریم کا بیج پڑا ہوا تھا۔ وہ بہت سے سادھو سنتوں کا۔ اناتھ غریبوں اور دُکھیوں کا۔ پنڈتوں اور براہمنوں کا ستکار کیا کرتی تھی۔ اور اکثر تیرتھ یاترا بھی کرتی تھی۔ اتنا ہونے پر بھی اس میں دوش یہی تھا۔ کہ وہ کئی لوگوں کو بھرشٹ کرتی تھی۔ آج اس کے پچھلے کسی جنم کے پُنیہ جاگرت ہوئے کہ کندرپ ہر اس کے دروازے پہ آیا۔ وہ ویشیا ہوتے ہوئے بھی گُن کی گاہک تھی۔ بڑے سے بڑے راجسی پرش اس کے ہاں پدھارتے تھے۔ مگر ان میں سے گُن وان اور وِدوان پُرش کے سوا وہ اور کسی کو سویکار نہیں کرتی تھی۔ اپنے محل میں آئے ہوئے گُن ہین امیر لوگوں کو منہا کھلا کر وہ وداع کر دیتی تھی۔ انگ تو وہ گُنی پرش کو ہی دیتی تھی۔

کندرپ ہر نے جو ایشور پریم کا عشقیہ انداز میں سندر بھجن گایا۔ اس کی رسیلی آواز پنگلا کی خادمہ سہیلی کے کانوں میں پڑی۔ اس نے یہ جاننے کے لئے کہ گانے والا کون ہے۔ آہستہ سے کھڑکی پہ آکر جھانکا کہ کندرپ ہر کی موہنی صورت دیکھ کر وہ سہیلی دنگ رہ گئی۔ وہ کہ بہت ہی قبول صورت سادھو کو جو بہت ہی سُندر لگتا ہے ادھر شٹ لیشٹ بھی ہے دیکھ کر اس کے دل میں کچھ اور ہی خیالات لہریں لینے لگے۔ اس نے اپنی مالکہ کے پاس جاکر کہا۔ بائی جی! آج جیتر ماس کی پہلی دوادشی ہے کسی سنت پرش کو بھوجن کرانے کا وچار کل آپ نے پرگٹ کیا تھا۔ آج ایسا ہی ایک سنت آپ کے دروازے پہ آیا ہے اس کو ذرا دیکھئے تو۔ اگر وہ جگیہ جان پڑے۔ تو اسے بھوجن کرا کر اور سیوا کر کے جنم سپھل کیجئے۔

داسی کے یہ ذومعنی بچن سن کر پنگلا فوراً کھڑکی پہ آئی۔ اور کندرپ ہر کو دیکھا۔ اس کی موہنی مورت دیکھ کر اس کا دل ہاتھ سے نکل گیا۔ اس نے فوراً اپنی سکھی سے کہا۔ ارے! نیچے جا! اس سادھو کو بھوجن کرانے کے لئے مندر میں پدھارنے کی پرارتھنا کر۔ اس کو میں خوش کروں گی اور خود بھی پورے طور سے اپنے جیون کو سپھل کروں گی۔“

داسی حکم پاکر فوراً نیچے اتری۔ اور دروازے پر آکر بولی۔ ”ہے سادھو! آپ ہماری مالکہ کی کامنا پوری کرنے اور بھکشا پانے کے لئے محل میں پدھاریئے۔

کندرپ ہر۔ ہاں ہاں! میں تیری بائی کی منو کامنا پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔“ یہ کہہ کر وہ داسی کے ساتھ ہو لیا اور داسی اسے محل میں لے گئی۔

پنگلا نے بہت طرح کے لذیذ بھوجن تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور بھوجن کا وقت ہونے پہ کندرپ ہر سے بھوجن کرنے کی پرارتھنا کی۔ کندرپ ہر نے جواب دیا۔ ہے دیوی! میں بن باسی ہوں اور دن میں ایک ہی بار بھوجن کرتا ہوں۔ دوسری بار نہیں کرتا۔ اس لئے آج میں بھوجن نہیں کروں گا۔“

سادھو کی یہ بات سن کر پنگلا کو رنج تو ہوا۔ مگر اپنی منو کامنا کو اس سے کہے بنا وہ رہ نہ سکی۔ وہ بولی۔ مہاراج! آپ داسی کے بھوجن کو سویکار نہیں کرتے یہ میں اپنی بدقسمتی سمجھتی ہوں۔

کندرپ۔ ہے مَیّا! اس میں بدقسمتی کچھ نہیں۔ میں نے تمہاری داسی سے کہہ ہی دیا ہے کہ تمہاری مالکہ کی جو کامنا ہوگی اسے میں پورن کروں گا۔ اور جب تک اس کی تسلی نہ ہوگی۔ تب تک یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا۔ آج نہیں تو کل سے تمہارے ہاں بھوجن کروں گا۔ اس میں تمہارے دکھ اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سادھو کے یہ بچن سن کر ویشیا نے من میں سوچا۔ کہ اگر میں اس

وقت زیادہ اصرار کروں گی۔ تو یہ جانتا ہے اصرار پر یہ تتر کے بنا ہی یہاں سے چلا جائے گا۔ مگر اب یہ جوگی پھنس گیا ہے۔ اگرچہ یہ پکا استاد ہے۔ بھاؤ دکھانا اور نخرے کرنا خوب جانتا ہے۔ مگر میں بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہوں۔ ایسے بہت انیک دیکھے ہیں۔ اس پنگلا کے داؤں سے کون بچا ہے؟ جو یہ جوگی بچ جاوے گا؟" یہ سوچ کر اس دن اس نے زیادہ اصرار نہیں کیا۔

پھر اس نے داسی کو بھیج کر ایک سب سے سندر سے کمرے میں یوگی کو اس کا پربندھ کر دیا۔ وہ کمرہ شہوت کو تیز کرنے والے سامان اور تصاویر سے آراستہ تھا۔ دیواروں پر استری پرشوں کی کام واسنا کو بھڑکانے والے سب مناظر وہاں موجود تھے۔ خواہ کیسا ہی برہمچاری گیانی کے من کو بھی چلایمان کرنے کے لئے کافی تھا۔ ویشیا نے یہ کمرہ بڑے بڑے راجاؤں کے لئے اندرونی دشمنوں سے بنایا تھا۔ اس میں کندرپ کو ٹھہرایا گیا۔

کندرپ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی باریک بینی سے ادھر ادھر کی سب چیزوں کو دیکھا۔ سندر چھپر پلنگ، صوفہ سیٹ، سونے کی آرام کرسیاں، ریشمی ہنڈولے، کام واسنا کو بھڑکانے والا کامنی مدنوں کی تصاویر دیواروں پر لٹک رہی تھیں۔ مگر اس نے پڑے ہوئے کسی بھی آسن پر نہ بیٹھ کر اس نے ایک کونے میں مرگ چرم بچھا کر آسن جمایا۔

داسی نے آرام کرسی پر بیٹھنے کے لئے بہت اصرار کیا مگر کندرپ مہر نے کہا۔ "آہا! مجھ جیسے سادھو کو ایسے آسن شوبھا نہیں دیتے ان کو تم کامی لوگوں کے لئے ہی رہنے دو۔"

یہ سن کر داسی وہاں سے چلی گئی اور کندرپ مہر پرماتما کے دھیان میں مگن ہو گیا۔

(۲)

داسی پنگلا کے پاس جا کر بیٹھی۔ پنگلا اس وقت گہرے وچار میں مگن تھی۔ مہا تیجسوی سادھو کو دیکھ کر اس کے من کے بکار شانت ہونے کے بدلے بھڑک اٹھے تھے۔ اور نئی نئی ترکیبیں اٹھ رہی تھیں۔ انسان صرف وویک کے بل پر ہی بھوگوں کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ وویک کے ساتھ ویراگیہ بھی چاہیے۔ اور ستیہ استھ کا بھید جاننے میں آوے۔ تبھی چت سنساری بھوگوں کو کاگ وشٹھا کی طرح تیاگ کر سکتا ہے۔ اگرچہ پنگلا کو وویک پراپت تھا۔ مگر اس کی ذات کا ناش نہیں ہوا تھا۔ اور ویراگیہ کا

تو اس کے دل میں انکر بھی نہیں پھوٹا تھا۔ اس نے اپنے پاس بیٹھی ہوئی داسی سے کہا۔ "ارری نینکے! میں جیسے پرش کی مدت سے کامنا کر رہی تھی۔ ویسا ہی پرش آج مجھے ملا ہے۔ تو بڑی چالاک ہے۔ اس لئے میرے من کی بات جان گئی ہی تو اس سنت پرش کو میرے لئے کہیں سے گرا لائی ہے۔ کہ وہ جب تک میری منوکامنا پوری نہ کرے گا۔ تب تک یہاں سے نہ جاوے گا؟ دیکھنے میں تو یہ سچا سادھو ہے۔ مگر چالاک اور ہوشیار ہے۔ تو دیکھنے میں تو مجھے ایسا لگتا ہے۔ مگر اپنی مرضی سے یہ اس پاپستان میں آیا ہے۔ اور یہاں رہنے کی باتیں بھی کرتا ہے۔ یہ جوگی ایسا ویسا نہیں جان پڑتا۔ یہ مرد اگر مجھے مل جائے تو میں سچ مچ شادکام ہو جاؤں گی۔ یوگی پرش ہی بھوگ کبھو (سنسار) روگ کو نشٹ کرتا ہے۔ مگر یہ سچ مچ داؤ میں آ جائے ایسا نہیں ہے۔ تب کیا ہو؟

داسی اپنی مالکہ کے دلی جذبات کو جان کر اس کے مطابق بولی۔ بائی جی! تم اس کی چنتا نہ کرو۔ بھلا دام اور کام سے کون بچا ہے؟ کہا بھی تو ہے۔ کہ دوہا:-

چلو چلو سب کوئی کہیں۔ پہنچے ورلا کوئے
ایک کنک (سونا) اک کامنی۔ دُرگم گھاٹی دوئے

جب اندر گرے، برہما گرے، وشوامتر جیسے منی گرے۔ تب اس جوگی کی بساط ہی کیا ہے؟ میں مانتی ہوں کہ تمہارا روپ دیکھ کر ہی یہ بے سدھ سا ہو گیا ہے اور اس کا بھوگ بھی چاہتا رہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو ایسے سندر مکان کو کون چھوڑ سکتا ہے؟ اب دیکھئے تو آج میں اسے کیسے چٹکیوں پر نچاتی ہوں۔ نخرے نہ کرے۔ تو پھر سادھو کیا؟ مگر بائی جی! یہ تو بلاشبہ کام دیو کا اوتار ہی۔

اس طرح باتیں کرتے کرتے شام ہو گئی۔ بڑی داسی نے کندرپ مہر کا کمرہ روشن کرنے کے لئے دوسری داسیوں کو آگیا دی۔ سارے محل میں چاروں اطراف خوشبودار چراغ جلا دئے گئے۔ عطر وغیرہ خوشبویات کی سگندھ چاروں اطراف میں پھیل گئی۔ اچھی اچھی سگندھت پشپ مالاؤں کی جالیاں کھڑکیوں پر آویزاں تھیں۔ کندرپ مہر کے من کو سب طرف سے رجھانے کی کوشش کی گئی اور ساتھ ہی کام واسنا کو بھڑکانے والے راگ رنگ ہونے لگے۔

تھوڑی دیر میں پنگلا اپنی داسی کے ہاتھ چاندی کے تھال میں کیسر کستوری پڑا ہوا دودھ کا پیالہ اور شہوت بڑھانے والے میٹھے پکوان لے کر کندرپ ہر کے پاس آئی۔ اور سادھو سے بھوجن کرنے کی پرارتھنا کی۔

کندرپ ہر نے کہا۔ میا! ......"

میا کا لفظ سن کر پنگلا کے رُوم رُوم میں آگ لگ گئی۔ پنگلا کا منوورتھ کچھ اور تھا۔ مگر سادھو نے اسے میا کہہ کر پکارا۔ اس سے اسے غصہ بھی آیا اور دُکھ بھی ہوا۔ کامی جیو سنتوں کی مہما کو نہیں جان سکتا۔ وہ روپ میں، جوانی میں اور دھن میں اگیانیوں کی طرح ہی موہ ہوتا ہے۔ گیانیوں کو نہیں۔ اس سادھو کا من تو برہم میں ملا ہوا تھا۔ اس کے دل کے کسی گوشہ میں بھی کام واسنا کا دخل نہ تھا۔ پنگلا کے ناز و نخرے، اُس کی سندرتا اور ترچھی چتون، ان میں سے کوئی بھی اس سادھو کے ہردے کو ڈانواں ڈول نہ کر سکے۔ اس کے وچار میں نہ صرف پنگلا بلکہ دنیا کی ساری استریاں ہی ماتا کے سمان تھیں۔ اس لئے اس نے دیویا کو مخاطب کر کے کہا۔ "میا! تو سنتوں کے نیموں کو نہیں جانتی۔ اس لئے یہ تھال تو پھر لائی ہے۔ مگر ہم ویراگیوں کو دوسری بار بھوجن کرنے کی مناہی ہے۔ سنسار میں جو ایسا کام واسنا کو بھڑکانے والا بھوجن کرتے ہیں۔ کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ کھلا کر مجھے ماننا چاہتی ہے؟ ہے میا! سادھو پرشوں کا دیہہ بھوگ بھوگنے کے لئے نہیں ہے بلکہ موکھش کے انت سکھ کو پراپت کرنے کے لئے ہے۔ ناچیز کا منادل کا بھوگ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تپ کرنے کے لئے ہے۔ اس منش شریر کو پا کر جو لوگ اپنی زندگی عیش و عشرت اور وشے بھوگ میں ضائع کرتے ہیں وہ پرماتما کے اپرادھی بنتے ہیں۔ یہ تیرے میٹھے پکوان مجھ جیسے سادھو کے لئے زہر ہلاہل کی مانند ہیں۔ اس لئے کرپا کر کے تو ان کو واپس لے جا۔ اور سُن میا! یہ سب سجاوٹ اور آرائش کا سامان تم نے کس کے لئے کیا ہے؟ چاروں اطراف کو سگندھت کرنے والی خوشبو یات کی نسبت اس **انتر آتما کو آنندت کرنے والی جو خوشبو ہے۔** وہ کیا اس سے کم ہے؟ ہے میا! تو اپنے انتر آتما کو شانت کر۔ اپنی واسنا بھری آنکھوں کو شدھ کر۔ اور میری نگاہ کے ساتھ اپنی نگاہ ملا۔ اور مجھے اپنے بھرم سے بھرشٹ کرنے والے وچاروں کو تیاگ دے اور ان راجسی تامسی بھوجنوں کو یہاں سے ہٹا لے۔"

پنگلا نے کہا۔ مہاراج! آپ جیسے مہاتما انیک جیووں کا کلیان کرتے ہیں۔ سنت لوگ جن کے دروازے پر چرن رکھتے ہیں وہ ان کا کلیان لمحہ بھر میں ہو جاتا ہے۔ میری منو کامنا پوران کرنے کی۔ میرے کلیان کی آپ نے پرتگیا کی ہے۔ اسے کیا آپ عبث کریں گے؟

سادھو نے کہا۔ ہے میا! جو پرتگیا میں نے کی ہے۔ اسے میں ضرور پورا کروں گا۔ یہ پرتگیا پوری کئے بغیر میں یہاں سے باہر قدم نہیں رکھوں گا۔ اس کے لئے تو بے فکر رہ۔ مگر اس تھال کے ہاتھ سے تیری کامنا پوری نہیں ہو سکتی۔ اس کا ڈھنگ تو نرالا ہی ہے۔ جس سے تیری میری ہو گی۔

کندرپ ہر کے یہ بچن سن کر پنگلا کو بہت برا لگا۔ مگر کیا کر سکتی تھی۔ اس نے من میں سوچا۔ کہ ایسی ایسی گیان کی باتیں تو بہت سے سادھو بگھارتے ہیں۔ مگر وہ سب استریوں کے پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ یہ سادھو اور رشی بھی تریا چرتر میں بھول گئے ہیں۔ تب یہ معمولی جوگی کس شمار میں ہے۔ ایشور کو تیاگنا۔ مایا کا تیاگ کرنا۔ استری سے بچ کر رہنا۔ نربھے کا تیاگ۔ مکتی کو رکنا وغیرہ باتیں تو منہ سے بہت لوگ بکتے ہیں۔ بابا لوگ اور سادھو لوگ تو ہمیشہ ہی ایسا کہا کرتے ہیں۔ کہ **ناری نرک کی کھان** ہے۔ اگر کوئی سادھو جتی ...... جوگی استری کے موہ میں نہیں پھنسا؟ میں بھی تب سچی ویشیا کہلاؤں گی۔ جب اس سادھو مہاراج کے سارے گیان اور ودیا کو بھلا دوں گی۔ اور ان کی استری نندا کی باتوں کو پھر ان کے ہی منہ میں ٹھونس دوں گی ایسا کر دکھاؤں تبھی تو میرا نام پنگلا ہے۔ آج نہیں تو کل کھائے گا۔ نہیں تو جائے گا کہاں؟ چوما سے بس؟ کھائے بنا کون جیتا ہے؟ یہ کھا کر تو مہا جیئے گا؟ ناری نرک کی کھان ہے اور چھیلی موتی کا منی سب ہی دھن کی بیل۔ "ایسی ایسی باتیں تو میں نے بہت سنی ہیں۔ ایسے ایسے ڈینگ مارنے والے تو کئی آئے۔ اور ایسے پھنسے۔ کہ پتا تک نہ لگا۔ کر کہاں گئے؟ تب اس جوگڑے کی کیا ہستی ہے؟"

اس طرح من کے سنکلپ وکلپوں کو زور سے دبا کر وہ بولی۔ سادھو مہاراج! اس دنیا میں میں نے کوئی جتیہ نہیں دیکھا۔ جو میرے

ہاتھ کے ایسے اُتم اُٹھائے ہوئے دُودھ، سندر پکوان اور خوشبودار پان کو ٹھوکر مار سکے۔ اس میرے ہاتھ کے ایک پان کی کیا قیمت ہے اس کی تم کو خبر نہیں۔ اسی وجہ سے اسے لینے سے تم انکار کرتے ہو!
مگر اس پدمیہ نگری کے بہت سے گنوان، دھنوان، ودوان اور تمہارے جیسے مہاتما، برہما اور برہما کے داداؤں کے ہاتھ میں بھی یہ بیڑا دوں تو وہ بھی خوش قسمتی پر ناز کریں۔ مگر خیر کوئی بات نہیں۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے۔ تو کل ہی بھوجن کرنا۔"

اتنا کہہ کر داسی اور پنگلا وہاں سے جب وداع ہونے لگیں تب کندرپ ہر نے کہا ہے میّا! یہ چراغوں کی چمک چمکاہٹ۔ اور عطر و دیگر خوشبویات کی مہک، پھولوں کی لڑیاں وغیرہ سادھو پرشوں کے لیے ٹھیک نہیں ہوتیں اس لیے تو جلدی ان کو ہٹا لے۔ اگر میرے شریر کو سکھ دینے کی تیری خواہش ہو تو اس ساری ولاس کی سامگری کو مجھ سے دور رکھ۔

پنگلا نے سادھو کی حسب مرضی سارے دیپک بجھا دیئے صرف ایک دیپک رہنے دیا۔ خوشبویات اور پھول مالائیں بھی ہٹا دیں۔

جب داسی اور پنگلا اپنے کمرہ میں جا بیٹھی تو داسی بولی۔ بائی جی! یہ موا تو بالکل مورکھ ہی دکھائی دیتا ہے۔ اسے تو کچھ تمیز ہی نہیں۔ اس موئے کو یہاں رکھ کر تم کیا کرو گی؟ مار و لات اور نکالو باہر۔ تمہاری منو کامنا یہ پوری کرے اس کی تو مجھے کچھ بھی امید نہیں ہے

پنگلا ـ اری چھوکری! ابھی تو نادان ہے۔ اسے کیا میں اپنے پھندے سے نکلنے دوں گی؟ کبھی نہیں۔

. . . .

آدھی رات کے وقت پنگلا چھن چھناہٹ کرتی ہوئی کندرپ ہر کے کمرے میں گئی۔ اور ان کے سامنے بیٹھ کر ہاؤ بھاؤ اور ناز نخرے کرنے لگی۔ مگر جس کے سب سنکلپوں کا ناش ہو گیا ہے۔ اور جس میں واسنا کی گندھ بھی نہیں رہی۔ اس یوگیشر پر اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ پنگلا نے سادھو کے چرن دبانے کی خواہش کی۔ تب اس نے کہا۔ میا! یہ وقت ہمارے دھیان کرنے کا ہے۔ اس سے فراغت پا لینے پر تیری جو خواہش ہو۔ سو پوری کر لینا۔

پنگلا نے سوچا۔ ٹھیک ہے۔ اس وقت سادھو مہاراج بھلے ہی دھیان کریں۔ مگر کہاں تک دھیان کریں گے۔ اور کس کا دھیان کریں گے؟ پرمیشور کا یا پنگلا کا۔ جہاں میں بیٹھی ہوں۔ وہاں بھلا کسی دوسرے کا دھیان کرنے کی شکتی کس میں ہے؟

پنگلا سادھو کے پاس بہت دیر تک بیٹھی رہی۔ کہ اب سادھو دھیان سے اٹھیں گے اور میری منو کامنا پوری کریں گے۔ مگر سادھو کی سمادھی بھنگ نہیں ہوئی۔ تھوڑی سی رات باقی رہنے پر وہ وہاں سے چلی گئی۔ وہ من میں سوچنے لگی۔ اچھا۔ آج نہیں تو کل سہی۔ جب آ پھنسا ہے۔ تو جائے گا کہاں؟ وہ بہت دیر تک یہی سوچتی رہی۔ کہ کوشش کر کے سادھو کو اپنی طرف مائل کروں؟ کیا تدبیر کروں کہ وہ رشی راج میرے شریر کو پوتر کریں۔ کس جادو سے میں ان کو اپنے قابو میں کروں؟ اس کے دل میں پریم ہے بھی یا نہیں۔ یا اس کا دل پتھر کا بنا ہوا ہے؟ اس طرح کے وچاروں میں مگن ہونے سے اس کی سدھ بدھ بھول جاتی رہی۔ کام دیو کا بان اس کے دل کو چیر کر پار ہو گیا وہ بہت نڈھال ہو گئی۔ اور کہتی۔ اے ظالم مدن! تو مجھے مت مار۔ اس سادھو کے پریم میں پھنسا کر مجھے دکھ مت دے۔ ہائے! اس سادھو پر میرا اتنا زیادہ موہ کیسے ہو گیا۔ میں اندھی کیوں بن گئی؟ وہ سچ سچ کام دیو ہے اور میں رتی کی طرح اس کی کامنا کرتی ہوں۔

پنگلا کے ایسے ایسے وچاروں میں دن چڑھ آیا۔ داسی نے اسے سمجھانا شروع کیا۔ بائی جی! آپ اتنی اداس کیوں ہوتی ہیں؟ ذرا تماشا تو دیکھو۔ یہ جوگی اگر ایسا سیدھا نہ کریں تو تم جیسے پکشیوں کو کیسے اپنے جال میں پھنسا دیں؟

اس کے بعد ہاتھ میں جل کا لوٹا، مٹی، منجن اور داتن لے کر داسی کندرپ ہر کے پاس آئی۔ اور پرنام کر کے سب چیزیں سامنے رکھ دیں۔ آشیرباد دے کر کندرپ ہر نے داتن وغیرہ کر کے اشنان کیا۔ اور تب سندھیا کرنے کے لیے وہ آسن لگا کر بیٹھا ہی تھا کہ داسی خود کیسر کستوری، بادام، پستہ، الائچی اور مصری وغیرہ ڈالا ہوا دودھ لے آئی اور پرنام کر کے سیون کرنے کی پرارتھنا کی۔

کندرپ ہر ـ بیٹی! یہ چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جن سے سادھو پرشوں کو مد ہوتا ہے۔ ان کے گیان کا ناش ہو کر سادھنا میں دھن پڑتا ہے اور سستی آتی ہے۔ ایسے مقوی پدارتھ شریر میں داخل ہو کر سادھک نرتی کو نشٹ کر کے رجوگن اور تموگن کو بڑھا دیتے ہیں۔ ایسے پدارتھوں کو دے کر کیا تو میرے مہا کشٹ سے پراپت کیے ہوئے گیان

کو نشٹ کرنا چاہتے ہیں، جو پیدا ہو کر ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ کسی بھی سنت پرش کو رشتے داری میں پھنسا کر کام کے بس میں کرنے والے ہیں اس لئے یہ میرے کام کے نہیں ہیں۔ بھوگی پرشوں کو ہی تو یہ سب پیارے لگتے ہیں۔ بیٹی! یہ دودھ کا کٹورا تو اسے دے، جو اسے پینا چاہے جو موہ مایا میں پھنسا ہو جسے بھید ابھید کا گیان نہ ہو۔ اور جس نے ستیہ وستو کو نہ سمجھا ہو۔"

داسی بڑے کرودھ سے بولی تو مہاراج! تم کیا کھاؤ گے؟ دودھ نہیں، گھی نہیں، پکوان نہیں، ساگ نہیں، ترکاری نہیں، مٹھائی نہیں، پوری نہیں، کچوری نہیں، تو کیا دھول پھانکو گے؟

کیونکہ اگر کوئی سادھو ہوتا تو داسی کی باتیں سن کر کرودھ میں بھر جاتا۔ مگر اس نے کرودھ نہیں کیا۔ بلکہ مسکراتے ہوئے کہا۔ بیٹا! دھول پھانکنے کی ہی میری خواہش ہے۔ میرے لئے باجرے

کا ایک بڑی روٹی اور ذرا سی مونگ کی دال لانا۔ بس یہی بھوجن مجھے پسند ہے۔

داسی سادھو مہاراج کے یہ بچن سن کر من ہی من ہزاروں گالیاں دیتی ہوئی چلی گئی اور سوچنے لگی۔ کہ اس موئے گنوار کا ساتھ میری بائی کیسے اچھا لگیگا؟ موا جنگل کا ڈھور ہے، بلکہ ڈھور سے بھی گیا گذرا، کیونکہ پکوان تو ڈھور بھی چھپر چھپر کر کھا جاتا ہے۔ اس ڈھور کو پکوان نہیں بھاتے۔ دودھ کے لگے ہیں، انگنت عطر کی خوشبو سے اسے بیہوشی آتی ہے۔ موا جنگل کا ڈھور ہی ہے۔" اس طرح بڑبڑاتی ہوئی داسی نے آدھی کچی آدھی پکی مونگ کی دال کا پتلا اور چار روٹیوں کے برابر باجرے کی موٹی روٹی جو کہ پک کر ایسی سخت ہو گئی تھی کہ پھینکنے پر دیوار میں گڑھا پڑ جائے مگر روٹی نہ ٹوٹے۔ ایسی روٹی تھالی میں رکھ کر داسی پھر آئی۔ اور سادھو مہاراج کے آگے رکھدی　(باقی پھر)

آیوروید کے انوبھوت پریوگ
آیوروید کے مجربات

ماترا۔ ½ تا ۱ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ
وقت۔ رات کو سوتے وقت

باجی کرن (مقوی باہ) نامردی کو دور کر کے قوت مردانگی پیدا کرتا ہے۔ اور جریان کو نشٹ کرتا ہے۔

چورن پرکرن
(ستمبر ۱۹۵۷ء سے آگے)

۱۱۔ گنگھو گنگادھر چورن

ناگرموتھا۔ اندرجو۔ بیلگری پٹھانی لودھ۔ موچرس۔ دھائے کے پھول۔ سب برابر برابر لیں۔ سبھی کا کپڑ چھان چورن کرکے ملا کر رکھیں۔

ماترا۔ ایک ماشہ
گڑ مکے ہوئے تکر (ماٹھا) کے ساتھ لیں۔

یہ چورن سب طرح کے اتیسار (دستوں) اور پیچش میں مفید ہے۔

۱۳۔ جاتی پھل آدی چورن

جاپھل۔ لونگ۔ چھوٹی الائچی۔ تمالی پتر۔ دار چینی۔ ناگ کیسر۔ شدہ کپور۔ سفید چندن۔ تل سیاہ۔ بنسلوچن۔ تگر۔ آنولہ۔ تالیس پتر۔ چھوٹی پیپل۔ بڑی ہرڑ کالا زیرہ۔ چیتے کی چھال۔ سونٹھ۔ وائے ونڈنگ اور کالی مرچ یہ سب ادویات برابر برابر لیوے۔ سب کے برابر شدھ بھانگ لیوے یعنی اگر سب ادویات ایک ایک تولہ ہوں تو بھانگ ۲۰ تولہ لیوے سب کا کپڑ چھان چورن کرکے ملا کر ۴۰ تولہ مصری کوٹ کر ملاوے

ماترا۔ شاستر وکت ماترا ایک تولہ ہے۔ آج کل ایک سے تین ماشہ تک شہد کے ساتھ

فوائد۔ سنگرہنی۔ کھانسی۔ دمہ۔ کشٹ۔ دست۔ اگنی ماندیہ۔ ارچی

۱۴۔ شتاوری آدی چورن

شتاوری۔ گوکھرو۔ کونچ کے بیج۔ گنگیرن کی چھال۔ کنگھی کی چھال اور تال مکھانا۔ برابر برابر سب کا کپڑ چھان چورن کرکے ملا لیں

زکام۔ پینس۔ وات۔ اور کف کے روگوں کو نشٹ کرتا ہے۔

۱۴۔ جاتی آدی چورن (منجن)

چمبیلی کے پتے۔ سفید پُنرنوا۔ گیج پیپل۔ پیپا بانسا۔ بچ۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ ہیرڈی ہرڑ۔ تل سب برابر برابر۔ کپڑ چھان چورن کر کے ملالیں۔

ماترا۔ ایک ماشہ۔ بطور منجن استعمال کریں۔

لابھ۔ منہ کی بدبو کو مٹاتا ہے۔ دانت درد اور دانتوں کے ہلنے کو مفید ہے۔ کیڑوں کو مارتا۔ منہ کے زخموں اور سوجن کو دور کرتا ہے۔ بڑا مفید منجن ہے۔

۱۵۔ تالیس آدی چورن

تالیس پتر ایک تولہ۔ کالی مرچ دو تولہ۔ سونٹھ ۳ تولہ۔ چھوٹی پیپل ۴ تولہ۔ بنسلوچن ۵ تولہ۔ الائچی ۶ ماشہ۔ دارچینی ۶ ماشہ۔ مصری ۳۲ تولہ

سب کا کپڑ چھان چورن ملا کر رکھیں

ماترا۔ ایک دو ماشہ **انوپان**۔ شہد یا نابرابر شہد اور گھی میں ملا کر لیویں

لابھ۔ اگنی کو تیز کرتا ہے۔ روچک اور پاچک ہے۔ بخار۔ سوسہ۔ کھانسی۔ قے۔ دست۔ گرہنی۔ تلی اور پانڈو روگ وغیرہ میں مفید ہے۔ رکت پت میں بھی لابھ کرتا ہے

۱۶۔ ترکٹو چورن

سونٹھ۔ کالی مرچ اور چھوٹی پیپل ان سب کو برابر برابر لے کپڑ چھان چورن کر کے رکھیں۔

ماترا۔ ایک ماشہ شہد میں ملا کر لیویں

اس کے استعمال سے کف۔ اگنی ماندیہ اور موٹاپا دور ہوتے ہیں۔ ارو چی۔ جریان۔ گولا۔ آم وات۔ کوڑھ۔ گلے کے روگ۔ دمہ کھانسی وغیرہ دور ہوتے ہیں۔

۱۷۔ ترپھلہ چورن

ہرڑ۔ بہیڑہ اور آنولہ تینوں کا چھلکا برابر برابر لے کر کوٹ کر کپڑ چھان کر لیں۔ ماترا ایک سے تین ماشہ تک شہد کے ساتھ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے نابرابر شہد اور گھی

یہ چورن اگنی دیپک ہے۔ ردچک ہے۔ قبض کشا ور رسائن۔ کف

ناشک۔ پت ناشک۔ آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ مہیہ کوڑھ وشم جور۔ سوجن وغیرہ روگ دور ہوتے ہیں۔

نابرابر گھی اور شہد کے ساتھ ترپھلہ کا چورن استعمال کرنے سے آنکھوں کے سب روگ دور ہوتے ہیں۔

۱۸۔ پپلی چورن

ایک ماشہ پیپل کے سفوف کو شہد میں ملا کے چاٹنے تو کھانسی۔ بخار۔ ہچکی اور دمہ دور ہو۔ یہ چورن گلے کو مفید ہے۔ تلی روگ کو دور کرتا ہے۔ اور بالکوں کو مفید ہے۔

۱۹۔ ترپھلہ پپلی چورن

دمہ اور کھانسی پر ہرڑ۔ بہیڑہ۔ آنولہ اور پیپل۔ ان چاروں کو برابر برابر لے پھر سب کا کپڑ چھان چورن کر کے ملالے۔

ماترا۔ ماترا دو چار ماشہ شہد میں ملا کر چاٹے۔

اگنی کو تیز کرتا ہے۔ کف کا ناش کرتا ہے۔ استسقا۔ کھانسی دمہ اور بخار کو نشٹ کرتا ہے۔

۲۰۔ ویوش یون چورن

سونٹھ۔ کالی مرچ اور چھوٹی پیپل۔ سیندھا نمک سب چیزوں کا کپڑ چھان چورن کر کے ملالے۔ یہ دنت منجن ہے۔ ایک دو ماشہ شہد میں ملا کر اسے مسوڑوں پر رگڑنا چاہیئے۔ اس سے دانتوں کا ایک کرش روگ جس میں مسوڑوں میں جلن اور پاک ہو کر دانت ہلنے لگتے ہیں۔ اور ایک دوسرے الگ ہو کر ان سے خون بہنے لگتا ہے۔ مسوڑے پھول جاتے ہیں اور بدبو آتی ہے۔ یہ سب دانتوں کے روگ نشٹ ہوتے ہیں۔ منجن سے دوگنا شہد ملا کر کلک سا بنالے۔ اور اسے آہستہ آہستہ مسوڑوں پر ملنا چاہیئے۔ ملائم بالوں والے برش سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے۔ مسوڑوں سے خون بہنے دینا چاہیئے۔

۲۱۔ داڑ ناشک چورن

انار دانہ آٹھ تولہ دارچینی۔ چھوٹی الائچی اور تیج پات۔ ہر ایک ایک تولہ چار ماشہ۔ سونٹھ۔ کالی مرچ اور پیپل ملا کر ۴ تولہ۔ کھانڈ ۳۲ تولہ

سب ادویات کا باریک کپڑ چھان چورن کر لیں۔

ماترا۔ ایک سے تین ماشہ تک **انوپان**۔ گرم پانی یا چھاچھ۔ روپ ٹیکت ہے۔ اگنی دیپک ہے۔ اتیسار، کھنے، گلم، سنگرہنی گلے کے روگ، بدہضمی، پینس اور کھانسی روگ دور ہوتے ہیں۔

۲۲۔ دشن سنکار چورن

(دانتوں کا اکسیر منجن)

سونٹھ۔ بڑی ہرڑ۔ ناگرموتھا۔ کتھا۔ کافور۔ سپاری کی انتردھوم بھسم۔ کالی مرچ۔ لونگ۔ دارچینی۔ ہر ایک ایک حصہ۔ کھڑیا شدھ نو حصہ

سب کا کپڑ چھان چورن کر کے کھرل کر رکھیں۔

ماترا۔ ایک ماشہ دانتوں پر ملنا چاہیئے۔

لابھ۔ دانتوں اور مکھ کے سب روگوں نشٹ کرتا ہے۔

کھڑیا شدھ کرنا کھڑیا جو چکنی ملائم اور سفید رنگ کی ہو۔ لے کر پیس کر آٹھ گنے پانی میں گھول دے۔ اور موٹے کپڑے سے چھان کر رکھ دیں۔ جب کھڑیا نیچے بیٹھ جائے تو اوپر کے پانی کو آہستہ سے نتار کر الگ کر دیں اس طرح دو تین بار پانی کو نتار نتار کر پھینک دیں۔ جب تھوڑا پانی رہ جاوے۔ تو دھوپ میں رکھ کر سکھا لیں۔ بعد میں اسے کھرل میں ڈال کر باریک چورن کر لیں۔ اسی کو نسخہ میں ڈالیں

ترکیب استعمال صبح شام اس منجن کو دانتوں پر ملنا چاہیئے۔ ملنے کے بعد منہ سے جو لار بہے۔ اسے تھوکتے جاویں اور کم از کم دس منٹ تک پانی سے کلا نہ کریں۔ بعد میں پانی سے منہ کو اچھی طرح دھو دینا چاہیئے۔ اور دکھے دانتوں میں رات کو سوتے وقت اس منجن کو دانتوں پر مل کر لار گرا دینی چاہیئے۔ اور بنا منہ دھوئے سو جانا چاہیئے۔ صبح اٹھتے ہی پانی سے کلا کر لینا چاہیئے اس طرح کرنے سے زیادہ لابھ ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ اس منجن کے کرنے سے دانتوں اور مسوڑوں کے عموماً سبھی روگ دور ہو جاتے ہیں، خاص کر منہ سے بدبو آنا۔ مسوڑوں سے پیپ اور خون کا آنا۔ پائیوریا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ درد ہونا۔ دانت ہلنا۔ وغیرہ روگ دور ہوتے ہیں۔

۲۳۔ نرسنگھ چورن

اُتم باجی کرن

نوشادری۔ گوکھرو۔ ایک ایک پرستھ (ایک پرستھ برابر ۶۴ تولے) باراہی کند ۲۰ پل (ایک پل برابر ۴ تولے) گڈسے ۲۵ پل۔ شدھ بھلانوہ ۳۲ پل۔ چترک مول ۱۰ پل چھلکے رہت شدھ تل ایک پرستھ۔ سونٹھ۔ کالی مرچ اور چھوٹی پیپل ۸ پل۔ شکر (کھانڈ) ۷۰ پل۔ شہد ۳۲ پل اور شدھ گھی ۱۶½ پل۔ بداری کند ایک پرستھ

ودھی۔ گھی اور شہد کو چھوڑ کر باقی سب چیزوں کا کپڑ چھان چورن کر کے ملا لیں۔ پھر شہد اور گھی کو کھرل میں ڈال کر چورن ڈال دیں اور خوب ملا لیں۔ پھر گھی وغیرہ سے چکنے برتن یا کانچ کے برتن میں رکھ لیں۔

ماترا۔ شاستر دکت چھ ماشہ سے دو تولہ تک آجکل ۳ سے ۶ ماشہ تک خوراک ہے۔

انوپان۔ روگ کے مطابق پانی۔ شہد یا شہد اور گھی کم از کم ایک ماہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔

لابھ۔ پرمیہ۔ موتر کرچھر۔ پانڈو۔ کاملہ۔ پینس۔ بھگندر سب طرح کے پرامیہ۔ گرہنی۔ کھشے۔ راج یکشما۔ عہا شواس پانچ طرح کی کھانسی۔ آٹھ طرح کے پیٹ کے روگ۔ اٹھارہ طرح کے کوڑھ۔ بیس طرح کے کف کے روگ۔ ۴۰ طرح کے پت کے روگ۔ ۸۰ طرح کے وات روگ۔ دو دو شوں سے پیدا ہونے والے اور سنپات کے روگ ان سب روگوں کو یہ چورن اس طرح نشٹ کرتا ہے جس طرح اندر کے بجر سے درخت نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس چورن کے استعمال سے جسم کی رونق سونے کی طرح۔ پراکرم شیر کی طرح۔ تیزی گھوڑے کی طرح۔ نگاہ گرڑ وغیرہ پرندوں کی طرح۔ سمبھوگ کی شکتی استریوں کی طرح اور بیر بیتر نرسنگھ کی طرح ہوتے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام نرسنگھ چورن ہے۔

اس چورن کے استعمال سے ثقیل بھوجن بھی آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس چورن کے موجد نے کوئی پرہیز نہیں بتایا۔ اور حسب مرضی کی چھٹی دی ہے۔ (باقی)

جیوتشی جی کا اعلان

رسالہ مارتنڈ کے نئے خریدار یا پرانے خریدار بھی جو اگلے سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں یا اپنے بیوپرے کی نقل بھیجکر اپنے تین سوالوں کے جواب مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسے سجن چندہ منی آرڈر کی ڈاک کی رسید کا نمبر اور تاریخ مع چار آنہ ڈاک ٹکٹ منیجر مارتنڈ کی معرفت بھیجدیں۔ ایسے پریمی جن کے پاس ٹیوہ موجود نہیں ہے۔ اور اپنا جنم چکر ستاروں کے درجوں سمیت بنوانا چاہتے ہیں وہ اپنے جنم کا ٹھیک وقت۔ مقام پیدائش (اگر یہ جگہ مشہور نہیں ہے تو اس کے نزدیک کے شہر کا نام) وار اور تاریخ مع سوا دو روپیہ ڈاک ٹکٹ یا پوسٹل آرڈر بھیجکر جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ اطلاع جتنی شدھ ہوگی۔ جواب بھی یقیناً اتنا ہی شدھ درست ہوگا۔ ایسے آدمیوں کا مختصر سا جنم چکر صرف دو روپیہ میں ہی تیار کر دیا جاویگا۔ حالانکہ عموماً ٹیوا بنوانے کی فیس پانچ روپیہ سے کم نہیں ہوتی۔ رسالہ مارتنڈ کی اشاعت بڑھانے کے وچار سے ہی ہم نے یہ خاص رعایت کی ہے۔ تاکہ غریب آدمی بھی لابھ حاصل کر سکیں۔ امیر آدمی اچھی فیس دے کر اپنے جنم پتر کاؤں کا زیادہ گنت بھی کروا سکتے ہیں۔ **نوٹ**۔ پوسٹل آرڈر روانہ کرنے کی صورت میں ڈاک خانہ کی جگہ خالی رکھی جاوے۔ خط وکتابت بنام ڈی این ولی معرفت منیجر رسالہ مارتنڈ۔ مارتنڈ بھون بلاک ۵۹ موتی نگر۔ نیو دہلی

جیوتش ودیا کا مہتو

(از قلم شری ڈی این ولی جی)

جیوتش کے متعلق میں نے گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں جس قدر معلومات فراہم کی ہیں۔ اسے میں شائقین کے لئے کئی ایک دھارمک رسالوں میں پیش کرتا رہا ہوں اب مارتنڈ کے پریمیوں کے لئے بھی کچھ لکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے میرے کئی مقاصد ہیں پہلا یہ کہ ہر وہ آدمی جو اس ودیا کو اپنا پیشہ بنا بیٹھا ہے خواہ اس سائنس کے بارے میں کتنی ہی تھوڑی واقفیت رکھتا ہے۔ یا سامدرک اور ہست ریکھا کے متعلق کچھ جانتا ہے قیافہ شناسی یا کسی منتر سدھی سے کام لیتا ہے۔ یا کسی اور ایسے ہی ذریعہ کو اپناتا ہے۔ اپنے آپ کو جیوتشی ہی ظاہر کرتا ہے۔ مگر خالص جیوتش ودیا ایک باقاعدہ پراچین شاستر ہے۔ جو ہزاروں لاکھوں سال سے متواتر چلا آتا ہے۔ قدیم سے قدیم گرنتھوں میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس کی قدامت کا پتہ اس بات سے بھی لگ سکتا ہے کہ بھگوان گنیش۔ دیوی سرسوتی۔ بھگوان رام۔ بھگوان کرشن اور شری شنکر آچاریہ وغیرہ کے جنم چکر آج بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت محمد صاحب کا جنم چکر جن کی پیدائش ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بوقت ایک بجے ۲۵ منٹ ۲۶ سیکنڈ رات کو ہوئی ہے آج بھی موجود ہے۔ اس ودیا کے بارے میں مہرشی پاراشر۔ وراہ مہر۔ جیمنی اور شالی وغیرہ کی کتابیں بھی بہت پرانے وقتوں کی موجود ہیں۔

کوئی آدمی بھی اس ودیا کے بارے میں باکمال ہونے کا دعوے نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ودیا ایک اتھاہ ساگر کی مانند ہے۔ مگر موجودہ زمانہ کئی لوگ اپنے خیال میں اتنے ماہر بن بیٹھے ہیں کہ جنم لگن یا ستاروں کے درجے دیکھے بغیر ہی یا بسا اوقات جنم چکر کو دیکھے بغیر بھی بھلے برے

لوگوں کے لئے پیشن گوئیاں کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی حیرانی یہ ہوتی ہے کہ کسی منتر سدھی وغیرہ سے وہ ایک پوچھنے والے کے گزشتہ حالات حرف بحرف جان کر درست بتلاتے ہیں مگر آئندہ حالات ایسی سدھیوں سے صحیح معلوم ہونے مشکل ہوتے ہیں۔ جو وہ من گھڑت تیار کرتے ہیں۔

اس کے متعلق روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کرن پشاچنی کا منتر سدھ کرے۔ تو وقت پر یہ پشاچنی کسی بھی شخص کے گزرے ہوئے حالات اس کے کان میں بتلاتی رہتی ہے۔ اس طریقے سے اس مصنوعی یا نام نہاد جیوتشی کا یہ کرتب دریافت کرنے والے کے لئے دلچسپی کا باعث بن جاتا ہے۔ عوام کا وشواس بڑھ جاتا ہے۔ اور اچھی رقمیں پیش کرتے ہیں مگر ساتھ ہی آئندہ حالات کی موافقت نہ ہونے سے جیوتش ودیا جس کے تحت ظاہر طور پر انہوں نے یہ حالات بتلائے تھے۔ بدنام ہو کر ایک ڈھونگ بن کر رہ جاتی ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک جیوتش ودیا کا معتقد اپنے اور اپنے کنبے کے ہر فرد کے لئے تو جنم چکر تیار کر سکے موٹی موٹی باتیں تو جان لے۔ ایسا کرنے سے وہ کسی اناڑی کے دھوکے میں نہیں آ سکتا اور وہ کسی انجان اور نام نہاد جیوتشی کو اپنا جیون دکھانا بھی پسند نہیں کرے گا۔ اس مہان ودیا میں پوری طرح ماہر ہونے کے لئے جتنا بھی مطالعہ کیا جائے کم ہے میں اپنے مضامین میں جیوتش سدھی سب باتیں ایسے سرل ڈھنگ سے بیان کروں گا۔ کہ محض جمع سے تقسیم تک کا معمولی حساب جاننے والے معمولی پڑھے لکھے استری پرش بھی اگر بغور مطالعہ کریں گے۔ تو تھوڑے ہی وقت میں میرے معلومات کی واقفیت حاصل کر سکیں گے۔ میں اپنے عرصہ دراز کے تجربات کی بنا پر ہر ایک طریقہ بلا کم و کاست درج کروں گا کیونکہ میں اپنی معلومات کو اپنے ساتھ شمشان بھومی میں لے جانا پاپ سمجھتا ہوں۔

ہر ایک بچہ۔ جوان اور بوڑھا پرش یا استری جیوتش کے ذریعے اپنے حالات جاننے کا شوقین ہے۔ ان میں سے کوئی فرد ایسا بھی ہو سکتا ہے جس نے دھوکے میں آ کر پیسے ضائع کئے ہوں۔ اور اس کا یہ خیال بن گیا ہو۔ کہ جیوتش ایک ڈھونگ ہے۔ یہ باتیں بہت سے لوگوں کے خطوط سے میرے انوبھو میں آئی ہیں۔ کچھ دن پہلے مجھے ایک آدمی نے آسٹریلیا سے لکھا ہے۔ کہ آپ کا مضمون پڑھ کر اب دوبارہ مجھے اس ودیا میں شردھا پیدا ہوئی ہے۔

غور سے دیکھا جائے تو اس جنم چکر کی بناوٹ (جس کو سمجھ کر گذشتہ اور آئندہ حالات کا بیان انجیاسی اور شلیپت کے اندر کیا جاتا ہے)۔ دراصل ۹ ستاروں اور بارہ ۱۲ برجوں پر مشتمل ہے۔ ان ستاروں اور برجوں کا بیان آئندہ اشاعتوں میں کیا جاویگا۔ ان کے درجے وغیرہ بنا کر انہیں ستاروں اور برجوں کی مدد سے کروڑوں شکلیں بن سکتی ہیں پھر یہ بات بھی ہے کہ اگر پانچ یا چھ منٹ کے پس و پیش دو بچے پیدا ہوں۔ تو ان کی شکلیں بھی مختلف بنتی ہیں جو ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔ جنم لگن اور چکر میں اگر سب ستارے اور لگن ایک جیسے بھی ہوں۔ تو بھی ان کے درجوں میں فرق ہو جاتا ہے۔ جتنے کہ توام بچوں کی شکل و شباہت قسمت عمر وغیرہ بھی مختلف ہوتی ہے۔ اور ان کے حالات بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ جیسا کہ اکبر بادشاہ اور اکبر تیلی کی جنم کنڈلیاں ایک جیسی ہونے کی روایت مشہور ہے۔ کیونکہ تھوڑے ہی وقفہ میں انکی پیدائش ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اکبر بادشاہ کے جنم کے وقت برہسپتی نے نہا کر اپنا سر پانی سے باہر نکالا تھا مگر اکبر تیلی کے جنم کے وقت وہ پانی میں غوطہ زن تھا۔ اور اس کا سر پانی کے اندر تھا۔ اس طرح نہاتے ہوئے سر کا پانی کے اندر رہنا اور سر باہر نکالنا۔ اس دوران میں جتنا وقت لگتا ہے۔ اتنے وقت کی تفاوت سے ایک بچہ بادشاہ بن سکتا ہے تو دوسرا تیلی۔ یا یوں سمجھو کہ بادشاہ کے جنم دن پر برہسپتی لگن ترقی پر تھا اور تیلی کے جنم پر وہ ابھی طلوع نہیں ہوا تھا یہ یوگ COMBINATION ہی بادشاہ اور تیلی کا تفاوت بنا سکتا ہے۔ اگرچہ ان کا نام بھی ایک تھا۔ مگر قسمت میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ مجھے اپنی ریسرچ سے کئی ایسے حالات معلوم ہوئے ہیں جن کا بیان اگلی اشاعتوں میں ہوگا۔

میرا تیسرا مقصد یہ ہے کہ اس طرح دھارمک رسالجات کی اشاعت بڑھے اور شردھا لیکن ایک ہی خرچ دو مطلب حاصل

کو سکیں۔ ایک دھارمک رسالہ کا مطالعہ جو کہ جیون کے لئے بہت اپیوگی ہے۔ دوسرے اپنے پیسے کے پھل آدیش کو بھی جان سکیں۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ خرچ کرتا رہتا ہے۔

نیز میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اسٹرالوجی میرا پیشہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اس سلسلہ مضامین سے اپنا کام بڑھانے کے لئے اشتہار کا کام لینا چاہتا ہوں۔ اور اس سیوا کے لئے کسی قسم کی فیس وصول کرنا میں اپنے ضمیر کے خلاف سمجھتا ہوں۔ اس میرے مشن کی مدد کے لئے یا اس ودیا کو فروغ دینے کے لئے کوئی سجن پرش اگر کسی طرح سے معاونت کر سکیں۔ تو شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ عموماً اس ودیا کے جانکار سجن حوصلہ افزائی نہ ہونے کے کارن ہی تجربات اور معلومات پر توجہ نہیں دے سکے۔ اس عدم توجہی سے ایسا وقت آ سکتا ہے۔ کہ صحیح اور خالص جیوتش شاستر کے جاننے والے عنقا ہو جاویں گے۔ صحیح اور خالص جیوتش شاستر کے متعلق ہم اگلی اشاعتوں میں روشنی ڈالیں گے

ہمارے ناظرین بھی اس خیال سے متفق ہونگے کہ ایک پیشہ ور جیوتشی اگر کسی ضرورتمند کا چہرہ دیکھے۔ تو وہ اپنے ذاتی اغراض کی وجہ سے مجبور ہے کہ اس کے موقع میں کچھ رقم حاصل کر سکے۔ اس لئے وہ کوئی نہ کوئی وہم سائل کے دل میں ڈال سکتا ہے۔ کبھی ساڑھ ستی۔ کبھی انشٹی دار اور کبھی سنکٹ دشا وغیرہ کا بیان کرتا ہے۔ اصل میں ہر وقت تین راشیوں کے لئے ساڑھ ستی ہوتی رہتی ہے کل بارہ راشی ہیں ان میں سے تین راشیوں کے لئے ساڑھ ستی کا ہونا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ دنیا کے ایک چوتھائی لوگوں کو ہر وقت یہ ساڑھ ستی رہتی ہے۔ اگر صرف اسی سے تکالیف پریشانیاں اور کشٹ ہوتے۔ تو دنیا کے ایک چوتھائی لوگوں کے ایک جیسے حالات ہوتے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اس سے ثابت ہے کہ حالات کے بنانے یا بگاڑنے والے اور بھی کارن ہوتے ہیں۔ جن کے باعث ایک آدمی کے حالات دوسرے آدمی سے نہیں ملتے۔ خواہ کوئی دو آدمی ایک ہی عمر کے ہوں ایک ہی خاندان کے ہوں۔ ایک جیسی تعلیم رکھنے والے۔ ایک ہی گریڈ کے ملازم ہوں اور ایک جیسا جنم پتر کا رکھنے والے ہوں۔ یعنی ایک ہی لگن میں ان کی پیدائش ہوئی ہو۔ ایک لگن کوئی ڈیڑھ گھنٹہ سے ڈھائی گھنٹہ تک تک کا ہوتا ہے۔ اس کی تشریح تفصیل کے ساتھ اگلی اشاعتوں میں کی جاویگی (باقی پھر)

چیتاونی

کیا سووے غفلت کے مارے۔ جاگ جاگ اٹھ جاگ رے
اور کوئی تیرے کام نہ آوے۔ ہری چرنن میں لاگ رے
اُد تم چولا اپنا انمولا۔ لگت داغ پہ داغ رے
دو دن کی گذران جگت میں جرت موہ کی آگ رے
تن سرائے میں جیو مسافر کرتا بہت دماغ رے
رین بسیرا کر لے ڈیرا۔ چلنی سویرے تاک رے
یہ سنسار وشے رس ماتا۔ دیکھو سمجھ وچار رے
من بھنورا تج وشے کے بن کو۔ چل بے غم کے دیار رے
کینچلی کرم لگائی چت میں۔ ہوا منش سے ناگ رے
بیٹھا ناہیں سمجھ سکھ ساگر۔ بنا پریم ویراگ رے
صاحب جیسے سو ہنس کہاوے۔ کامی کرودھی کاگ رے
کہت کبیر سنو بھائی سادھو۔ پرے گئے پورن بھاگ رے

نہ ادھر کے نہ اُدھر کے

نہ دھن ہی کمایا نہ دھرم کیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
نہیں بھوگ کیا نہیں جوگ لیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
لگے مایا کی دُھن میں سدا ہی رہے نہیں دھرم ادھرم پہ دھیان دیا
نہ کھایا نہ آپ کسی کو دیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
ان روگوں نے تن کو نچوڑ ڈالا۔ کہیں چین ملا نہ ہم کو ذرا
نہیں سر کی پاپ کتھا نہ جیا۔ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
رہے سب سے الگ ہم رام سدا۔ نہیں متر بنایا نہ شتر کیا
نہ جگر اہی رہا نہ پھٹا ہی سیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

(ادم منتم)

تصانیف جناب مہر دہلوی

کتب نثر

۱ - چہل نندولیش با جلد حصہ ۔ مجلد ؁
۲ - روحانی کہانیاں (زیر تیاری) تین روپے
۳ - گیان کتھائیں (زیر تیاری)
۴ - یوگ واسشٹ سار ۔ ۵۰۴ صفحے ۸/
۵ - گیتا مشرح ۳۰۰ صفحے ۸/
۶ - اردو وچار ساگر ۵۰۴ ؍ ۸/
۷ - ویدانت کے نورتن ۱۲/
۸ - عام فہم ویدانت عام فہم تعلیم ۱/۸
۹ - کھٹ درشن ہندوؤں کے چھ شاستر ۱۲/
۱۰ - سانکھیہ اور ویدانت دونوں کا دلچسپ مقابلہ ۸/
۱۱ - فلسفۂ سانکھیہ ۔ ۱۳۲ صفحات ۸/
۱۱ - راج یوگ (سوامی ویویکانند جی) ۱/

کتب نظم

۱ - کلام مہر ۔ جلد دوم ۔ ۲۰۳ صفحے ۱/
۲ - قصائد مہر ۔ بہترین قصاید کا مجموعہ ۱۰/
۳ - مثنویات مہر (دلچسپ مثنویوں کا مجموعہ) ۸/
۴ - غزلیات مہر ۔ رسیلی غزلوں کا مجموعہ ۸/
۵ - رامائن تلسی کرت (پہلے ۵ منبر) مشرح ۸/
۶ - گلدستۂ نظم (جلد اول) بچوں کیلئے اخلاقی نظمیں ۶/
۷ - گلدستۂ نظم (جلد دوم) ۶/

اردو کی کچھ کتابیں

(۱) پریم شاستر اردو ۳/ ہندی ۳/
(۲) کام شاستر ؍ ۳/ ؍ ۳/
(۳) گربھ شاستر ؍ ۳/ ؍ ۳/

منیجر ملارمنڈ

हिन्दी की पुस्तकें

(۱) شری رام چرتر مانس سٹیک مجلد ۱۴۰۰ صفحات ۔ 7/8/
۲ - بالمیکی رامائن مجلد ۵۳۶ صفحات باتصویر ۔ 5/3/
۳ - مہابھارت مکمل دو جلدوں میں ۲۴۱۸ صفحات دس روپے
(۴) شریمد بھاگوت مجلد باتصویر ۲۰۰۰ صفحات آٹھ روپے
(۵) سکھ ساگر ۔ سرل انوواد ۔ ۱۱۶۰ صفحات دس روپے
(۶) شری یوگ واسشٹ نروان پرکرن ۔ چھپا یا ہوا دس روپے
(۷) شری رام کرشن وچنامرت ۔ پہلا بھاگ چھ روپے
(۸) ؍ ؍ ؍ دوسرا بھاگ چھ روپے
(۹) ؍ ؍ ؍ تیسرا بھاگ ۷½ روپے
(۱۰) ؍ ؍ تینوں بھاگ یکمشت مجلد ۱۹½ روپے
(۱۱) شری رام کرشن لیلامرت ۔ دو بھاگوں میں دس روپے
(۱۲) ۔ ویویکانند چرتر سب سے بڑا جیون چرتر ۔ چھ روپے
(۱۳) سوامی ویویکانند جی کے سنگ میں (ایڈیشن) پانچ روپے
(۱۴) ۔ بھارت میں ویویکانند (ویاکھیان) پانچ روپے
(۱۵) مہر شری جی کا نیتی تتک ہری داس مجلد باتصویر مجلد پانچ روپے
(۱۶) گیانیشوری گیتا کا ہندی ترجمہ ۔ پانچ روپے
(۱۷) شری چیتنیہ چرتاولی از پربھودت جی برہمچاری پانچ بھاگوں میں باتصویر مجلد ۔ قیمت سوا چھ روپے
(۱۸) شریمد بھگوت گیتا ہندی ٹیکا ویاکھیا سہت سوا چھ روپے
(۱۹) ویدانت درشن اپرمہو سوتر اسرل ہندی ترجمہ ۔ دو روپے
۲۰ - اشٹاوکر گیتا شری ظالم سنگھ کرت ۔ چار روپے
۲۱ - ادھیاتم رامائن ۔ سنسکرت و ہندی ترجمہ ۔ تین روپے
۲۲ شری درگا سپت شتی سنسکرت مع ترجمہ ہندی ۸/

(۴) سہاگ رات اردو ہندی
(۵) ہدایت نامہ خانہ داری اردو یا ہندی (۶) پتی پتنی پریم ۲/۸
(۷) گرہست شاستر از شری مہانند جی مجلد
(۸) رہنمائے صحت ؍ ؍ ؍ باتصویر مجلد
(۹) ہدایت نامہ بیوی کی اردو ہندی دوگر مجموعہ صاحب اردو ۲/۸

ایسکاٹ ۵۹ موتی نگر نئی دہلی ۱۵

اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں

روحانی و اخلاقی گلدستے

(جن کے مطالعہ سے کسی اردو داں کو محروم نہ رہنا چاہیئے)

سوادھیائے میں پرماد مت کرو

ان سب روحانی و اخلاقی گلدستوں کی مجموعی قیمت ۔۔۔ روپے ہوتا ہے جو بھی یہ گیان کا خزانہ یکمشت منگائیں گے۔ ان سے رعایتی قیمت صرف اٹھارہ روپے لی جائیگی محصول ڈاک سمیت صرف بیس۲۰ کا منی آرڈر ملنے پر یہ سب روحانی گلدستے گھر بیٹھے بذریعہ رجسٹرڈ پارسل آپ کو مل جائیں گے وی پی پر ہم زیادہ لگیں گے۔

نمبر	نام	قیمت
۱	بھگتی کی سادھنا۔ بھگتوں کے لئے تحفہ	۴/
۲	پریما بھگتی (نارد بھگتی سوتر کی ویاکھیا)	۱/
۳	بھگتی کلپدرم۔ بانی گورو تیغ بہادر بالتشریح	۱۲/
۴	رام نام جپ مالا۔ روزانہ پاٹھ کے لئے	۶/
۵	سنت کبیر کی ساکھی (۷۵۰ دوہے)	۱۲/
۶	مہاتما کبیر تری کا ہری کا جیون چرتر	۶/
۷	،، ،، نیتی شتک دوہے	۱/
۸	پرارتھنا پشپانجلی (منظوم)	۶/
۹	سکھ اور شانتی کے سادھن	۸/
۱۰	مانسک جپ ودھی (ابھیاسیوں کے لئے)	۶/
۱۱	ویدک سندھیا بالتشریح	۸/
۱۲	تندرستی اور خوشحال زندگی کے وسایل	۶/
۱۳	نرسنگھ تاپنی اپنشد۔ ویاکھیا سہت	۸/
۱۴	مہو اپنشد (مکتی کا سرل سادھن)	۸/
۱۵	ماترنند کا پرانایام نمبر (پرانایام کے ابھیاس)	۱/
۱۶	رام نام کی مہا اور جپ کی ودھی	۸/
۱۷	رام رسائین (رام نام کے بھجن)	۸/
۱۸	گایتری مہاتما (ام وگایتری کی مہما)	۸/
۱۹	گایتری جپ مہانم (مکمل)	۱/۸
۲۰	سور سدھا سار (سورداس جی کے بھجن)	۸/
۲۱	میرا کی پریم بانی (پریم بھرے شبد)	۸/
۲۲	نیہ امرت (کبیر جی کے بھجن)	۸/
۲۳	گیان اور بھگتی کی سندر کتھائیں دو حصے	۲۴
۲۴	پرارتھنا پشپانجلی (پرارتھنا کے بھجن)	۶/
۲۵	دیابائی اور سہجو بائی کے تبراور دوہے	۸/
۲۶	شری دھیان یوگ پرکاش	۸/
۲۷	شری بھگوتی تشنک مہ درگا چالیسا	۸/
۲۸	گیتا دوہاولی (مکمل گیتا دوہوں میں)	۸/
۲۹	مہاتما رام کرشن پرم ہنس کے اپدیش	۸/
۳۰	سواستھیہ رکھشا کے سادھن (حفاظت صحت)	۱/
۳۱	ستیہ مدالسا کا اپنے پتروں کو گیان اپدیش	۸/
۳۲	الکھ اور کین اپنشد کی ویاکھیا	۱/
۳۳	پتی برتا سکلا کی پتی بھگتی کی سندر کتھا	۸/
۳۴	شری شک گیتا (شکدیو جی کو جنک کا اپدیش)	۸/
۳۵	شری اشٹاوکر گیتا (اردو ترجمہ)	۸/
۳۶	خیال کی رو سے کاروبار میں کامیابی	۸/
۳۷	پرہلاد جی کا آتم چنتن (انمول اپدیش)	۸/
۳۸	مہرشی وشوامتر کے برہمرشی بننے کی کتھا	۸/
۳۹	ماترنند کے دو سالگرہ نمبر	۱/
۴۰	ماترنند کے تین رسالے طبی نمبر (گھر کا حکیم ڈاکٹر)	۱/۴
۴۱	پرارتھنا کے چھتیس اشلوک پریمیوں کے لئے	۸/
۴۲	پنچ تیرتھ کتھا (گھر میں ہی پانچ تیرتھ)	۳/
۴۳	پتری تیرتھ کتھا (پتا کی سیوا کا پھل)	۳/
۴۴	تینی برت کتھا اور نمسکار مہاتم	۳/
۴۵	رامائن سدھا۔ (تلسی رامائن کے اپدیش)	۳/
۴۶	شری ایکناتھ بھجنا مرت جیو استھر رکشا	۳/

ناٹک دُکھیا سنسار

از قلم شری رگھو[illegible] سہائے جی

رات کا وقت ہے۔ بارہ ۱۲ بجے ہوں گے۔ بابو صاحب چارپائی پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدل رہے ہیں۔ چہرہ اُداس ہے۔ آج کھانا بھی نہیں کھایا، طبیعت بہت بے چین ہے۔ دل ہی دل میں کہہ رہے ہیں۔ " دو تین چار سال میں کتنا غضب ہو گیا۔ سات آٹھ موتیں پے در پے ہوئیں، پرماتما نے کیا کیا۔ وہ تو بڑے دیالو ہیں، کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ مجھے تو ہرگز یہ خیال بھی نہ تھا، کہ اس عمر میں ایسے ایسے صدمے دیکھنے پڑیں گے۔ دیالو ہو کر اس قدر سختی کی۔ کیا بات ہے ؟" سوچتے سوچتے ان کی آنکھ لگ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد خواب میں کیا دیکھتے ہیں۔ ایک سفید ریش بزرگ ہاتھ میں لمبا ڈنڈا لئے سامنے کھڑے ہیں۔ بابو صاحب تعظیم کے لئے اُٹھتے ہیں، اُن کو پرنام کرتے ہیں، اور پوچھتے ہیں۔ "مہاراج کہاں سے اور کس طرح آنا ہُوا ؟"

بزرگ :۔ شاید تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ کچھ دیر کے بعد دُنیا کے لوگ پرلوک گت آتماؤں کو بھول جاتے ہیں۔ خیر میں تو تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں، بہت روز سے دیکھتا تھا کہ تمہارے وشواس میں کچھ کمی پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے تم سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ میں تمہارا بہت پُرانا متر ہوں۔ مجھے تمہارے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ پرلوک میں تمہارے پتا جی اور دُوسرے جو سمبندھی ہیں۔ اُنہیں بھی تمہارے دُکھوں کو دیکھ کر بہت کلیش ہوا ہے، مگر دیکھو تم نے دھرم کا سہارا لیا ہے۔ پچاس برس سے تم تھوڑا بہت دھرم سادھن کر رہے ہو۔ دُنیا کے دُکھ کس پر نہیں آتے ؟ تمہیں اس طرح غم نہیں کرنا چاہیئے۔

بابو صاحب :۔ آہا! آپ تو میرے بزرگ بھائی پرکاش دیو جی ہیں۔ معاف کریں جلدی سے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے بہت کرپا کی جو درشن دیئے۔ میں نے اپنے دُکھوں کو بہت حوصلہ سے برداشت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر کبھی کبھی وقت دِل دُکھی ہو جاتا ہے۔ دیکھئے چار سال ہوئے میرے بھائی کا اکلوتا بیٹا اکتیس ۳۱ برس کی عمر میں گذر گیا۔ میرا بھائی اس غم میں گھل گھل کر پچھلے سال گذر گیا۔ اُس سے ایک سال پہلے میری بڑی بہن ایک دو روز بیمار رہ کر چل بسی۔ تین سال ہوئے میرا بڑا لڑکا پچاس ۵۰ برس کی عمر میں ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ آخر چھاتی پر پتھر رکھ کر صبر کیا گیا۔ اس سال کی سُنیئے۔ میری پوتی بہت دُور سے ہمیں ملنے آ رہی تھی کہ اچانک اُس کو بخار ہو گیا، اور دو چار گھنٹوں میں ہی اُس نے پران دے دیئے، اس کے ایک ماہ بعد میرا اٹھائیس ۲۸ سال کا پوتا جو بہت پڑھا لکھا ہوشیار تھا۔ گذر گیا۔